ان سیریز
بڈی گیم
مظہر کلیم ایم اے

اس ناول کے تمام نام مقام، کردار، واقعات اور پیش کردہ سچویشنز قطعی فرضی ہیں کسی قسم کی جزوی یا کلی مطابقت اتفاقیہ ہوگی جس کے لئے پبلشرز مصنف، پرنٹرز قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے

ناشران ------- اشرف قریشی

---------- یوسف قریشی

پرنٹر ------- محمد یونس

طابع ------- ندیم یونس پرنٹرز لاہور

قیمت -------- -/40 روپے

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ نیا ناول "بلڈی گیم" آپ کے ہاتھوں میں ہے سائنس کی ترقی نے جہاں انسان کو بے شمار فائدے پہنچائے ہیں وہاں اس ترقی نے انسانوں اور اس دنیا کے مستقبل کو بھی داؤ پر لگا دیا ہے۔ آسمان کی عمیق بلندیوں میں موجود اوزون گیس میں پڑنے والے شگاف اور اس کے نتیجے میں پیش آنے والی متوقع تباہی سے اس وقت پوری دنیا کے سائنسدان اور دانشور بری طرح خوفزدہ ہو رہے ہیں اور یہ بات بھی طے شدہ ہے کہ دنیا پر نازل ہونے والی اس متوقع تباہی کی اصل وجہ بھی سائنس کی ترقی ہی بنی ہے۔ اس ناول کا موضوع بھی یہی اوزون گیس ہی ہے۔ گو یہ شگاف ابھی بیحد معمولی سا ہے اس کے باوجود دنیا پر نازل ہونے والی متوقع تباہی سے سب گھبرا رہے ہیں تو جب اسے کوئی سائنسدان ہتھیار کے طور پر استعمال کرنے کا آئیڈیا سوچ لے تو آپ خود ہی تصور کر سکتے ہیں کہ یہ ہتھیار کس قدر تباہ کن ہو سکتا ہے اور جب یہ آئیڈیا پاکیشیا کے ایک فرد کا ہو اور اس سے بننے والے ہتھیار سے مقصود پاکیشیا کی تباہی و بربادی ہو تو پھر عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی حالت واقعی قابل دید ہو گی۔ یہ ایسی بلڈی گیم کی کہانی ہے جو محاورتاً نہیں بلکہ حقیقتاً بلڈی گیم ہی ثابت ہوئی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ انتہائی منفرد، دلچسپ اور ہنگامہ خیز کہانی ہر لحاظ سے آپ کے معیار پر پورا اترے گی۔ اب آپ اپنے چند خطوط بھی ملاحظہ کر لیجئے۔

ملتان سے کیپٹن ناصر نجمی صاحب لکھتے ہیں "آپ کی کتب کا مطالعہ طویل عرصے سے کر رہا ہوں اور عمران کے کردار میں اپنے آپ کو ڈھالنے کے لئے ہی میں نے دفاع پاکستان میں شمولیت کی ہے۔ آپ اپنے ناولوں میں عمران اور دوسرے کرداروں کو جس طرح لڑتے ہوئے دکھاتے ہیں، پہلے میرا خیال تھا کہ یہ سب کچھ صرف تحریر تک محدود ہے اور عملی طور پر ایسا نہیں ہو سکتا۔ لیکن اب تجربے نے مجھ پر ثابت کر دیا ہے کہ آپ کے ناولوں میں بیان کی جانے والی فائٹ اور اس کے حربوں کو حقیقی روپ میں استعمال کیا جا سکتا ہے اور یہ حقیقت ہیں۔ میں اس کے لئے آپ کا مشکور ہوں کہ آپ اس طرح نوجوانوں کی واقعی صحیح معنوں میں تربیت کر رہے ہیں البتہ آپ سے ایک شکایت ہے کہ آپ کے پہلے ناول سے لے کر آج تک جولیا سے عمران کی نوک جھونک میں ذرا برابر بھی فرق نہیں پڑا۔ اب تو بڑا طویل عرصہ گزر چکا ہے۔ اب تو اس نوک جھونک میں کوئی مثبت تبدیلی آ جانی چاہیے۔ امید ہے آپ اس پر ضرور توجہ دیں گے"۔

محترم کیپٹن ناصر نجمی صاحب! خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ مارشل آرٹ کے جن حربوں کو عمران، اس کے ساتھی یا مجرم استعمال کرتے ہیں۔ وہ واقعی درست ہوتے ہیں لیکن ظاہر ہے صرف کتاب پڑھ لینے سے تو یہ حربے انسان نہیں سیکھ سکتا۔ اس کے لئے جہاں باقاعدہ ٹریننگ لینی پڑتی ہے وہاں اصل بات ان حربوں کا ذہانت سے بھرپور استعمال بھی ہے ورنہ جو حربہ آپ دوسرے کو بے بس کرنے کے لئے استعمال کریں گے ذرا سی غلطی سے وہی حربہ آپ کو خود بے بس کر کے رکھ دے گا۔ ہمارے ملک میں اب مارشل آرٹس کی ٹریننگ کے بےشمار ادارے کام کر رہے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ جو قارئین اس میں دلچسپی رکھتے ہوں گے اس کی باقاعدہ ٹریننگ لے کر ہی انہیں استعمال کرنے کی کوشش کریں گے۔ جہاں تک جولیا اور عمران کے درمیان ہونے والی نوک جھونک میں کسی مثبت تبدیلی کا تعلق ہے تو اصل مسئلہ اسی "مثبت" کا ہے۔ آپ کی طرح میری بھی یہی دعا ہے کہ تبدیلی مثبت ہی ہو۔ لیکن جب تک "مثبت" کا مسئلہ حل نہیں ہوتا۔ یہ نوک جھونک تو بہرحال ایسے ہی رہے گی"۔

کیڈٹ کالج پٹارو ضلع دادو سے کیڈٹ محمد آصف خان لکھتے ہیں۔ "میں نے پہلی بار آپ کا ایک ناول پڑھا ہے اور ناول پڑھتے ہی بے چین ہو کر آپ کو خط لکھ رہا ہوں۔ آپ کے ناول میں جس طرح حب الوطنی، پاکیزہ کردار نگاری اور اپنے دین سے محبت کے جذبے کا اظہار موجود ہے اس نے مجھے بےحد متاثر کیا ہے آپ واقعی ناول لکھ کر نوجوانوں کی انتہائی بہترین انداز میں تربیت کر رہے ہیں۔ یہاں آپ کے ناول بہت کم تعداد میں دستیاب ہیں اس لئے آپ مجھے اگر اپنے ناولوں کی فہرست بھجوا دیں تو بہتر ہے تاکہ میں آپ کے تمام ناول منگوا کر پڑھ سکوں"۔

کیڈٹ محمد آصف خان صاحب! خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بےحد شکریہ۔ آپ نے جو کچھ لکھا ہے حقیقتاً ہے بھی ایسا۔ میری ہمیشہ یہی کوشش رہی ہے کہ میں اپنے قارئین میں حب الوطنی، اعلیٰ کردار اور دین سے محبت کے جذبے کو فروغ دے سکوں۔ یہی درحقیقت میرا مشن ہے اور میں اللہ تعالیٰ کا بےحد شکر گزار ہوں کہ اس کی مدد سے میرا یہ مشن روز بروز حقیقی کامیابی کی طرف بڑھ رہا ہے۔ جہاں تک ناولوں کی فہرست کا تعلق ہے تو آپ کے ساتھ ساتھ میں دوسرے قارئین کی خدمت میں بھی گزارش کر دوں کہ فہرست منگوانے کے لئے آپ ادارے کے مینیجر کے نام خط لکھیں اور ساتھ ہی جوابی لفافہ بھی ضرور بھیجیں۔ امید ہے آپ اور دوسرے قارئین آئندہ اس کا خیال رکھیں گے۔

راولپنڈی سے سید ضیاء الحسن بخاری لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناولوں کی تعریف

کیلئے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں اور آپ نے کوئی ناول بھی ایسا نہیں لکھا جس پر تنقید کی جا سکے اس لئے مجبوری ہے نہ تعریف لکھ سکتا ہوں نہ تنقید کر سکتا ہوں اور شاید یہی وجہ ہے کہ میں بھی آپ کے خاموش قارئین میں شامل ہوں۔ لیکن اب یہ خاموشی مجبوراً اس لئے توڑنی ہے کہ کرنل فریدی کے ملک کا مسئلہ بیحد الجھ گیا ہے۔ ممالک کے ناموں کے بارے میں بھی علیحدہ الجھن ہے لیکن اصل الجھن یہ ہے کہ آخر کرنل فریدی جیسا عظیم کردار کا حامل مسلمان ایک کافر ملک میں اور ملک بھی ایسا جو مسلمانوں اور مسلم ممالک کے خلاف بھیانک سازشیں کرتا رہتا ہو، کیسے رہ سکتا ہے۔ کیا وہ وہاں سے ہجرت نہیں کر سکتا اور پاکیشیا نہ سہی بے شمار ایسے دوسرے مسلم ممالک ہیں جو نہ صرف اسے ہاتھوں ہاتھ لیں گے بلکہ وہ وہاں رہ کر زیادہ اچھے اور بہتر انداز میں کام بھی کر سکتا ہے تو پھر آخر وہ کیوں ایک کافر ملک سے چمٹا ہوا ہے۔ اُمید ہے آپ اس سلسلے میں کوئی واضح جواب دیں گے۔"

محترم سید ضیاالحسن بخاری صاحب! خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بیحد شکریہ۔ جہاں تک کرنل فریدی کے کسی کافر ملک میں خدمات سرانجام دینے کا تعلق ہے تو آپ ہی نہیں بیشمار قارئین کو بھی کرنل فریدی سے یہی گلہ رہتا ہے اور شاید دنیا کے موجودہ حالات کو دیکھتے ہوئے کرنل فریدی کو خود بھی احساس ہو لیکن بہرحال جو تجویز آپ نے پیش کی ہے اسکے متعلق کوئی فیصلہ کرنا کرنل فریدی کی اپنی مرضی پر ہی منحصر ہے لیکن مجھے یقین ہے کہ جس طرح دنیا واضح طور پر مسلم اور غیر مسلم بلاک میں تقسیم ہوتی جا رہی ہے اور جس طرح غیر مسلم بلاک کی طرف سے مسلم بلاک کو صفحہ ہستی سے مٹانے کی کوششیں تیز ہوتی جا رہی ہیں کرنل فریدی جیسا آدمی جلد ہی کوئی نہ کوئی فیصلہ کرنے پر مجبور ہو جائیگا لیکن بات پھر وہیں کرنل فریدی کے اپنے فیصلے پر آ کر رک جاتی ہے اسلئے آپ بھی انتظار کریں اور میں بھی کر رہا ہوں۔ اب اجازت دیجئے۔

والسلام۔ مظہر کلیم ایم اے

فلیٹ کے دروازے پر دستک کی آواز سنتے ہی ڈرائنگ روم میں بیٹھا ہوا عمران بے اختیار چونک پڑا۔ وہ اس وقت ایک فائل کے مطالعے میں مصروف تھا۔ دوپہر کا وقت تھا اور سلیمان شاپنگ کے لئے مارکیٹ گیا ہوا تھا۔

"یہ دستک کون دے رہا ہے" ——— عمران نے حیران ہو کر کہا اسی لمحے ایک بار پھر دستک کی آواز سنائی دی اور عمران ایک طویل سانس لے کر اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے فائل بند کر دی تھی اور دوسرے لمحے وہ ڈرائنگ روم سے نکل کر تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"کون ہے" ——— ؟ عمران نے عادت کے مطابق دروازہ کھولنے سے پہلے پوچھا۔

"علی عمران صاحب کا یہی فلیٹ ہے" ——— باہر سے ایک مردانہ آواز سنائی دی لیکن آواز نامانوس اور اجنبی تھی مگر لہجہ اور زبان مقامی

ہی تھی۔ عمران نے چٹخنی ہٹا کر دروازہ کھول دیا۔ دروازے پر ایک اُدھیڑ عمر آدمی کھڑا تھا جس کے جسم پر سلیقے کا لباس تھا لیکن اس کے چہرے پر حزن و ملال ٹپک رہا تھا۔ لباس اور وضع قطع سے وہ متوسط طبقے کا آدمی لگتا تھا۔

"جی فرمایئے ــــ میرا نام علی عمران ہے" ــــ عمران نے اُسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہ کارڈ" ــــ اس آدمی نے ہاتھ میں پکڑا ہوا ایک کارڈ عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور عمران نے حیرت بھرے انداز میں کارڈ اس کے ہاتھ سے لے لیا۔ دوسرے لمحے وہ بے اختیار چونک پڑا کیونکہ وہ کارڈ سرداور کا تھا اور ذاتی کارڈ تھا۔

"اوہ ــ اوہ۔ آیئے ــ تشریف لے آیئے" ــــ عمران نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا۔

"شکریہ ــ میرا نام اکبر علی ہے" ــــ اس آدمی نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا اور عمران نے سر ہلا دیا۔ اکبر علی کے اندر آنے پر اس نے فلیٹ کا دروازہ بند کیا اور پھر وہ اکبر علی کو ساتھ لے کر ڈرائینگ روم میں آ گیا۔

"آپ نے کال بیل نہیں بجائی ــ کیا بٹن خراب ہو گیا ہے" ــ؟ عمران نے اکبر علی کو صوفے پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"جی ــ میں نے تو دو تین بار بٹن پریس کیا تھا لیکن شاید بجلی نہیں ہے" اکبر علی نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اوہ ہاں ــ ٹھیک ہے۔ ایسا ہی ہو گا ــــ بہرحال فرمایئے۔ میں کیا خدمت کر سکتا ہوں" ــــ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ

ـت ہوئے صوفے پر بیٹھ گیا تھا۔ اکبر علی کی متانت اور اس کے چہرے پر چھائے ہوئے حزن و ملال کی وجہ سے اور پھر خاص طور پر سرداور کے ذاتی کارڈ کی وجہ سے وہ سنجیدہ تھا۔

"سرداور ہمارے دور کے عزیز ہیں ــــ گو وہ بڑے آدمی ہیں اور ہم چھوٹے ــــ لیکن اس کے باوجود ہم پر وہ شفقت کرتے ہیں ــ انہوں نے مجھے خاص طور پر یہ کارڈ دے کر آپ کے پاس بھیجا ہے" ــــ آدمی نے کہا۔

"جی ہاں ــ میں نے کارڈ دیکھ لیا ہے۔ مگر کام کیا ہے" ــــ؟ عمران نے کہا۔

"میری بیٹی ندرت کو اغوا کر لیا گیا ہے" ــــ اکبر علی نے بھیگے ہوئے لہجے میں کہا اور عمران چونک پڑا۔

"بیٹی کو اغوا کر لیا گیا ہے ــــ کس نے اغوا کیا ہے اور کیوں" ــ؟

"آپ پولیس کے پاس نہیں گئے" ــــ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب! ــ کیا بتاؤں۔ میں نے ندرت کی بازیابی کے لئے کیا کیا کچھ نہیں کیا ــــ کہاں کہاں دھکے نہیں کھائے ــ سرداور نے بھی پولیس کے بڑے افسروں سے کہا۔ انہوں نے حکومت کے بڑے بڑے افسران سے بھی بات کی ــــ لیکن میری بیٹی برآمد نہیں ہو سکی ــ وہ خود بے بس ہو گئے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے تو کچھ سوچ کر ہی بھیجا ہو گا" ــــ اکبر علی نے رندھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آپ مجھے تفصیل تو بتائیں" ــــ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے

کہا۔ اکبر علی جس لہجے میں بات کر رہا تھا اور اس کے چہرے پر جو تاثرات تھے اس نے واقعی عمران کے دل کو ہلا کر رکھ دیا تھا۔

میری بیٹی ندرت یونیورسٹی میں پڑھتی ہے —— بے حد ذہین اور فرمانبردار بچی ہے۔ وہ بس پر یونیورسٹی آتی جاتی ہے کیونکہ میرے پاس اتنی رقم نہیں کہ میں اس کے لئے علیحدہ کسی سواری کا بندوبست کر سکوں۔ میں ٹھیکیداری کا کام کرتا ہوں لیکن انتہائی چھوٹے پیمانے پر —— میرے چار بچے ہیں اور ندرت ان سب میں بڑی ہے —— کریم نگر میں میری رہائش ہے۔ بہرحال ندرت کی والدہ نے مجھے ایک دن بتایا کہ کچھ غنڈے بس سٹاپ پر ندرت کو تنگ کرتے ہیں۔ وہ تنگ تو پہلے بھی کرتے تھے لیکن آج انہوں نے اسے بس سٹاپ سے اغوا کرنے کی بھی کوشش کی۔ لیکن بس سٹاپ پر موجود افراد کی مداخلت سے وہ ناکام رہے اور بس سٹاپ کے قریب کوئی دکاندار آج ندرت کو گھر چھوڑ گیا ہے —— چونکہ یہ واقعہ ایسا تھا کہ میں پریشان ہو گیا —— میں خود اس بس سٹاپ پر گیا۔ اور میں نے وہاں کے دکانداروں سے بات کی تو مجھے بتایا گیا کہ ندرت نے جو کچھ کہا ہے وہ درست ہے اور یہ بھی مجھے بتایا گیا کہ یہ غنڈے کسی بہت با اثر آدمی کے پالتو ہیں اور اکثر اسی طرح لڑکیوں کو اٹھا کر لے جاتے ہیں —— آج ان کا وار اس لئے خطا گیا ہے کہ آج بس سٹاپ پر کافی رش تھا۔ میں بے حد پریشان ہوا۔ میرے پاس اور کوئی حل نہ تھا سوائے اس کے کہ میں نے ندرت کو یونیورسٹی جانے سے منع کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے عزت بچائی تھی یہی کیا کم تھا لیکن جناب! —— شاید میری قسمت ہی خراب تھی —— رات کو وہ غنڈے زبردستی میرے گھر میں گھس آئے

..نہوں نے مجھے۔ میری بیوی اور میرے بچوں کو باندھ دیا اور ندرت ..ٹھا کر لے گئے اور مجھے دھمکی دے گئے کہ اگر میں نے کسی کو بھی اطلاع ..ی تو وہ میرے پورے گھرانے کو بے دردی سے قتل کر دیں گے۔ لیکن ..حب! —— اور ہم نے کیا قتل ہونا تھا۔ قتل تو ہم ہو چکے تھے اس ..ے ان کے جانے کے بعد میں نے کسی نہ کسی طرح اپنے آپ کو آزاد کرایا ..ر گھر سے نکل کر واویلا کیا۔ سارے ہمسائے اکٹھے ہو گئے لیکن غنڈے ..ری میری عزت کو لے کر جا چکے تھے اور کسی نے وہاں ان کو نہ دیکھا تھا۔ ..لے والوں کے ساتھ مل کر میں تھانے گیا۔ انہوں نے رپورٹ درج کر لی ..ر مجھے تسلی دی کہ وہ فوراً میری بیٹی کو بازیاب کریں گے لیکن بے سود۔ ..ہ گھر آئے اور ادھر ادھر دیکھ کر اور میرا اور میری بیوی کا بیان لکھ کر ..ے گئے —— جب ایک ہفتہ گزر گیا اور کچھ نہ ہوا تو میں روتا پیٹتا ..ردار کی کوٹھی پہنچا۔ سردار کا خاندانی ملازم مجھے جانتا تھا۔ اس نے ..ردار سے فون پر میری بات کرائی تو سردار جہاں بھی تھے وہاں سے ..ہ گئے اور پھر وہ میرے ساتھ ڈی۔ آئی۔ جی صاحب کے پاس گئے ..ہوں نے وعدہ کیا کہ وہ ہر صورت میں ندرت کو بازیاب کرائیں گے۔ ..یس ایک بار پھر میرے گھر آئی۔ مگر بجائے ندرت کو برآمد کرنے کے وہ ..تے کے چند افراد کو شبہے میں پکڑ کر لے گئے اور محلے والے بھی میرے ..دشمن ہو گئے —— میں نے پولیس کے آگے ہاتھ جوڑے کہ یہ کام ..نے والوں کا نہیں ہے لیکن صاحب! —— پولیس نے انہیں مارا پیٹا ..ن سے بھاری رقم لے کر انہیں چھوڑ دیا —— پھر پولیس نے اس ..ڈرائیور کو پکڑ لیا جو ندرت کو غنڈوں سے بچا کر گھر چھوڑ گیا تھا۔ وہ بیچارہ

بھی دو روز تک پولیس کے پاس رہا۔ آخر کار نجانے کتنی رقم دے کر
رہا ہوا ۔۔۔۔ اس طرح وقت گزرتا گیا لیکن ندرت کا کوئی پتہ نہ چلا ۔
سرداور نے آخر کار کسی بہت بڑے افسر سر رحمان سے بات کی ۔۔۔۔ پھر
سادہ لباس میں لوگ میرے گھر آئے ۔ لیکن ان سے بھی کچھ نہ ہوا ۔۔۔۔
سرداور نے کسی اور بڑے افسر سرسلطان سے بات کی ۔ انہوں نے بھی وعدہ
کیا لیکن آج ندرت کو اغوا ہوئے ڈیڑھ مہینہ ہو چکا ہے مگر کچھ بھی نہیں
ہوا ۔۔۔۔ سرداور انتہائی نیک آدمی ہیں وہ بھی میری وجہ سے بے حد
پریشان تھے ۔ آخر کار آج مجھ سے برداشت نہ ہو سکا اور میں رو پڑا ۔
میں نے انہیں کہا کہ اب اس کے سوا اور کچھ نہیں ہو سکتا کہ میں اپنی بیوی
اور اپنے معصوم بچوں کو گولی مار کر خودکشی کر لوں اور کچھ نہیں کر سکتا ۔
اس پر سرداور نے مجھے حوصلہ دیا اور پھر انہوں نے یہ کارڈ دے کر مجھے
آپ کا نام بتایا اور یہاں کا پتہ بتایا ۔۔۔۔ انہوں نے مجھے یقین دلایا کہ
آپ ضرور میری بیٹی کو برآمد کر لیں گے ۔ انہوں نے وعدہ بھی کیا کہ وہ
آپ کو فون کر دیں گے ۔۔۔۔ چنانچہ آخری چارہ کار کے طور پر میں آپ
کے پاس حاضر ہوا ہوں " ۔۔۔۔ اکبر علی نے انتہائی رندھے ہوئے لہجے
میں ساری تفصیل بتاتے ہوئے کہا ۔

"آپ بے فکر رہیں محترم ۔۔۔۔ ندرت میری بہن ہے اور
میں نہ صرف اپنی بہن کو واپس لے آؤں گا بلکہ اپنی بہن کا ایسا انتقام
بھی ان لوگوں سے لوں گا کہ دنیا ان سے عبرت حاصل کرے گی " ۔۔۔۔ عمران
نے جلتے ہوئے لہجے میں کہا ۔ اسے واقعی اکبر علی کی بات سن کر بے پناہ
افسوس ہوا تھا ۔

"کاش ایسا ہو سکے ۔۔۔۔ کاش " ۔۔۔۔ اکبر علی نے مایوسانہ لہجے میں کہا
عمران نے رسیور کی طرف ہاتھ بڑھایا تاکہ پہلے سرداور سے بات کرے ۔
اس کے ذہن میں اچانک ہی یہ خیال آیا تھا کہ کہیں یہ کوئی ٹریپ نہ ہو ۔
کیونکہ سرداور نے آج تک کبھی اس سلسلے میں کوئی بات نہ کی تھی حالانکہ ڈیڑھ
ماہ کے دوران کئی بار ان سے فون پر عمران کی بات ہوتی تھی لیکن اس سے
پہلے کہ عمران رسیور اٹھاتا، ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی ۔

"علی عمران بول رہا ہوں " ۔۔۔۔ عمران نے رسیور اٹھا کر انتہائی
سنجیدہ لہجے میں کہا ۔

"سرداور بول رہا ہوں عمران بیٹے ۔۔۔۔ اکبر علی تم تک پہنچا ہے یا
نہیں " ۔۔۔۔ دوسری طرف سے سرداور بول رہے تھے ۔

"جی ہاں ۔۔۔ میرے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں ۔۔۔ لیکن آپ نے
آج تک اس سلسلے میں مجھ سے کوئی بات ہی نہیں کی " ۔۔۔۔ عمران نے کہا ۔

"عمران بیٹے ! ۔۔۔ مجھے معلوم ہے کہ تم بڑے بڑے کاموں میں مصروف
رہتے ہو ۔ اور بظاہر یہ اتنا بڑا کام بھی نہ تھا ۔ لیکن آج جس طرح اکبر علی
میرے سامنے بلک بلک کر رو دیا ہے تو مجھے احساس ہوا کہ یہ ان سے بھی
بڑا ہے جو تم کرتے رہتے ہو ۔۔۔۔ ویسے عمران بیٹے ! ۔۔۔۔ میں نے
ذاتی طور پر پولیس کے اعلیٰ افسران سے کہا ۔ تمہارے ڈیڈی سر رحمان حتیٰ کہ
سرسلطان سے بھی کہا اور ان سب نے اپنے اپنے طور پر کوششیں بھی کیں
لیکن نجانے وہ غنڈے کون تھے اور ندرت کو کہاں لے گئے ۔ آج تک
ان کا پتہ ہی نہ چل سکا ۔۔۔۔ عمران بیٹے ! ۔۔۔ اکبر علی صرف میرا رشتہ دار
ہی نہیں ہے بلکہ ایک غریب اور انتہائی شریف آدمی بھی ہے ۔ اگر تم

اس کا کام کر دو تو یہ مجھ پر تمہارا احسان ہو گا ـــــ میں اس کے لئے بیحد دکھی ہوں ـــــ سرداور نے کہا۔

آپ قطعی بے فکر رہیں سرداور ـــــ یہ غنڈے چاہے پاتال میں ہی کیوں نہ چھپ جائیں، میں انہیں وہاں سے بھی نکال لاؤں گا اور نہ صرف نکال لاؤں گا بلکہ میں ان کا ایسا عبرتناک حشر کروں گا کہ دنیا ان سے عبرت پکڑے گی" ـــــ عمران نے بڑے خلوص بھرے لہجے میں کہا۔

"بے حد شکریہ بیٹے ـــــ اب مجھے اطمینان ہو گیا ہے" ـــــ دوسری طرف سے سرداور نے کہا اور عمران نے خدا حافظ کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"اللہ آپ کو کامیاب کرے ـــــ کیا آپ خفیہ پولیس سے تعلق رکھتے ہیں" ـــــ ؟ اکبر علی نے کہا۔

"نہیں جناب! ـــــ ایسی کوئی بات نہیں ـــــ دراصل میں نے ایک ایسا ادارہ بنایا ہوا ہے جو ناقابل حل مسائل کا حل تلاش کرتا ہے اور انشاء اللہ اب آپ کا مسئلہ بھی حل ہو جائے گا" ـــــ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ادارہ ـــــ مم ـــــ مگر میں تو غریب آدمی ہوں ـــــ آپ کے ادارے کی فیس ـــــ میرا مطلب ہے کہ ـــــ" اکبر علی نے گھبرا کر کہا۔

"ہم بغیر فیس کے کام کرتے ہیں اکبر علی صاحب ـــــ بہرحال آپ مجھے پورے حوصلے سے تفصیل بتائیے اور ندرت کا کوئی فوٹو آپ کے پاس ہو تو وہ مجھے دے دیجئے ـــــ اس بس سٹاپ کا نام بتائیے اور اس دکاندار کا بھی" ـــــ عمران نے کہا۔

فوٹو تو میرے پاس ہے وہ میں آپ کو دے دیتا ہوں۔ لیکن جناب، خدا کے لئے اس شریف آدمی کو تنگ نہ کریں۔ اس بیچارے نے تو میری بیٹی کے ساتھ نیکی کی تھی لیکن اس نیکی نے اس کو بے حد پریشان کیا ہے"۔ اکبر علی نے جیب سے ایک فوٹو نکال کر عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"اوہ ـــــ یہ بات نہیں جناب! ـــــ ہم پولیس کی طرح کام نہیں کرتے۔ آپ بے فکر رہیں۔ انہیں یا کسی کو بھی ہمارے کام سے کوئی تکلیف نہ ہو گی"۔ عمران نے کہا اور فوٹو لے کر اسے غور سے دیکھنے لگا۔ لڑکی کے چہرے سے شرافت اور پاکیزگی کا نور ٹپک رہا تھا۔ ندرت چہرے سے ہی انتہائی ذہین لگ رہی تھی۔

"نادر نگر کا بس سٹاپ ہے اور دکاندار کا نام ہے الفت حسین ـــــ اس سٹاپ پر اس کی گھڑیاں مرمت کرنے کی دکان ہے ـــــ ادھیڑ عمر کا شریف آدمی ہے ـــــ یونیورسٹی سے میری بیٹی نادر نگر کے سٹاپ پر بس سے اترتی تھی جہاں سے اسے کریم آباد کی بس ملتی تھی اور پھر وہ گھر آتی تھی۔ وہ سائنس کی سٹوڈنٹس تھی" ـــــ اکبر علی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ یہ فوٹو آپ رکھ لیں۔ میں نے دیکھ لیا ہے ـــــ آپ بے فکر رہیں ـــــ میں ابھی سے کوشش شروع کر دیتا ہوں انشاءاللہ کامیابی ہو گی" ـــــ عمران نے کہا اور اکبر علی اجازت لے کر اٹھا اور عمران اسے خود چل کر دروازے تک چھوڑنے آیا۔ اکبر علی کے جانے کے بعد عمران نے دروازہ بند کیا اور واپس ڈرائنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔

کمرے کا دروازہ کھلا اور کرسی پر بیٹھی نوجوان لڑکی بے اختیار چونک کر دروازے کی طرف دیکھنے لگی۔ لڑکی کے چہرے پر شدید افسردگی اور مایوسی کے تاثرات نمایاں تھے۔ اس کی آنکھیں بجھی بجھی سی تھیں اسے دیکھ کر صاف محسوس ہوتا تھا کہ وہ اس وقت انتہائی ذہنی دباؤ کا شکار ہے۔ دروازے سے ایک ادھیڑ عمر بارعب شخصیت اندر داخل ہوئی۔ اس کے جسم پر قیمتی کپڑے کا تھری پیس سوٹ تھا۔

"کیا فیصلہ کیا ہے تم نے مس ندرت"۔۔۔۔ اس اُدھیڑ عمر نے اس لڑکی کے سامنے موجود کرسی پر بیٹھتے ہوئے پُر وقار لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر رالف!۔۔۔ میں سچ کہہ رہی ہوں کہ میرے پاس کوئی ایسی ریسرچ نہیں ہے جو آپ مجھ سے طلب کر رہے ہیں"۔۔۔۔ ندرت نے افسردہ سے لہجے میں کہا۔

"دیکھو مس ندرت۔۔۔۔ تم اس وقت اپنے وطن سے ہزاروں میل

دور ہو۔۔۔۔ یہ درست ہے کہ ہم نے تمہیں تمہارے گھر سے جبری فرار کرایا ہے۔ یہ ہماری مجبوری تھی کیونکہ ہم اس معاملے میں پیچھے کوئی کلیو نہ چھوڑنا چاہتے تھے۔۔۔۔ اور یہ بھی بتا دوں کہ تمہارے والد نے تمہاری بازیابی کی سر توڑ کوششیں کر لی ہیں لیکن وہ کوئی معمولی سا بھی کلیو حاصل کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکے اور نہ ہو سکتے ہیں۔۔۔۔ اور جب سے تم یہاں پہنچی ہو، تمہارے ساتھ مہمانوں جیسا سلوک کیا جا رہا ہے۔ تمہاری عزت و آبرو محفوظ ہے۔۔۔۔ تمہیں کسی قسم کی کوئی پریشانی یا تکلیف نہیں پہنچائی گئی۔ صرف اس لئے کہ ہم تمہاری ذہانت کی قدر کرتے ہیں اور یہ بھی ہمارا وعدہ ہے کہ اگر تم ہمیں سپر کلورین کا فارمولا بتا دو تو ہم تمہیں تمہارے گھر واپس پہنچا دیں گے اور ساتھ ہی تمہیں اس قدر دولت بھی دی جائے گی کہ تم اور تمہارا خاندان پاکیشیا کا سب سے دولت مند خاندان بن جائے گا۔۔۔۔ اور دوسری بات یہ بھی کہ تمہاری ریسرچ سے ہم پوری دنیا کو فائدہ پہنچانا چاہتے ہیں۔۔۔۔ اگر تم چاہو تو تمہیں یہاں کی سب سے بڑی یونیورسٹی میں اعلیٰ عہدہ بھی دیا جا سکتا ہے۔۔۔۔ تمہارے نام پر یونیورسٹی میں شعبہ بھی قائم کیا جا سکتا ہے۔۔۔۔ تم جو چاہو، تمہیں مل سکتا ہے۔ میری سمجھ میں نہیں آ رہا کہ آخر تم انکار کیوں کر رہی ہو"۔۔۔ اس اُدھیڑ عمر آدمی نے جو ڈاکٹر رالف تھا انتہائی نرم لہجے میں کہا۔

"آپ کا بے حد شکریہ جناب!۔۔۔۔ آپ نے واقعی مجھے کوئی تکلیف نہیں ہونے دی۔ لیکن اب آپ خود بتائیے کہ آخر میں کیا کروں جب میرے پاس ایسا کوئی فارمولا ہی نہیں ہے جو آپ طلب کر رہے ہیں تو پھر میں کیا کروں"۔۔۔۔ ندرت نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے پاکیشیا میں ہونے والی انٹرنیشنل سائنس کانفرنس میں شرکت کی تھی" ——— ڈاکٹر رالف نے کہا۔

"جی ہاں — لیکن بحیثیت ایک طالب علم کے ——— میں تو سائنس کی سٹوڈنٹ ہوں" ——— ندرت نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے وہاں ایکریمیا کے ڈاکٹر ہیری آرنلڈ سے گفتگو کی تھی" ——— ؟ ڈاکٹر رالف نے کہا۔

"جی ہاں — ہم طالب علموں کا ایک گروپ ان سے ملنے گیا تھا اور وہاں کلوروفل کے بارے میں ان کے پیشکردہ مقالے پر بحث شروع ہوگئی تھی اور میں نے بھی اس بحث میں حصہ لیا تھا" ——— ندرت نے جواب دیا۔

"تم نے ڈاکٹر ہیری آرنلڈ سے اپنی اس ریسرچ کی بات کی تھی جس میں تم نے ایسی کلورین گیس کا ذکر کیا تھا جسے تم نے سپر کلورین کہا تھا۔ کیا میں درست کہہ رہا ہوں" ——— ڈاکٹر رالف نے کہا۔

"جی ہاں — آپ درست کہہ رہے ہیں — لیکن یہ سپر کلورین صرف آئیڈیئے کی حد تک تھی ورنہ آپ خود سمجھ سکتے ہیں کہ میں سائنس کی ایک عام سی طالبہ اس قدر جدید ریسرچ کیسے کر سکتی ہوں — اور پھر ہماری یونیورسٹی تو ایک طرف ہمارے ملک میں ایسی کوئی لیبارٹری نہ ہوگی جہاں اس پر ریسرچ کی جا سکے" ——— ندرت نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پیپر ورک تو کیا جا سکتا ہے اور تم نے ڈاکٹر ہیری آرنلڈ کو بتایا تھا کہ تم نے اس پر پیپر ورک کیا ہے اور پھر ڈاکٹر ہیری آرنلڈ خصوصی طور پر تمہاری

یونیورسٹی بھی گئے تھے اور تم نے انہیں اس پیپر ورک کے کچھ حصے بھی دکھائے تھے ——— تمہیں یاد ہوگا کہ ڈاکٹر ہیری آرنلڈ نے تمہارے اس آئیڈیئے کی بے حد تعریف کی تھی اور تمہیں ایکریمیا لے جانے کی خواہش بھی ظاہر کی تھی" ——— ڈاکٹر رالف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں — مجھے یاد ہے۔ لیکن پیپر ورک والی بات غلط ہے — میں نے نہ ہی کوئی پیپر ورک کیا ہے اور نہ مجھ میں ایسی قابلیت ہے۔ میں نے تو صرف آئیڈیا ظاہر کیا تھا اور بس" ——— ندرت نے جواب دیا۔

"اوکے — اگر تم خود چاہتی ہو کہ تمہارے ساتھ شرافت کا سلوک نہ کیا جائے تو میں کیا کر سکتا ہوں ——— میں نے تو اپنی طرف سے بے حد کوشش کی ہے کہ تمہیں کوئی تکلیف نہ پہنچے ——— بہرحال آؤ میرے ساتھ۔ میں تمہیں چند مناظر دکھا دوں۔ اس کے بعد تمہیں ایک دن مزید سوچنے کا موقع دوں گا ——— اگر اس کے باوجود تم نے یہ ریسرچ ہمارے حوالے کرنے سے انکار کیا تو پھر میں بے بس ہو جاؤں گا" ——— ڈاکٹر رالف نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"آپ — آپ مجھے کہاں لے جانا چاہتے ہیں" ——— ندرت نے خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"صرف چند مناظر دکھانا چاہتا ہوں تاکہ تمہیں صحیح طور پر اندازہ ہو سکے کہ میری بات نہ مان کر اپنے ساتھ کتنا بڑا ظلم کر رہی ہو" ——— ڈاکٹر رالف نے کہا اور دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے اس لئے میں معذرت خواہ ہوں" ——— ندرت نے جواب دیا اور ڈاکٹر رالف بغیر مڑے اور بغیر کوئی جواب دیئے

دروازے سے باہر چلا گیا۔ اس کے باہر جانے کے چند لمحوں بعد ہی دروازہ
ایک بار پھر کھلا اور دو مشین گنوں سے مسلح آدمی اندر داخل ہوئے۔ ان
دونوں کے چہروں پر بے پناہ درشتی اور سفاکی نمایاں تھی۔

"کک ۔۔ کک ۔۔ کون ہو تم" ۔۔۔۔ ندرت نے چونک کر کہا کیونکہ
جب سے وہ یہاں آئی تھی یہ لوگ پہلی بار اندر آئے تھے۔

"کھڑی ہو جاؤ" ۔۔۔۔ ان میں سے ایک نے انتہائی درشت لہجے
میں کہا اور ساتھ ہی اس نے بازو سے پکڑ کر ایک جھٹکے سے ندرت کو
کھڑا کر دیا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ ندرت کوئی احتجاج کرتی، دوسرے
آدمی نے اس کے دونوں بازو عقب میں کر کے کلائیوں میں ہتھکڑی ڈال دی۔

"چلو اب ۔۔ تم نے بہت شرافت دیکھ لی ہے ۔۔ ہم ڈاکٹر رالف
کی وجہ سے مجبور تھے ورنہ تم جیسی کتیا کو ایک لمحے میں سیدھا کر دیتے"۔
ایک آدمی نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اسے
دھکا دے کر دروازے کی طرف بڑھا دیا۔

"مم ۔۔ مم ۔۔ مگر ۔۔۔۔" ندرت نے شاید احتجاج کرنا چاہا لیکن
دوسرے لمحے وہ بری طرح چیختی ہوئی اچھل کر فرش پر بچھے قالین پر
جا گری۔ ایک آدمی نے انتہائی بے رحمانہ انداز میں اس کے منہ پر زوردار
تھپڑ جڑ دیا تھا۔

"کتیا ۔۔ آگے سے بکواس کرتی ہے" ۔۔۔۔ اس آدمی نے کہا اور
ایک بار پھر اسے بازو سے پکڑ کر جھٹکے سے کھڑا کر دیا۔

"اب اگر کوئی بات کی یا احتجاج کیا تو زمین میں زندہ دفن کر دوں گا"۔
اس آدمی نے غصے سے چیختے ہوئے کہا اور ندرت کی آنکھوں سے بے بسی

کے آنسو بہہ نکلے۔ لیکن وہ قدم بڑھاتی دروازے کی طرف بڑھنے لگی۔
دروازے کے دوسری طرف ایک راہداری تھی جس کے اختتام پر ایک بڑا
کمرہ تھا اور وہ ادھیڑ عمر شخصیت اس کمرے میں موجود تھی۔

"تم نے میری شرافت سے ہمارے متعلق غلط اندازہ لگایا تھا مس ندرت۔
اب تم نے دیکھ لیا ہو گا کہ ہم کیا کر سکتے ہیں" ۔۔۔۔ ڈاکٹر رالف نے
روکھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر رالف! ۔۔ آپ خواہ مخواہ اس سے ایسا سلوک کر رہے ہیں۔
آپ اسے میرے حوالے کر دیں پھر دیکھیں یہ کس طرح سب کچھ ہمارے
حوالے کرتی ہے ۔۔۔ یہ تو ایک معصوم سی چڑیا ہے جب کہ میں نے
تو بڑی بڑی شیرنیوں کے جبڑے چیر دیئے ہیں" ۔۔۔۔ اس آدمی نے
اس ادھیڑ عمر شخصیت سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں روچ ۔۔۔ ابھی نہیں ۔۔۔ ابھی میں اسے ایک آخری موقع
دینا چاہتا ہوں ۔۔۔ اگر اس نے یہ موقع بھی ضائع کر دیا تو پھر یقیناً اسے
میں تمہارے حوالے کر دوں گا" ۔۔۔۔ ڈاکٹر رالف نے جواب دیا۔ ندرت
خاموش سر جھکائے کھڑی تھی۔

"اسے بلیک روم میں لے چلو" ۔۔۔۔ ڈاکٹر رالف نے کہا اور کمرے میں
موجود ایک لفٹ کی طرف بڑھ گیا۔ روچ اور اس کا ساتھی ندرت کو دھکیلتے
ہوئے اس لفٹ میں داخل ہوئے اور چند لمحوں بعد لفٹ تیزی سے نیچے
اترتی چلی گئی۔ لفٹ رکی تو روچ نے ہی دروازہ کھولا اور وہ سب ایک
اور راہداری میں آ گئے جس کے اختتام پر لوہے کا ایک بڑا دروازہ تھا جو
بند تھا اور اس کے اوپر سرخ رنگ کا بلب جل رہا تھا۔ ندرت کو لئے وہ سب

اس دروازے کے پاس پہنچ گئے۔ ڈاکٹر رالف نے دروازے کی سائیڈ پر
موجود ایک بٹن دبایا تو سرخ رنگ کا جلتا ہوا بلب بجھ گیا اور اس کے ساتھ
ہی لوہے کا دروازہ ہلکی سی گڑگڑاہٹ کے ساتھ ایک سائیڈ میں کھسک
کر دیوار میں غائب ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی اندر سے انتہائی روح فرسا
انسانی چیخیں سنائی دینے لگیں۔ ندرت یہ چیخیں سن کر بے اختیار اچھل پڑی۔

"فکر نہ کرو ___ اگر تم نے میری بات نہ مانی تو ان چیخوں میں تمہاری
چیخیں بھی شامل ہو جائیں گی" ___ ڈاکٹر رالف نے سرد لہجے میں کہا
اور پھر وہ قدم بڑھاتا اندر داخل ہو گیا۔

ندرت کو بھی اندر لے جایا گیا اور اندر داخل ہوتے ہی ندرت کے
رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ اس کا چہرہ خوف کی شدت سے مسخ ہو گیا۔ یہ
ایک بڑا سا کمرہ تھا جس میں ایک عورت اور چار مردوں پر انتہائی غیر انسانی
انداز میں تشدد کیا جا رہا تھا۔ دو پہلوان نما آدمی ایک مرد کو جو زنجیروں میں
جکڑا ہوا تھا مسلسل کوڑوں سے مار رہے تھے جب کہ ایک مرد کو انتہائی
طاقتور بجلی کے شاک لگائے جا رہے تھے۔ عورت کی حالت سب سے
بری تھی۔ اس کو لوہے کی ایک کرسی پر جکڑا ہوا تھا اور آدمی آہنی پلاسوں
سے اس کے ہاتھوں اور پیروں کی انگلیوں کے ناخن انتہائی بے دردی
سے کھینچ رہے تھے۔ اس عورت کے چہرے پر تیزاب ڈالا گیا تھا۔ یہ
ہال نما کمرہ ان لوگوں کی کربناک چیخوں سے گونج رہا تھا اور ندرت اس
سے زیادہ برداشت نہ کر سکی اور خوف کی شدت سے لڑکھڑا کر نیچے گری
اور اس کے احساسات جیسے تاریکی میں غائب ہو گئے۔ پھر جب اسے ہوش
آیا تو وہ لاشعوری طور پر بے اختیار چیخ پڑی۔ لیکن دوسرے لمحے جب

اسے احساس ہوا کہ وہ اب اس خوفناک ہال کی بجائے اس کمرے میں
ہے جہاں سے اسے لے جایا گیا تھا تو وہ بے اختیار اٹھ کر بیٹھ گئی۔

"تم نے ایک جھلک دیکھ لی ان مناظر کی ___ جو میں تمہیں دکھانا
چاہتا تھا" ___ سامنے کرسی پر بیٹھے ہوئے ڈاکٹر رالف نے سرد لہجے
میں کہا۔

"یہ ___ یہ ظلم ہے ___ یہ انسانیت کے خلاف ہے ___ تم ایسا
کیوں کر رہے ہو" ___ ندرت نے ہذیانی سے لہجے میں کہا اور ڈاکٹر
رالف بے اختیار ہنس پڑے۔

"یہ ظلم اور یہ غیر انسانی تشدد تم پر بھی ہو سکتا ہے ___ کیا تم اسے
برداشت کر لو گی ___ اور یہ تمہارے لئے آخری موقع ہے کہ تم وہ ریسرچ
ہمارے حوالے کر دو ___ ورنہ میرے ایک اشارے پر تم پر اس سے بھی
زیادہ ہولناک تشدد شروع ہو سکتا ہے" ___ ڈاکٹر رالف نے کہا۔

"نہیں نہیں ___ میں یہ برداشت نہیں کر سکتی ___ نہیں ___ ایسا
ہرگز مت کریں ___ مجھے واپس میرے ماں باپ کے پاس پہنچا دیں"۔
ندرت نے تیزی سے بیڈ سے اتر کر کرسی پر بیٹھے ڈاکٹر رالف کے
سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ___ میرا وعدہ کہ تم اگر وہ ریسرچ ہمارے حوالے کر دو تو
میں تمہیں تمہارے ماں باپ کے پاس پہنچوا دوں گا ___ اور اب تک
تمہارے ساتھ ہونے والے سلوک سے تمہیں اتنا تو معلوم ہو گیا ہو گا کہ میں
جو وعدہ کرتا ہوں اسے پورا بھی کرتا ہوں" ___ ڈاکٹر رالف نے کہا۔

"م ___ م ___ میں نے اس آئیڈیئے پر واقعی پیپر ورک کیا تھا لیکن

معمولی سی پیش رفت کے سوا اور کچھ نہ ہو سکا" ــــ ندرت نے جواب دیا۔

"تم ہمیں وہ پیپرز دے دو جو تم نے اس سلسلے میں کئے ہیں اور پھر تم فارغ ــــ اس پر باقی کام ہمارے سائنسدان خود ہی کر لیں گے" ــــ ڈاکٹر رالف نے کہا۔ اس کے لہجے میں مسرت کی جھلکیاں نمایاں تھیں۔

"وہ پیپرز یونیورسٹی لائبریری کے سائنس ہال میں میری الماری میں موجود ہیں ــــ اس الماری کا نمبر بارہ ہے" ــــ ندرت نے جواب دیا۔

"اوہ ــــ تو یہ بات ہے ــــ ٹھیک ہے۔ تم آرام کرو۔ میں ان پیپرز کو وہاں سے منگوانے کا بندوبست کرتا ہوں ــــ جیسے ہی وہ پیپرز یہاں پہنچے، میں اپنے وعدے کے مطابق تمہیں واپس بھجوا دوں گا" ــــ ڈاکٹر رالف نے کہا اور اٹھ کر تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گیا۔

ٹیلیفون کی گھنٹی بجتے ہی عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس ــــ عمران بول رہا ہوں" ــــ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ٹائیگر بول رہا ہوں باس! ــــ میں نے ان غنڈوں کا پتہ چلا لیا ہے جنہوں نے ندرت کو اغوا کیا تھا" ــــ دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"اوہ ــــ پوری تفصیل بتاؤ" ــــ عمران نے چونک کر کہا۔

"باس! ــــ یہ کام دارالحکومت کے کسی گروپ کا نہیں ہے ــــ بلکہ دگاب کے ایک گروپ نے یہ کام کیا ہے" ــــ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"دگاب ــــ مگر وہ تو دارالحکومت سے بہت دور واقع ہے" ــــ عمران نے چونک کر کہا۔

"جی ہاں ــــ یہ گروپ وہاں سے آیا تھا۔ ان کے لیڈر کا نام باگر ہے۔ وہ دگاب کا مشہور آدمی ہے" ــــ ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیسے ان کا پتہ چلا" ؟ عمران نے پوچھا۔

"باس! — بس سٹاپ کے ایک اخبار فروش لڑکے سے میں نے اس کار کا پتہ چلایا تھا جس میں دن کے وقت ندرت کو اغوا کر کے لے جانے کی کوشش کی گئی تھی — اس اخبار فروش لڑکے نے اس کار کا نمبر نوٹ کر لیا تھا لیکن پولیس کے خوف کی وجہ سے اس نے اس کا ذکر کسی سے نہ کیا تھا — بہرحال کار کا نمبر معلوم ہو جانے پر جب میں نے تحقیق کی تو مجھے پتہ چل گیا کہ یہ کار مارٹی کلب کے مالک مارٹی کی تھی — میں نے مارٹی سے اپنے مخصوص انداز میں پوچھ گچھ کی تو اس نے بتایا کہ کار اس سے وگاب کے ایک کار ڈیلر نے خریدی تھی — میں دگاب گیا اور اس کار ڈیلر سے کار کے متعلق معلومات حاصل کیں تو اس نے بتایا کہ کار اس نے ہاگر کو فروخت کی تھی اور اب تک اسی کے پاس موجود ہے لیکن اس نے اس کا رجسٹریشن نمبر ہی تبدیل کرا لیا ہے اور رنگ وغیرہ بھی — چنانچہ میں نے ہاگر کے متعلق معلومات حاصل کیں تو معلوم ہوا کہ ہاگر دارالحکومت گیا ہوا ہے — میں نے اس کے آدمیوں سے پوچھ گچھ کی تو معلوم ہو گیا کہ ہاگر کے آدمیوں نے دارالحکومت سے ایک لڑکی کو اغوا کیا تھا اور پھر اس لڑکی کو کافرستان بھجوا دیا گیا اور اس کے بعد وہ آدمی بھی ایک حادثے میں مارے گئے جو اس لڑکی کو اغوا کر کے لائے تھے ان کی تعداد چار تھی — لڑکی کا حلیہ بالکل ندرت سے ملتا جلتا ہے۔ چنانچہ میں واپس دارالحکومت آ گیا اور یہاں میں نے ہاگر کی تلاش شروع کی تو مجھے بے حد کوشش کے بعد معلوم ہوا کہ ہاگر یہاں روز کلب میں ٹھہرا ہوا ہے — میں نے اس کا کمرہ نمبر معلوم کر لیا ہے لیکن کمرہ بند ہے۔ بہرحال میں اس کی نگرانی کر رہا ہوں" — ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گڈ ٹائیگر — تم نے واقعی کام کیا ہے — تم اب ایسا کرو کہ اس ہاگر کو اغوا کر کے رانا ہاؤس پہنچا دو" — عمران نے کہا اور دوسری طرف سے "یس سر" کے الفاظ سنتے ہی اس نے ہاتھ مار کر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے کے بعد اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"رانا ہاؤس" — دوسری طرف سے جوزف کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں — ٹائیگر ایک آدمی کو اغوا کر کے لے آئے گا اسے ڈارک روم میں پہنچا دینا اور پھر مجھے اطلاع کرنا" — عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اتنی دور سے ایک گروپ اسے اغوا کرنے آیا ہے — یہ تو کوئی عام سی واردات نہیں لگتی" — عمران نے حیرت بھرے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر وہ کتاب اٹھا لی جو وہ بیٹھا پڑھ رہا تھا۔

پھر تقریباً دو گھنٹے بعد ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے چونک کر کتاب سے سر اٹھایا اور ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس — عمران بول رہا ہوں" — عمران نے کہا۔

"جوزف بول رہا ہوں باس — ٹائیگر ایک آدمی کو لے آیا ہے۔ میں نے اسے ڈارک روم میں پہنچا دیا ہے" — دوسری طرف سے جوزف کی آواز سنائی دی۔

"ٹائیگر کہاں ہے" ؟ عمران نے پوچھا۔

"وہ باہر موجود ہے" ——— جوزف نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے — میں آرہا ہوں" ——— عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے کتاب بند کی اور اٹھ کر پہلے کتاب کو الماری میں رکھا اور پھر سلیمان کو دروازہ بند کرنے کا کہہ کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

تھوڑی دیر بعد عمران کی کار رانا ہاؤس میں داخل ہو رہی تھی برآمدے میں ٹائیگر موجود تھا۔ وہ جوانا کے ساتھ باتیں کر رہا تھا۔ عمران نے کار پورچ میں روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ برآمدے کی طرف بڑھ گیا۔

"کوئی پرابلم تو نہیں ہوا ہاگر کو لانے میں" ——— ؟ عمران نے ٹائیگر سے پوچھا۔

"نہیں باس! — یہ جیسے ہی کمرے میں آیا۔ میں نے اندر داخل ہو کر اس پر گیس فائر کیا اور پھر اسے اٹھا کر عقبی طرف موجود کار میں ڈال کر یہاں لے آیا ہوں" ——— ٹائیگر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے آؤ — جوانا، تم بھی آؤ" ——— عمران نے آگے بڑھتے ہوئے کہا اور ٹائیگر اور جوانا دونوں اس کے پیچھے چل پڑے۔ ڈارک روم میں جوزف بھی موجود تھا اور لوہے کی کرسی پر راڈز میں جکڑا ہوا ایک قوی ہیکل آدمی بیٹھا ہوا تھا جس کے چہرے پر موجود زخموں کے نشانات، اس کا لباس اور بالوں کا سٹائل بتا رہا تھا کہ اس کا تعلق زیر زمین دنیا سے ہے۔ اس کے چہرے کی ساخت بتا رہی تھی کہ وہ انتہائی بے رحم اور سفاک طبیعت کا آدمی ہے۔

"اسے ہوش میں لے آؤ ٹائیگر" ——— عمران نے ایک طرف رکھی کرسی

گھسیٹ کر اسکے سامنے کر کے بیٹھتے ہوئے کہا اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا۔ اس نے جیب سے ایک چھوٹی سی بوتل نکالی اور اسے کھول کر اس کا منہ ہاگر کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے بوتل ہٹالی اور اس کا ڈھکن بند کر کے اسے واپس جیب میں ڈال لیا۔

چند لمحوں بعد ہاگر کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہوئے اور اس نے آنکھیں کھول دیں۔ پہلے تو اس کی آنکھوں میں دھند سی چھائی رہی لیکن پھر آہستہ آہستہ شعور کی چمک بیدار ہوتی گئی۔

"یہ میں کہاں ہوں — اور تم کون ہو" ——— ؟ اس نے حیرت سے سامنے بیٹھے ہوئے عمران اور اس کے پیچھے کھڑے ہوئے جوزف، جوانا اور ٹائیگر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا ساتھ ہی اس نے اٹھنے کی کوشش بھی کی۔

"تمہارا نام ہاگر ہے اور تم دگاب میں رہتے ہیں" ——— عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"ہاں — مگر تم کون ہو" ——— ؟ ہاگر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تم نے یہاں دارالحکومت میں اپنے آدمیوں سے یونیورسٹی کی ایک نوجوان لڑکی کو اغوا کرایا تھا ——— وہ لڑکی کہاں ہے" ——— عمران کا لہجہ اور زیادہ سرد ہو گیا۔

"کیا — کیا کہہ رہے ہو — میں نے — میں نے تو ایسا نہیں کیا — کس نے کہا ہے تم سے" ——— ؟ ہاگر نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"پھر تم نے ان آدمیوں کو ایک کار ایکسیڈنٹ میں ہلاک کرا دیا۔ اس کا

مطلب ہے کہ کوئی لمبی گیم تھی ـــــ کس کے کہنے پر تم نے یہ سب کچھ کیا ہے" ـــــ؟ عمران نے کہا۔

"جب مجھے معلوم ہی نہیں تو میں کیا بتاؤں ـــــ میں نے کسی کو اغوا نہیں کرایا" ـــــ اس بار ہاگر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ سپاٹ ہو گیا تھا۔

"جوانا" ـــــ عمران نے جوانا کی طرف گردن موڑتے ہوئے کہا۔

"یس ماسٹر" ـــــ جوانا نے جواب دیا۔

"الماری سے ہنٹر نکالو اور اس ہاگر کے جسم پر اس وقت تک برساتے رہو ـــ جب تک یہ زبان نہ کھول دے، تمہارا ہاتھ نہیں رکنا چاہیئے" عمران کا لہجہ بے پناہ سرد تھا۔

"یس ماسٹر" ـــــ جوانا نے کہا اور تیزی سے ایک سائیڈ کی دیوار میں موجود الماری کی طرف بڑھ گیا۔

"تم ہو کون ـــــ یہ سب کچھ تم کیوں کر رہے ہو ـــــ میں سچ کہہ رہا ہوں کہ میرا کسی اغوا سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ تمہیں ضرور کوئی غلط فہمی ہوئی ہے" ـــــ ہاگر نے کہنا شروع کیا لیکن عمران نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔

جوانا نے کوڑا الماری سے نکالا اور پھر اسے فضا میں دو تین بار شکانے کے بعد وہ ہاگر کی طرف بڑھا۔

"رک جاؤ ـــ ایک منٹ رک جاؤ ـــ مجھے بات کرنے دو" ـــــ ہاگر نے یکلخت چیختے ہوئے کہا اور عمران نے ہاتھ اٹھا کر جوانا کو روک دیا۔

"تم ایک بندھے ہوئے آدمی پر کوڑے برسا رہے ہو ـــ تم مجھے

کھول دو اور پھر اپنے ان پہلوانوں سے کہو کہ مجھ سے مقابلہ کر لیں"۔ ہاگر نے چیختے ہوئے کہا۔

"شروع ہو جاؤ جوانا" ـــــ عمران نے سرد لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے کمرہ کوڑے کی سرسراہٹ اور ہاگر کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ پھر تو جیسے کمرے میں چیخوں کا ٹیپ چل پڑا ہو۔ جوانا انتہائی بے دردی سے مسلسل ہاگر پر کوڑے برسا رہا تھا اور ہاگر دو بار درمیان میں تکلیف کی شدت سے بیہوش بھی ہو گیا لیکن جوانا کا ہاتھ نہ رکا اور کوڑے کی ضربوں نے ہی اسے دوبارہ ہوش دلایا۔ اس کا پورا جسم زخموں سے بھر گیا۔ چہرہ بھی کوڑے کی ضربوں سے پھٹ گیا تھا۔

"رک جاؤ ـــ رک جاؤ ـــ بتاتا ہوں ـــ رک جاؤ" ـــ یکلخت ہاگر نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی ایک بار پھر وہ بیہوش ہو گیا۔ عمران نے ہاتھ اٹھا کر جوانا کو مزید کوڑے مارنے سے روک دیا۔

"جوزف ـــ اس کے منہ میں پانی ڈالو" ـــــ عمران نے جوزف سے کہا اور جوزف تیزی سے ملحقہ باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں پانی کا بھرا ہوا جگ تھا اس نے آدھے سے زیادہ جگ تو ہاگر کے سر اور جسم پر انڈیل دیا اور پھر اس کا چہرہ اٹھا کر اس نے پانی اس کے منہ میں انڈیلنا شروع کر دیا اور چند لمحوں بعد ہی ہاگر ہوش میں آ گیا۔ جوزف نے باقی پانی اس کے جسم پر پھینک دیا۔

"تم نے ایک شریف خاندان کی لڑکی کو اغوا کر کے ایسا جرم کیا ہے کہ تم معمولی سے رحم کے بھی مستحق نہیں ہو" ـــــ عمران کا لہجہ

بے پناہ سرد تھا۔

"ہم ۔۔۔ ہم نے اس لڑکی کو کچھ نہیں کہا تھا ۔۔۔ میں نے اس کی عزت کی تھی" ۔۔۔ ہاگر نے رک رک کر کہا۔ اس کی حالت واقعی بے حد خستہ ہو رہی تھی لیکن چونکہ وہ فطری طور پر سخت جان آدمی تھا اس لئے اس قدر شدید زخمی ہونے کے باوجود وہ باتیں کرنے کے قابل تھا ورنہ عام آدمی کی تو شاید روح بھی کبھی کی اس کے جسم سے پرواز کر چکی ہوتی۔

"کہاں ہے وہ لڑکی" ۔۔۔؟ عمران نے سرد لہجے میں پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم ۔۔۔ میں نے تو اسے اغوا کر کے ایک آدمی کے حوالے کر دیا تھا اور رقم لے لی تھی" ۔۔۔ ہاگر نے جواب دیا۔

"جوانا ۔۔۔ شروع ہو جاؤ" ۔۔۔ عمران نے سرد لہجے میں جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس ماسٹر" ۔۔۔ جوانا نے کہا اور ایک بار پھر وہ ہاگر کی طرف بڑھا۔

"رک جاؤ ۔۔۔ رک جاؤ ۔۔۔ میں سچ کہہ رہا ہوں ۔۔۔ رک جاؤ" ۔۔۔ ہاگر نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"سنو ہاگر ۔۔۔ ہمیں معلوم ہے کہ تم نے لڑکی کو کافرستان سمگل کرا دیا تھا اس لئے جھوٹ بولنے کی ضرورت نہیں ۔۔۔ ورنہ تمہارا وہ حشر کیا جائیگا کہ تم مر بھی نہ سکو گے اور جی بھی نہ سکو گے" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"نہیں نہیں ۔۔۔ یہ غلط ہے ۔۔۔ یہ جھوٹ ہے ۔۔۔ میں نے اسے کافرستان سمگل نہیں کرایا ۔۔۔ مجھے ایک آدمی نے لمبی رقم کے عوض یہ کام دیا تھا۔ میں نے کر دیا ۔۔۔ بس اس سے زیادہ میں کچھ نہیں جانتا۔ تم یقین کرو کہ میں اس سے زیادہ کچھ نہیں جانتا" ۔۔۔ ہاگر نے چیختے ہوئے کہا۔

"جوزف ۔۔۔ سرخ مرچیں لے آؤ اور لا کر اس کے زخموں پر چھڑک دو ۔۔۔ میں دیکھتا ہوں کہ یہ کتنی اور تکلیف برداشت کر سکتا ہے" ۔۔۔ عمران نے اس بار جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس" ۔۔۔ جوزف نے کہا اور تیزی سے اسی الماری کی طرف بڑھ گیا جس میں سے جوانا نے کوڑا نکالا تھا۔

"یہ ۔۔۔ یہ کیا کر رہے ہو ۔۔۔ میں سچ کہہ رہا ہوں ۔۔۔ جب میں سچ کہہ رہا ہوں تو تم یقین کیوں نہیں کرتے" ۔۔۔ ہاگر نے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"سچ ابھی سامنے آ جائے گا ۔۔۔ فکر مت کرو ۔۔۔ میں تمہارے ساتھ تمہارے سٹینڈرڈ کا ہی سلوک کر رہا ہوں۔ ورنہ یہاں تو ایسے ایسے آلات بھی موجود ہیں جو ایک لمحے میں تم سے سچ اگلوا لیں" ۔۔۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔ ہاگر پر تشدد کرتے ہوئے اس کا انداز اس قدر سرد تھا کہ ٹائیگر تو ٹائیگر، جوانا کے لئے بھی عمران کا یہ انداز حیران کن تھا۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں" ۔۔۔ ہاگر نے کہا۔

"جوزف ۔۔۔ ایک ایک زخم پر مرچیں ڈالو ۔۔۔ میں دیکھتا ہوں کہ اس میں کتنی قوت برداشت ہے" ۔۔۔ عمران نے سرد لہجے میں جوزف سے کہا جو سرخ پسی ہوئی مرچوں کی بڑی سی بوتل اٹھائے کھڑا تھا۔

"رک جاؤ ۔۔۔ رک جاؤ ۔۔۔ میں بتاتا ہوں ۔۔۔ رک جاؤ ۔۔۔ جب مرنا ہی ہے تو پھر سسک سسک کر تو نہ مروں" ۔۔۔ ہاگر نے جوزف کو بوتل کا ڈھکن کھولتے دیکھ کر چیخ کر کہا۔

بولتے جاؤ" ۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"مجھے یہ کام دارالحکومت کے تساؤ نے دیا تھا ۔۔۔۔ اس نے مجھے کہا تھا کہ لڑکی کو اس طرح اٹھانا ہے کہ سب یہی سمجھیں کہ یہ عام سے غنڈوں کی حرکت ہے ۔۔۔۔ پھر لڑکی کو فوری طور پر کافرستان کے سرحدی گاؤں کاکون پہنچا دیا جائے۔ اس نے مجھے بہت بھی رقم دی تھی ۔۔۔۔ میں نے اس سے کہا تھا کہ وہ خود یہ کام کیوں نہیں کرتا تو اس نے مجھے بتایا تھا کہ یہاں وہ نظروں میں رہتا ہے ۔۔۔۔ وہ مجھ سے یہ کام اس لئے کرانا چاہتا ہے کہ پولیس یہیں دارالحکومت میں ہی ٹکریں مارتی رہ جائے اس کے ساتھ ساتھ اس نے مجھے ہدایت کی تھی کہ میرے جو آدمی اغوا کرنے میں استعمال ہوں گے انہیں بھی کسی حادثے میں ختم کرانا ہوگا اور اس کے لئے اس نے مجھے علیحدہ رقم دی تھی ۔۔۔۔ چنانچہ میں نے اپنے چار آدمی کار میں یہاں بھیجے ۔۔۔۔ انہوں نے پہلے لڑکی کو بس سٹاپ سے اٹھانے کا ڈرامہ کیا لیکن پھر خود ہی چلے گئے تاکہ یہ تاثر قائم ہو سکے کہ یہ کام عام غنڈوں کا ہے ۔۔۔۔ پھر رات کو اس لڑکی کے گھر سے ہم نے اُسے اغوا کیا ۔۔۔۔ میرے آدمی لڑکی کو بیہوش کر کے ڈگاب لے آئے جہاں سے میں نے آسانی سے اُسے کافرستان کے سرحدی گاؤں کاکون بھجوا دیا ۔۔۔۔ اس کے بعد میں نے ان آدمیوں کو ایک کار حادثے میں ختم کرا دیا تھا ۔۔۔۔ تساؤ نے مجھے دھمکی دی تھی کہ اگر کبھی میں نے اس سلسلے میں زبان کھولی تو وہ مجھے میرے پورے خاندان سمیت بھون ڈالے گا اور وہ ہے بھی ایسا ہی آدمی ۔۔۔۔ بس یہ ہے ساری بات" ۔۔۔۔ ہاگر نے آخر کار زبان کھولتے ہوئے کہا۔

"وہاں کاکون میں کس جگہ اور کس نے اس لڑکی کو وصول کیا تھا" ۔۔۔۔؟ عمران نے پوچھا۔

"راجندر سنگھ کے ڈیرے پر راجندر سنگھ نے۔ راجندر سنگھ کاکون کا چودھری ہے وہ بہت بڑا سمگلر ہے" ۔۔۔۔ ہاگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹائیگر ۔۔۔۔ یہ تساؤ کون ہے" ۔۔۔۔؟ عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"ایک عام سا بدمعاش ہے ۔۔۔۔ میں تو حیران ہوں کہ یہ تساؤ کو اتنا بڑا غنڈہ بتا رہا ہے جب کہ وہ ایک معمولی سا بدمعاش ہے ۔۔۔۔ ڈراگون کلب کا منیجر ہے" ۔۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"نہیں ۔۔۔۔ وہ بہت خطرناک آدمی ہے ۔۔۔۔ اس نے پیشہ ور قاتلوں اور مخبروں کا بہت بڑا گینگ بنایا ہوا ہے۔ اس کے کافرستان کے بڑے بڑے مجرموں سے خصوصی تعلقات ہیں" ۔۔۔۔ ہاگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جوانا ۔۔۔۔ تم ٹائیگر کے ساتھ جاؤ اور اس تساؤ کو اغوا کر کے یہاں لے آؤ" ۔۔۔۔ عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے ٹائیگر اور جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مم ۔ مم ۔۔۔۔ میری بینڈیج کرا دو ۔۔۔۔ میں نے تمہیں سب کچھ بتا دیا ہے" ۔۔۔۔ ہاگر نے منت بھرے لہجے میں کہا۔ عمران نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا اور ڈارک روم سے باہر آ گیا۔

عمران ڈارک روم سے نکل کر ٹیلیفون والے کمرے میں آ گیا۔ جس انداز سے یہ واردات سامنے آئی تھی اس سے یہی معلوم ہوتا تھا کہ یہ عام سی

غنڈہ گردی کی واردات نہیں ہے بلکہ اس کے پیچھے کوئی بڑا راز پنہاں ہے اور اب اُسے اس راز سے پردہ ہٹانا تھا۔

اس نے ٹیلیفون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ۔ نائٹران اٹنڈنگ" ——— رابطہ قائم ہوتے ہی کافرستان میں سیکرٹ سروس کے فارن ایجنٹ نائٹران کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو" ——— عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر" ——— دوسری طرف سے نائٹران کا لہجہ یکلخت مودبانہ ہو گیا۔

"آج سے تقریباً ایک ہفتہ قبل ایک یونیورسٹی کی ندرت نامی طالبہ کو پاکیشیا دارالحکومت سے اغوا کر کے کافرستان اور پاکیشیا کے سرحدی گاؤں کاکون میں کسی راجندر سنگھ کے ڈیرے پر پہنچایا گیا ——— تم فوری طور پر یہ معلوم کرو کہ راجندر سنگھ کون تھا اور لڑکی اب کہاں ہے ——— پوری تفصیلات معلوم کر کے جواب دو" ——— عمران نے مخصوص لہجے میں نائٹران کو ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"سر ——— اگر اس لڑکی کا حلیہ معلوم ہو جائے تو زیادہ بہتر ہے کیونکہ اکثر لڑکیوں کی سمگلنگ ہوتی رہتی ہے" ——— نائٹران نے قدرے ہچکچاتے ہوئے انداز میں کہا اور جواب میں عمران نے ندرت کا حلیہ تفصیل سے بتا دیا۔

"یس سر" ——— دوسری طرف سے نائٹران نے کہا اور عمران نے کریڈل دبایا اور پھر دانش منزل کال کرنے لگا۔

"ایکسٹو" ——— دوسری طرف سے بلیک زیرو کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں طاہر ——— میں نے یہاں رانا ہاؤس سے ٹران کو ایکسٹو کے طور پر چند معلومات حاصل کرنے کی ہدایت کی ہے۔ یسے ہی وہ رپورٹ دے ——— تم نے مجھے یہاں رانا ہاؤس میں رپورٹ دینی ہے ——— اگر رپورٹ آنے سے پہلے میں فارغ ہو گیا تو پھر میں خود ہی دانش منزل آ جاؤں گا لیکن یہ خیال رکھنا کہ شاید یہاں اس وقت یگر موجود ہو" ——— عمران نے کہا۔

"یس سر" ——— بلیک زیرو نے مودبانہ لہجے میں جواب دیا اور عمران نے رسیور رکھ دیا اور ڈارک روم میں واپس آ گیا۔ باگر اسی طرح کرسی میں جکڑا کراہ رہا تھا جب کہ جوزف وہاں موجود تھا۔

"مم ۔ مم ——— میری حالت خراب ہو رہی ہے ——— پلیز۔ مجھے پانی پلوا دو" ——— باگر نے عمران کو دیکھتے ہی منت بھرے لہجے میں کہا ور عمران نے جوزف کو اُسے پانی پلانے کا کہا اور خود کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کی پیشانی کی شکنیں بتا رہی تھیں کہ وہ اس وقت کسی گہری سوچ میں گم ہے۔

"میرے متعلق کیا فیصلہ کیا ہے تم نے" ——— باگر نے پانی پینے کے بعد عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"تساؤ کو آ جانے دو ——— اگر تمہاری بات کی تصدیق ہو گئی تو پھر سوچوں گا" ——— عمران نے جواب دیا اور باگر ہونٹ دبا کر خاموش ہو گیا۔

کافی دیر کے بعد باہر سے قدموں کی آواز سنائی دی اور چند لمحوں بعد ٹائیگر اور جوانا اندر داخل ہوئے۔ جوانا کے کاندھے پر ایک درمیانے جسم کا آدمی لدا ہوا تھا۔

"اسے اس باگر کے ساتھ کرسی پر جکڑ دو اور پھر ہوش میں لے آؤ۔"

عمران نے سرد لہجے میں کہا اور جوانا ہاگر کے ساتھ موجود دوسری کرسی کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے کاندھے پر لدے ہوئے آدمی کو کرسی پر ڈالا اور پھر راڈز اونچے کر کے اسے راڈز میں جکڑ دیا۔

"یہی ہے تساؤ" ——— عمران نے ہاگر سے مخاطب ہو کر کہا اور ہاگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"کوئی پرابلم" ——— ؟ عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"نہیں سر ——— آسانی سے قابو میں آ گیا ہے" ——— ٹائیگر نے جواب دیا۔

اسی لمحے جوانا نے تساؤ کا منہ اور ناک بند کر کے اسے ہوش دلایا اور پھر پیچھے ہٹ گیا۔ تساؤ نے ہوش میں آتے ہی کراہتے ہوئے اٹھنے کی کوشش کی۔ پھر ادھر ادھر دیکھا۔ دوسرے لمحے سامنے کھڑے ٹائیگر کو دیکھ کر وہ چونک پڑا۔ اس کے ساتھ ہی اس کی نظریں جیسے ہی ہاگر پر پڑیں اس کا جسم ایک بار پھر تڑپ اٹھا لیکن جلد ہی وہ نارمل ہو گیا۔

"تم ——— تم کون ہو ——— اور میں کہاں ہوں" ——— تساؤ نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا کیونکہ وہی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا جبکہ باقی سب کھڑے تھے۔

"ہاگر کو پہچانتے ہو تساؤ" ——— عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"ہاں ——— یہ دگاب میں کام کرتا ہے لیکن ———" تساؤ نے جواب دیا مگر فقرہ مکمل کرنے سے پہلے ہی خاموش ہو گیا۔

"اس نے دارالحکومت سے ایک لڑکی ندرت کو اغوا کرایا تھا اور یہ کام تم نے اسے دیا تھا ——— بولو۔ کس کے کہنے پر تم نے ہاگر سے یہ کام

دلایا تھا" ——— عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"مم ——— مم ——— میرا کسی کے اغوا سے کیا تعلق ——— میں تو ہوٹل کا مینجر ہوں ——— میں نے تو زندگی بھر ایسا کام نہیں کیا اور نہ ہی ہاگر کو کوئی کام دیا ہے ——— میں تو صرف اس کے بارے میں اتنا جانتا ہوں کہ یہ دگاب کا رہنے والا ہے" ——— تساؤ نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"ہاگر کے جسم پر موجود زخم دیکھے ہیں تم نے ——— یہ کوڑوں کے نشانات ہیں ——— اور تم بہرحال اس سے زیادہ سخت جان نہیں ہو۔ اس لئے آخری بار کہہ رہا ہوں کہ جو کچھ میں نے پوچھا ہے اس کا صحیح صحیح جواب دے دو" ——— عمران کا لہجہ اور زیادہ سرد ہو گیا۔

"جب میں کچھ جانتا ہی نہیں تو بتاؤں کیا" ——— تساؤ نے کہا۔

"جوزف ——— اس کے جسم پر خنجر سے زخم ڈالو اور پھر ان زخموں میں سرخ مرچیں بھر دو" ——— عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا اور جوزف سر ہلاتا ہوا دوبارہ الماری کی طرف بڑھ گیا۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں ——— تمہیں ضرور کوئی غلط فہمی ہوئی ہے" ——— تساؤ نے چیختے ہوئے کہا مگر عمران نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔ اس دوران جوزف واپس مڑ کر تساؤ کے قریب پہنچ چکا تھا اس کے ایک ہاتھ میں تیز دھار خنجر اور دوسرے ہاتھ میں مرچوں والی بوتل تھی۔

"بتا دو تساؤ ——— سب کچھ بتا دو ——— یہ لوگ انتہائی سرد مہرانہ انداز میں تشدد کرتے ہیں ——— بتا دو۔ شاید اس طرح کچھ معافی ہو جائے" ——— ہاگر نے تساؤ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیا بتاؤں ——— میں کچھ جانتا ہی نہیں" ——— تساؤ نے جواب دیا مگر

جیسے ہی اس کا فقرہ مکمل ہوا، جوزف کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور کمرہ تساؤ کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ جوزف کے خنجر نے اس کے بازو میں گہرا زخم ڈال دیا تھا۔ جوزف نے خنجر واپس کھینچا اور دوسرا وار اس کے دوسرے بازو پر کر دیا۔ تساؤ کے حلق سے مسلسل چیخیں نکل رہی تھیں۔

"مرچیں ڈال دو ان زخموں میں"۔۔۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا اور جوزف نے خنجر نیچے رکھا اور پھر بوتل کا ڈھکن کھول کر اس نے ایک جھٹکے سے بوتل میں موجود سرخ مرچیں باری باری اس کے بازوؤں کے زخموں میں انڈیل دیں اور کمرہ تساؤ کی بھیانک چیخوں سے گونج اٹھا۔ اس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے بری طرح مسخ ہو گیا تھا اور اس کا پورا جسم ماہی بے آب کی طرح کرسی پر تڑپ رہا تھا۔

"تیسرا زخم ڈالو اور مرچیں بھر دو۔۔۔ جب تک یہ زبان نہ کھولے زخم ڈالتے رہو اور مرچوں سے بھرتے رہو۔۔۔ اور جب بول پڑے تو زخموں پر دوا ڈال کر انہیں ٹھنڈا کر دو"۔۔۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا اور جوزف نے سر ہلاتے ہوئے جھک کر فرش پر پڑا ہوا خون آلود خنجر اٹھا لیا۔

"رک جاؤ۔۔۔ رک جاؤ۔۔۔ میں بتاتا ہوں۔۔۔ یہ خوفناک عذاب ہے۔۔۔ یہ عذاب مجھ سے برداشت نہیں ہو رہا۔۔۔ مجھے اس عذاب سے نجات دلاؤ"۔۔۔ تساؤ نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"مرچوں کی تیزی ختم کرنے والی دوا اٹھا لائے تھے الماری سے"۔۔۔؟ عمران نے جوزف سے پوچھا۔

"یس باس"۔۔۔ جوزف نے جواب دیا۔

"او۔کے۔۔۔ دونوں زخموں پر دوا ڈال دو"۔۔۔ عمران نے کہا اور جوزف نے خنجر اور مرچوں والی بوتل زمین پر رکھ کر جیب سے ایک سپرے پمپ سا نکالا اور دوسرے لمحے اس نے سفید رنگ کی دوا تساؤ کے دونوں زخموں پر سپرے کر دی اور پھر بری طرح تڑپتے ہوئے تساؤ کا تڑپنا ختم ہوتا چلا گیا۔ اس کا تکلیف کی شدت سے مسخ ہوا چہرہ بھی بحال ہوتا چلا گیا اور باہر کو نکلی ہوئی آنکھیں بھی تیزی سے واپس اپنی جگہ پر جانے لگیں۔

"یہ آخری چانس ہے تمہارے لئے۔۔۔ اس کے بعد کوئی چانس نہ ہوگا"۔۔۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"شش۔۔۔ شش۔۔۔ شکریہ۔۔۔ تم نے واقعی انتہائی خوفناک عذاب دیا ہے مجھے۔۔۔ کاش! میں ہاگر کی بات مان جاتا۔۔۔ بہرحال میں بتاتا ہوں۔۔۔ مجھے یہ کام کافرستان کے ایک آدمی راجندر سنگھ نے دیا تھا۔ وہ بہت بڑا سمگلر ہے اور لڑکیوں کا دھندا بھی کرتا ہے۔۔۔ اس نے مجھے خاص طور پر کہا تھا کہ اس کام کو میں اس طرح کروں کہ یہ عام سے غنڈوں کی واردات ظاہر ہو۔۔۔ اور دوسرا یہ کہ اس واردات کا کوئی کلیو کبھی بھی دارالحکومت کی پولیس یا انٹیلی جنس کو نہ مل سکے چنانچہ میں نے ہاگر سے رابطہ کیا اور ہاگر نے یہ کام کر دیا۔۔۔ لڑکی کو میری ہدایت کے مطابق کافرستان کے سرحدی گاؤں کا کون پہنچا دیا گیا جہاں راجندر سنگھ نے اسے وصول کر لیا اور اس طرح کام مکمل ہو گیا"۔۔۔ تساؤ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ راجندر سنگھ وہیں گاؤں میں ہی رہتا ہے" ۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"نہیں ۔۔ وہ اس گاؤں کا چودھری ضرور ہے اور وہاں آتا جاتا بھی رہتا ہے لیکن اس کا مستقل ٹھکانہ کافرستان کے دارالحکومت کے اشوک ہوٹل میں ہے ۔۔۔ وہ اسی کا ہوٹل ہے۔ بہت بڑا سمگلر ہے اور ہر قسم کی سمگلنگ میں ملوث رہتا ہے" ۔۔۔ تساؤ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہیں اندازہ ہے کہ اس نے اس لڑکی کو اس انداز میں کیوں اغوا کرایا ۔۔۔ اور تمہیں اس نے اس کے بارے میں کیا تفصیلات دی تھیں"۔ عمران نے پوچھا۔

"مجھے اس نے اپنے ایک آدمی کے ذریعے اس لڑکی کا فوٹو بھیجا اور ساتھ ہی اس کا یونیورسٹی کا پتہ اور گھر کا پتہ بھی دیا ۔۔۔ باقی کام میرے آدمیوں نے کر لیا اور پھر میرے آدمیوں نے ناگر کے آدمیوں کو اس کی نشاندہی کر دی" ۔۔۔ تساؤ نے جواب دیا۔

"میں نے پوچھا تھا کہ راجندر سنگھ نے یہ واردات اس خاص طریقے سے کیوں کرائی ہے" ۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم ۔۔۔ ہو گا کوئی چکر" ۔۔۔ تساؤ نے جواب دیا۔

"کیا پہلے بھی اس نے یہاں سے لڑکیاں اٹھوائی ہیں" ۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"نہیں ۔۔ یہاں اس کا صرف منشیات کا دھندا ہے اور میں یہاں اس کا آدمی ہوں ۔۔۔ اس نے لڑکی والا کام مجھے پہلی بار بتایا تھا" ۔۔۔ تساؤ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس راجندر سنگھ کا حلیہ بتاؤ" ۔۔۔ عمران نے پوچھا اور تساؤ نے اس کا حلیہ بتا دیا۔

"اوکے ۔۔ چونکہ تم دونوں نے بہرحال ایک بھیانک ترین جرم کیا ہے اس لئے تم دونوں کی سزا موت ہے" ۔۔۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"ہمیں معاف کر دو ۔۔۔ ہم وعدہ کرتے ہیں کہ آئندہ کبھی جرم نہ کریں گے" ۔۔۔ ان دونوں نے بیک آواز ہو کر منت کرنی شروع کر دی۔

"ان دونوں کو ختم کر دو جوزف ۔۔۔ اور لاشوں کو برقی بھٹی میں ڈال دو" ۔۔۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا اور تیزی سے مڑ کر ڈارک روم سے باہر نکل گیا۔ ابھی وہ ٹیلیفون والے کمرے کے قریب پہنچا ہی تھا کہ گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی اور عمران نے کمرے میں داخل ہو کر رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران بول رہا ہوں" ۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ایکسٹو" ۔۔۔ دوسری طرف سے بلیک زیرو نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر" ۔۔۔ عمران نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"ناٹران نے رپورٹ دی ہے کہ راجندر سنگھ کاکون گاؤں میں موجود نہیں ہے اور اس کے آدمیوں کے مطابق وہ ملک سے باہر گیا ہوا ہے۔ لڑکی کے متعلق اس کی رپورٹ یہ ہے کہ وہ لڑکی وہاں پہنچائی ضرور گئی تھی مگر پھر راجندر سنگھ اسے ساتھ لے کر چلا گیا ۔۔۔ اس کے بعد اس کا پتہ نہیں چل سکا" ۔۔۔ بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ——— اب مجھے خود کافرستان جانا پڑے گا۔
میں آپ کو پھر تفصیلات بتا دوں گا" ——— عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔
اور پھر وہ کمرے سے نکل کر باہر برآمدے میں آیا تو وہاں ٹائیگر اور جوانا
موجود تھے۔

"ٹائیگر ——— تم تیار رہنا۔ ہو سکتا ہے تمہیں فوری طور پر کافرستان
جانا پڑے ——— اور جوانا۔ تم جوزف کو بھی کہہ دینا۔ تمہیں بھی شاید ساتھ
جانا ہو ——— میں تمہیں اطلاع کر دوں گا" ——— عمران نے کہا اور
پھر پورچ میں کھڑی اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد اس کی
کار تیزی سے رانا ہاؤس سے نکل کر دانش منزل کی طرف بڑھی چلی
جا رہی تھی۔

"اگر یہ مکمل ہو جائے تو اس سے واقعی ایک خوفناک ہتھیار تیار ہو سکتا
ہے" ——— میز کی دوسری طرف بیٹھے ہوئے ایک بوڑھے سے آدمی
نے سامنے میز پر رکھے کاغذات پر سے سر اٹھاتے ہوئے دوسری طرف
بیٹھے ہوئے ادھیڑ عمر سے مخاطب ہو کر کہا۔
"یس ڈاکٹر کلائیڈ ——— بعض اوقات تو عام سے لوگوں کی طرف سے
ایسے آئیڈیے مل جاتے ہیں کہ عقل حیران رہ جاتی ہے
آپ خود سوچیں کہ آزاد حالت میں اس قدر طاقتور کلورین تیار کرنے کا
فارمولا آج تک نہیں بن سکا ——— جبکہ یہ انتہائی سادہ سا فارمولا ہے
اور قابل عمل بھی ہے" ——— ڈاکٹر رالف نے کہا۔
"عام سے لوگوں سے کیا مطلب ——— کیا یہ تمہارا آئیڈیا نہیں ہے
ڈاکٹر رالف" ——— ؟ بوڑھے نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔
"ارے نہیں ڈاکٹر کلائیڈ ——— یہ میرا آئیڈیا نہیں ہے۔ یہ تو پاکیشیا

کی ایک یونیورسٹی کی ریسرچ سکالر لڑکی کا آئیڈیا ہے" ـــــــ ڈاکٹر رالف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پاکیشیا کی ایک یونیورسٹی کی ریسرچ سکالر لڑکی کا آئیڈیا ـــــــ کیا مطلب ـــ اس قدر انقلابی آئیڈیا کسی عام سی لڑکی کا کیسے ہو سکتا ہے ـــ اور وہ بھی پاکیشیا جیسے پس ماندہ ملک کی لڑکی کا ـــــــ نہیں ـ ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے" ـــــــ ڈاکٹر کلائیڈ نے یقین نہ آنے والے لہجے میں کہا۔

"ذہانت کسی ملک سے مخصوص نہیں ہوتی ڈاکٹر ـــ اور انقلابی ایجادات اسی طرح ظہور پذیر ہوتی ہیں" ـــــــ ڈاکٹر رالف نے کہا۔

"لیکن تمہیں کیسے علم ہوا ـــ تم نے اسے کیسے حاصل کیا ـــ تم تو شاید کبھی بھی پاکیشیا نہیں گئے" ـــــــ؟ ڈاکٹر کلائیڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اسے بھی اتفاق ہی سمجھو ڈاکٹر ـــــــ میری ملاقات ڈاکٹر ہنری آرنلڈ سے ہوئی۔ اس نے پاکیشیا میں ہونے والی ایک سائنس کانفرنس میں شرکت کی تھی ـ وہاں یہ لڑکی اپنے ساتھیوں کے ساتھ ڈاکٹر ہنری آرنلڈ سے ملی اور پھر وہاں کسی موضوع پر ہونے والی بحث کے دوران اس لڑکی نے اس آئیڈیے کا ذکر کیا ـــــــ ڈاکٹر آرنلڈ اس آئیڈیے پر چونک پڑا۔ چنانچہ اس نے یونیورسٹی جا کر اس لڑکی سے خصوصی ملاقات کی ـــــــ اس لڑکی نے اسے اپنی ریسرچ کے کچھ حصے بھی دکھائے۔ ڈاکٹر آرنلڈ اس سے بے حد متاثر ہوا۔ لیکن چونکہ اس کی فیلڈ گیسز نہ تھی اس لیے اس نے بس اس لڑکی کی ذہانت کی تعریف کی حد تک ہی

معاملہ رکھا۔ لیکن آپ جانتے ہیں کہ مجھے ایسی چیزوں سے بے پناہ دلچسپی رہتی ہے اس لئے میں ڈاکٹر آرنلڈ کی بات سُن کر چونک پڑا۔ پھر میں نے ڈاکٹر آرنلڈ سے اس بارے میں تفصیلات حاصل کیں، اس لڑکی کے بارے میں ابتدائی معلومات کیں اور میں نے فیصلہ کر لیا کہ اس ریسرچ کو حاصل کروں گا ـــــــ چنانچہ میں نے حکومت سے رابطہ کیا اور حکومت کے ایک خاص ادارے کی خدمات حاصل کیں ـــــــ اس ادارے نے مزید تحقیقات کیں اور پھر اس لڑکی کو اغوا کرا کر میرے پاس بھجوا دیا ـــــــ لڑکی نے پہلے تو کچھ نہ بتایا لیکن جب میں نے اُسے اس ادارے کے ایک ٹارچر ہال کی سیر کرائی تو اس نے مجھے سب کچھ بتا دیا ـــــــ ریسرچ پیپرز وہیں یونیورسٹی میں موجود تھے چنانچہ میں نے اس ادارے کی مدد سے وہ ریسرچ پیپرز حاصل کر لئے" ـــــــ ڈاکٹر رالف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ لڑکی اب کہاں ہے" ـــــــ؟ ڈاکٹر کلائیڈ نے پوچھا۔

"میں نے اُسے واپس بھجوا دیا ہے" ـــــــ ڈاکٹر رالف نے جواب دیا تو ڈاکٹر کلائیڈ بے اختیار چونک پڑا۔

"واپس بھجوا دیا ہے ـــــــ وہ کیوں ـــــــ اس طرح تو یہ فارمولا اوپن ہو سکتا ہے" ـــــــ ڈاکٹر کلائیڈ نے کہا۔

"تو کیا ہوا ـــــــ اوپن تو بہرحال ہونا ہے۔ آخر اس پر ریسرچ ہونی ہے اور اصل بات یہ ہے کہ وہ لڑکی انتہائی معصوم تھی اور بالکل میری متوفی مرحوم بیٹی ڈیسی کی طرح تھی۔ اس لئے میں نے اُسے واپس بھجوا دیا۔ ویسے بھی یہ صرف ایک آئیڈیا ہے اور ظاہر ہے وہاں پاکیشیا میں تو ایسی لیبارٹری بھی نہیں ہے کہ اس پر کام ہو سکے ـــــــ اور نہ وہاں کے

"سائنسدانوں کو اس سے کوئی دلچسپی ہو سکتی ہے" ـــ ڈاکٹر رالف
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"ٹھیک ہے ـــ لیکن تم نے اس کے حصول پر واقعی محنت کی ہے"
ڈاکٹر کلائیڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"ہاں ـــ اور آپ جانتے ہیں کہ میں نے یہ ساری محنت کیوں کی
ہے" ـــ ڈاکٹر رالف نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔
"اچھا ـ کیا کوئی خاص مقصد ہے" ـــ ڈاکٹر کلائیڈ نے چونک کر پوچھا۔
"صرف اتنا کہ آپ اس پر کام سرکاری طور پر میری لیبارٹری کو ریفر کر دیں۔
میں خود اس پر کام کرنا چاہتا ہوں" ـــ ڈاکٹر رالف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"اوہ ـ واقعی ٹھیک ہے۔ بہرحال یہ تمہاری ہی دریافت ہے اس لئے
وعدہ رہا کہ یہ تمہارے تحت ہی مکمل ہوگا" ـــ ڈاکٹر کلائیڈ نے جواب دیا۔
"شکریہ ـــ مجھے آپ سے یہی امید تھی" ـــ ڈاکٹر رالف نے تشکرانہ لہجے
میں کہا اور پھر کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔
"میری طرف سے پیشگی مبارکباد قبول کرو ڈاکٹر رالف" ـــ ڈاکٹر کلائیڈ
نے کرسی سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور ڈاکٹر رالف نے شکریہ ادا کیا
اور پھر مصافحہ کر کے وہ مڑا اور دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔ اس کے چہرے پر
بے پناہ مسرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

"اس عام سی لڑکی کو آخر کیوں اس طرح پراسرار انداز میں اغوا
کرایا گیا ہوگا" ـــ بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"یہی تو میں معلوم کرنا چاہتا ہوں۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ مجھے اس
راجندر سنگھ کے ساتھ خود بات کرنی ہوگی" ـــ عمران نے جواب دیتے
ہوئے کہا۔
عمران رانا ہاؤس سے سیدھا دانش منزل پہنچا تھا تاکہ کافرستان جانے
سے پہلے وہ بلیک زیرو کو تمام حالات بتا دے۔ کیونکہ اس کی عدم موجودگی
میں کوئی بھی مسئلہ کھڑا ہو سکتا تھا اور اگر بلیک زیرو کو اس کے کافرستان
جانے کے پروگرام کی تفصیل معلوم نہ ہوئی تو وہ پریشان ہو جائے گا۔
"لیکن آپ یہ کام ناٹران سے بھی تو کرا سکتے ہیں ـــ جب آپ کو
معلوم ہو گیا ہے کہ راجندر سنگھ وہاں دارالحکومت میں رہتا ہے تو ناٹران
اس سے سب کچھ معلوم کر لے گا" ـــ بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں ۔۔ اس کے لئے ناٹران کو پس منظر بتانا ہو گا اور تم جانتے ہو کہ سیکرٹ سروس کا یہ کام نہیں ہے کہ وہ اغوا شدہ لڑکیاں برآمد کرتی پھرے اور فی الحال مسئلہ یہی ہے ۔۔۔۔ میں ٹائیگر، جوزف اور جوانا کو ساتھ لے جانا چاہتا ہوں ۔۔۔۔ تم ضرورت پڑنے پر مجھ سے خصوصی ٹرانسمیٹر پر بات کر سکتے ہو" ۔۔۔۔ عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے سر ہلا دیا۔ مگر اسی لمحے میز پر رکھے ہوئے ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی۔ بلیک زیرو نے ہاتھ بڑھا کر ریسیور اٹھا لیا اور عمران بیرونی دروازے کی طرف مڑتے مڑتے رک گیا۔

"ایکسٹو" ۔۔۔۔ بلیک زیرو نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سلیمان بول رہا ہوں طاہر صاحب! ۔۔۔ صاحب ہیں یہاں" ۔؟ دوسری طرف سے سلیمان کی آواز سنائی دی۔ چونکہ لاؤڈر کی وجہ سے عمران نے سلیمان کی آواز سن لی تھی اور اسے معلوم تھا کہ سلیمان اشد ضرورت کے بغیر یہاں فون نہیں کرتا۔ اس لئے اس نے ہاتھ بڑھا کر ریسیور طاہر کے ہاتھ سے لے لیا۔

"کیا بات ہے سلیمان ۔۔۔ کیوں فون کیا ہے" ۔۔۔۔ ؟ عمران نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"سر داور کا فون آیا تھا۔ انہوں نے کہا ہے کہ جب بھی آپ فلیٹ پر آئیں آپ انہیں فوری فون کریں ۔۔۔۔ وہ آپ سے کوئی ضروری بات کرنا چاہتے ہیں ۔۔۔۔ میں نے سوچا کہ کوئی ایمرجنسی نہ ہو اس لئے میں نے یہاں فون کیا ہے" ۔۔۔۔ دوسری طرف سے سلیمان نے مودبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اچھا ۔۔ میں بات کر لیتا ہوں" ۔۔۔۔ عمران نے کہا اور ریسیور لئے واپس کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر اس نے سر داور کے خصوصی نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"داور بول رہا ہوں" ۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے سر داور کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں جناب! ۔۔۔ آپ نے فلیٹ فون کیا تھا" ۔۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں عمران بیٹے! ۔۔۔۔ میں نے تمہیں یہ اطلاع دینے کے لئے فون کیا تھا کہ اکبر علی کی لڑکی ندرت واپس آگئی ہے ۔۔۔۔ میں نے سوچا کہ تمہیں فوری اطلاع دے دی جائے تاکہ تم کہیں اس کی تلاش میں مزید پریشان ہوتے رہو" ۔۔۔۔ دوسری طرف سے سر داور نے کہا اور عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے ذہن میں دھماکہ ہوا ہو۔

"واپس آگئی ہے ۔۔۔ کب ۔۔۔ کیسے" ۔۔۔۔ ؟ عمران نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے تفصیل تو معلوم نہیں۔ اکبر علی کوٹھی آیا تھا اور اس نے وہاں میرے ملازم کو پیغام دیا اور ملازم نے فون کر کے مجھے بتایا ہے ۔۔ غنڈوں نے اسے چھوڑ دیا ہو گا اور کیا کہا جا سکتا ہے ۔۔۔۔ بہرحال تمہارا شکریہ۔ کیونکہ مجھے یقین ہے کہ تم نے اس سلسلے میں ضرور کوششیں کی ہوں گی" ۔ سر داور نے کہا۔

"اوہ نہیں جناب ۔۔۔ اس میں شکریہ کی کوئی بات نہیں ہے ۔۔ بہرحال اچھا ہوا کہ وہ خود ہی واپس پہنچ گئی ہے ۔۔۔۔ میں اس سے

جا کر ملتا ہوں ۔ واپسی تو ہو گئی لیکن ان غنڈوں کو بھی تو سزا ملنی چاہیئے۔"
عمران نے کہا۔

"جیسا تم مناسب سمجھو" ـــــ سرداور نے کہا اور عمران نے خدا حافظ
کہہ کر ریسیور رکھ دیا۔

"آپ خوامخواہ اتنے پریشان ہو رہے تھے" ـــــ بلیک زیرو نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں ـــ پریشان تو تھا لیکن بات میرے حلق سے نہیں اتر رہی کہ
جس لڑکی کو اس قدر اہتمام سے اغوا کرایا گیا ـــ پھر اُسے اس طرح خود
ہی واپس بھی بھجوا دیا گیا ـــــ ضرور کوئی خاص چکر ہے ۔ بہرحال ٹھیک
ہے ۔ میں اس سے ملتا ہوں ۔ اس کے بعد ہی صورت حال واضح ہو سکے
گی" ـــــ عمران نے کہا اور کرسی سے اُٹھ کر تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی
دروازے کی طرف بڑھ گیا ۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار اکبر علی کی رہائش گاہ
کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی ۔ عمران نے کار ایک کھلی جگہ پر روکی اور پھر کار
سے اتر کر وہ اس گلی کی طرف بڑھ گیا جس میں اکبر علی کا مکان تھا ۔ اس
نے کال بیل کا بٹن دبایا تو چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک بچہ باہر آ گیا۔

"اکبر علی صاحب ہیں" ـــــ ؟ عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں ـــ آپ کون صاحب ہیں" ـــــ بچے نے کہا۔

"میرا نام علی عمران ہے ـــــ میں نے ان سے ملنا ہے" ـــــ عمران
نے کہا تو بچہ سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا ۔ چند لمحوں بعد اکبر علی خود باہر آ گئے
ان کے چہرے پر بے پناہ مسرت تھی ۔

"اوہ ـــ اوہ ۔ آپ ـــــ میں آپ کے فلیٹ پر گیا تھا لیکن آپ کے

فلیٹ پر تالا لگا ہوا تھا ـــــ میں آپ کو اطلاع دینے گیا تھا کہ ندرت
خود بخود واپس آ گئی ہے اور اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے
اس کی عزت اور جان محفوظ رکھی ہے ـــــ اوہ ۔ آپ باہر کھڑے ہیں
آیئے اندر آ جایئے" ـــــ اکبر علی نے کہا اور پھر ایک طرف ہٹ گیا ۔
عمران مسکراتا ہوا اندر داخل ہوا ۔ وہ اکبر علی کی کیفیت کو سمجھتا تھا اس
لئے وہ مسکرا رہا تھا ۔

چند لمحوں بعد عمران کو ایک چھوٹے سے ڈرائنگ روم میں پہنچا دیا گیا
اور اکبر علی نے کسی بچے کو آواز دے کر مشروب لانے کے لئے کہا۔

"مجھے سرداور نے ابھی فون پر اطلاع دی ہے تو میں مبارک دینے
آ گیا ہوں ـــــ اور آپ کی یہ بات سن کر کہ ندرت بہن کی عزت اور
جان محفوظ رہی ہے ، مجھے دلی خوشی ہوئی ہے ـــــ کیا آپ ندرت بہن
سے مجھے ملوائیں گے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں ـــ کیوں نہیں ـــ میں بلاتا ہوں اُسے" ـــــ اکبر علی نے
مسرت بھرے لہجے میں کہا اور اُٹھ کر اندرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا ۔
تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے پیچھے ندرت موجود تھی ۔ عمران
اُٹھ کر کھڑا ہو گیا ۔

"یہ سرداور کے عزیز ہیں مسٹر علی عمران ـــــ اور سرداور نے تمہاری
تلاش کے لئے ان سے درخواست کی تھی ۔ یہ مبارک دینے آئے ہیں" ۔
اکبر علی نے ندرت سے عمران کا تعارف کراتے ہوئے کہا اور ندرت نے
بڑے اخلاق بھرے انداز میں عمران کو سلام کیا ۔

"آپ کا بے حد شکریہ کہ میری وجہ سے آپ کو تکلیف اٹھانی پڑی"

ندرت نے کہا۔

"تکلیف مجھے نہیں بلکہ آپ کی وجہ سے ان دونوں کو اٹھانی پڑی جنہوں نے آپ کو اغوا کرایا تھا" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اکبر علی اور ندرت دونوں چونک پڑے۔

"کیا ـــ آپ کیا کہہ رہے ہیں" ـــ اکبر علی نے حیران ہو کر پوچھا۔

"جی ہاں ـــ میں درست کہہ رہا ہوں۔ تحقیقات کے مطابق ندرت بہن کو دگاب کے ایک غنڈے ہاگر کے ذریعے باقاعدہ منظم طریقے سے اغوا کرایا گیا اور پھر انہیں دگاب لے جا کر کافرستان کے سرحدی گاؤں کاکون پہنچایا گیا ـــ جہاں ایک بہت بڑے سمگلر نے انہیں وصول کیا ـــ ہاگر نے بتایا ہے کہ اُسے یہ کام دارالحکومت کے ایک بدمعاش تساؤ نے دیا تھا اور جب تساؤ سے پوچھ گچھ ہوئی تو اس نے بتایا کہ اُسے یہ کام کافرستان کے کسی سمگلر نے دیا تھا۔ چنانچہ کافرستان کے اس سمگلر سے اب پوچھ گچھ ہونی تھی کہ سرداور کا فون آ گیا کہ ندرت بہن واپس آ گئی ہے۔ اس لئے میں یہاں آ گیا" ـــــ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کافرستان ـــ مگر ندرت بیٹی ـــ تم تو بتا رہی تھیں کہ تمہیں غنڈوں نے یہیں دارالحکومت میں ہی کسی تہہ خانے میں قید رکھا تھا ـــ اور وہ تمہاری رہائی کے بدلے میں مجھ سے تاوان لینا چاہتے تھے لیکن جب انہوں نے تحقیق کی تو پتہ چلا کہ میں کوئی بہت بڑا ٹھیکیدار نہیں ہوں ـــ متوسط طبقے سے تعلق رکھنے والا آدمی ہوں تو انہوں نے تمہیں خود ہی چھوڑ دیا" ـــ اکبر علی نے حیرت بھرے انداز میں ندرت کی طرف دیکھتے

ہوئے کہا۔

"جی ہاں ـــ میں نے جو کچھ بتایا ہے وہی درست ہے" ـــــ ندرت نے نظریں نیچی کئے آہستہ سے کہا۔

"تم شاید کسی خوف کی وجہ سے یہ سب کچھ کہہ رہی ہو ـــ تمہیں ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم مجھے کھل کر بتاؤ کہ تمہیں کہاں لے جایا گیا اور کیوں واپس بھجوا دیا گیا کیونکہ تمہارا کیس حکومت نے سرداور کی وجہ سے انتہائی اعلیٰ پیمانے پر ایک بہت بڑی خفیہ ایجنسی کے ذمے لگا دیا ہے۔ اور جیسے ہی اس ایجنسی کو معلوم ہوا کہ تم واپس آ گئی ہو تو وہ لازماً تم سے ساری معلومات حاصل کریں گے ـــ اور جو کچھ میں نے بتایا ہے وہ بھی درست ہے اور یہ ساری تحقیقات اسی ایجنسی نے کی ہیں۔ اس لئے ظاہر ہے کہ تمہاری یہ بات انہوں نے تسلیم نہیں کرنی ـــ اور میں تو تمہارا بھائی ہوں مگر وہ لوگ اصل بات جاننے کے لئے تمہیں مزید پریشان بھی کر سکتے ہیں ـــ اس لئے اگر تم مجھے تفصیل سے سب کچھ بتا دو تو میں انہیں مطمئن کر سکتا ہوں" ـــ عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا اور ندرت کا چہرہ یکلخت زرد پڑ گیا۔

"بیٹی گھبراؤ نہیں ـــ یہ عمران صاحب اپنے ہی آدمی ہیں۔ انتہائی شریف آدمی ہیں ـــ سرداور نے ان کی بے حد تعریف کی تھی ـــ کچھ مت چھپاؤ ورنہ ہو سکتا ہے کہ ہم کسی مزید پریشانی میں پھنس جائیں" ـــ اکبر علی نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم کہ مجھے کہاں لے جایا گیا تھا لیکن انہوں نے مجھ سے کوئی برا سلوک نہیں کیا ـــ خاص طور پر ڈاکٹر الف تو بے حد شفقت سے

مجھ سے پیش آتے رہے ہیں" ـــــ ندرت نے جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران ڈاکٹر رالف کا نام سن کر بے اختیار چونک پڑا کیونکہ یہ نام تو کافرستانی ہونے کی بجائے ایکریمیا اور یورپ کا تھا۔

"کون ڈاکٹر رالف ـــــ تفصیل بتاؤ ـــــ" عمران کا لہجہ لاشعوری طور پر سرد ہو گیا تھا اور ندرت چونک کر عمران کی طرف دیکھنے لگی۔ اس کے چہرے پر خوف کی ہلکی سی تہہ نظر آنے لگ گئی۔ شاید عمران کے سرد لہجے اور اس کے چہرے پر چھا جانے والی بے پناہ سنجیدگی نے اُسے خوف زدہ کر دیا تھا۔

"دیکھو ندرت! ـــــ تم ایک تعلیم یافتہ لڑکی ہو ـــــ اللہ تعالیٰ نے تمہاری جان اور عزت محفوظ رکھی ہے۔ یہ اس کی بڑی نعمت ہے لیکن تمہارے اغوا کی تحقیقات کے دوران بہت سے ایسے پرابلم سامنے آئے ہیں جن پر حکومت کو بے حد تشویش پیدا ہو گئی ہے ـــــ اس لئے تمہیں چاہیئے کہ تم کھل کر تعاون کرو" ـــــ عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"پرابلم ـــ کیا مطلب! ـــــ میری بیٹی تو عام سی لڑکی ہے۔ اس کے اغوا سے حکومت کو کیا پرابلم پیش آ سکتی ہے" ـــــ اکبر علی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ندرت کا اغوا ایک باقاعدہ منصوبے کے تحت کیا گیا ہے اور اس کے لئے منظم منصوبہ بندی کی گئی ہے۔ اس میں فی الحال ہمسایہ ملک کافرستان کا ہاتھ بھی سامنے آیا ہے اور اب ندرت کے بقول کوئی ڈاکٹر رالف بھی اس میں ملوث ہے۔ یہ نام ایسا ہے جس سے ظاہر ہوتا

ہے کہ معاملات بے حد گہرے ہیں" ـــــ عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"ندرت بیٹی ـــــ بہتری اسی میں ہے کہ تم کچھ نہ چھپاؤ۔ سب کچھ تفصیل سے بتا دو" ـــــ اکبر علی نے کہا۔

"میں جو کچھ جانتی ہوں بتا دیتی ہوں ـــــ مجھے جب یہاں سے اغوا کیا گیا تو مجھے بیہوش کر دیا گیا۔ پھر مجھے ہوش آیا تو میں ایک سجے سجائے کمرے میں موجود تھی ـــــ ایک ڈاکٹر اور چند نرسیں باقاعدہ میری دیکھ بھال کر رہی تھیں۔ پھر ایک باوقار سی شخصیت آئی۔ اس نے اپنا تعارف کرایا کہ اس کا نام ڈاکٹر رالف ہے اور وہ سائنسدان ہے۔ اس نے میرے اس طرح اغوا کئے جانے پر مجھ سے معذرت کی ـــــ اس نے مجھے کہا کہ صرف تمہارا تھوڑا سا تعاون درکار ہے اور اگر میں نے تعاون کیا تو مجھے انگلی بھی نہ لگائی جائے گی اور اس کے بعد وہ مجھے آرام کرنے کا کہہ کر چلا گیا ـــــ پھر دوسرے روز وہ آیا اور مجھے کہنے لگا کہ میں سپر کلورین کا فارمولا اُسے دے دوں ـــــ میں نے اُسے بتایا کہ میرے پاس کوئی فارمولا نہیں ہے تو وہ مجھے سمجھاتا رہا کہ اگر میں نے تعاون نہ کیا تو مجھے تکلیف ہو گی ـــــ لیکن میرے پاس واقعی کوئی فارمولا نہ تھا۔ اس نے مجھ پر سختی کی۔ اس کے دو آدمیوں نے مجھے تھپڑ مارے۔ میرے ہاتھوں میں ہتھکڑی ڈال دی اور پھر وہ مجھے ایک بڑے ہال کمرے میں لے گئے جہاں ایک عورت اور کئی مردوں پر انتہائی وحشیانہ انداز میں تشدد کیا جا رہا تھا ـــــ اس ڈاکٹر نے مجھے دھمکی دی کہ اگر میں نے اس کی بات نہ مانی تو میرا بھی یہی حشر ہو گا۔ میں خوف سے بیہوش ہو گئی اور جب مجھے ہوش آیا تو میں دوبارہ اسی کمرے میں تھی اور ڈاکٹر رالف مجھ سے آخری

فیصلہ پوچھنا چاہتا تھا ——— میں نے پھر وہی بات کی کہ میرے پاس فارمولا نہیں ہے۔ اس پر اس نے مجھ پر باقاعدہ جرح کی۔ تب یہ راز کھلا کہ وہ جسے فارمولا کہہ رہا تھا وہ دراصل سپر کلورین کے بارے میں میرا ایک آئیڈیا تھا جو صرف آئیڈیے کی حد تک ہی تھا البتہ اس پر کچھ پیپر ورک میں نے اپنے طور پر کیا تھا۔ وہ یہی پیپرز طلب کر رہا تھا ——— میں نے اس کی منت کی کہ وہ یہ پیپرز مجھ سے لے لے اور مجھے واپس میرے ماں باپ کے پاس بھجوا دے۔ اس نے وعدہ کیا تو میں نے اسے بتا دیا کہ یہ کاغذات یونیورسٹی کی لائبریری میں موجود میری الماری میں ہیں۔ میں نے اسے الماری کا نمبر بتا دیا ——— اس نے کہا کہ وہ یہ پیپرز حاصل کرنے کے بعد مجھے واپس بھجوا دے گا اور پھر تین روز بعد اس نے آ کر مجھے بتایا کہ کاغذات مل گئے ہیں اور وہ مجھے اب وعدے کے مطابق واپس بھجوا رہا ہے ——— اس کے بعد اس کے ایک آدمی نے مجھے انجکشن لگایا تو میں بیہوش ہو گئی اور اس کے بعد جب مجھے ہوش آیا تو میں ایک کمرے میں اکیلی موجود تھی وہاں اور کوئی آدمی نہ تھا ——— میں اس کمرے سے باہر نکلی تو یہ ایک مکان کا کمرہ تھا جس کا بیرونی دروازہ بھی کھلا ہوا تھا۔ میں باہر آئی تو یہ دیکھ کر حیران رہ گئی کہ میں اپنے ہی شہر کے ایک محلے میں تھی۔ میں وہاں سے نکلی اور رکشہ لے کر سیدھی گھر آ گئی ——— بس یہ ہے ساری بات“۔ ندرت نے اس بار سنبھلے ہوئے لہجے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”سپر کلورین کا آئیڈیا کیا تھا“ ——— عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

”وہ سائنسی آئیڈیا ہے ——— آپ سمجھ نہ سکیں گے“ ——— ندرت نے جواب دیا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

”تم یونیورسٹی میں کیا پڑھتی ہو“ ——— ؟ عمران نے پوچھا۔

”میں ایم۔ ایس۔ سی کے بعد سائنس ریسرچ کے شعبے میں کام کر رہی ہوں ——— گیسز میرا موضوع ہے اور میں ایم فل کرنے کی کوشش کر رہی ہوں“ ——— ندرت نے جواب دیا۔

”سپر کلورین سے تمہارا مطلب کہیں مرکری کلورائیڈ سے تو نہیں ——— جسے عام طور پر سپر کلورین کہا جاتا ہے اور موجودہ دور میں خلائی سائنس میں اسے بے حد اہمیت حاصل ہو گئی ہے ——— عمران نے کہا تو ندرت بے اختیار چونک پڑی۔

”اوہ ——— اوہ۔ آپ اس حد تک سائنس کو سمجھتے ہیں۔ مگر آپ ———“ ندرت نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”میں زیادہ پڑھا لکھا تو نہیں ہوں البتہ میں نے آکسفورڈ یونیورسٹی سے سائنس میں ڈاکٹریٹ کیا ہوا ہے“ ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ندرت بے اختیار اچھل کر کھڑی ہو گئی۔

”سائنس میں ڈاکٹریٹ ——— یعنی آپ ڈی۔ ایس۔ سی ہیں اور وہ بھی آکسفورڈ یونیورسٹی سے ——— اوہ ——— اوہ ——— پھر تو آپ بہت بڑے سائنسدان ہوئے“ ——— ندرت نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے اس کی بات پر یقین نہ آ رہا ہو۔ اکبر علی بھی حیرت سے اس کو دیکھ رہے تھے۔

”سرداور آپ کے دور کے عزیز ہیں ——— وہ اس وقت پاکیشیا تو کیا دنیا کے صف اول کے سائنسدانوں میں شمار ہوتے ہیں ——— میں انہیں ذاتی طور پر اپنا استاد سمجھتا ہوں ——— لیکن سرداور بھی جب کسی سائنسی

مسئلے میں مشکل میں پھنس جاتے ہیں تو وہ مجھ سے ہی مشورہ کرتے ہیں
عمران نے جواب دیا۔

"انکل سردار ــــ اوہ ـــ اوہ ــــ انہوں نے تو میری سرپرستی کی
تھی۔ ان کی وجہ سے ہی تو مجھے سائنس کا شوق پیدا ہوا تھا ــــ بہرحال
میں معذرت خواہ ہوں عمران صاحب! ــــ کہ میں نے آپ سے سائنس
نہ جاننے کی بات کی" ــــ ندرت نے کہا اور عمران ہنس پڑا۔

"سائنس تو واقعی مجھے نہیں آتی ــــ یہ تو بہت وسیع علم ہے۔ میں
اس کا صرف طالب علم ہوں ــــ بہرحال اب تم مجھے تفصیل سے بتاؤ
تمہارا سپر کلورین والا آئیڈیا کیا تھا اور ڈاکٹر رالف اس میں اس قدر دلچسپی کیوں
لے رہا تھا" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ باتیں کریں۔ میں معلوم کروں کہ ابھی تک مشروب کیوں نہیں
بھجوائے گئے" ــــ اکبر علی نے اٹھتے ہوئے کہا اور تیزی سے قدم
بڑھاتا اندرونی طرف چلا گیا۔ ندرت نے تفصیل سے عمران کو اپنے سپر کلورین
کے آئیڈیئے کے متعلق بتانا شروع کر دیا۔

"اوہ ــ خاصا انقلابی فارمولا ہے ــــ بالکل نیا اور سادہ ۔ ویری گڈ
اس کا مطلب ہے کہ تم میری توقع سے بھی زیادہ ذہین ہو۔ ورنہ اس
ٹائپ کا کلورین کا فارمولا آج تک نہیں بنایا جا سکا ــــ لیکن ڈاکٹر رالف
اس میں اتنی دلچسپی کیوں لے رہا تھا" ــــ عمران نے انتہائی تحسین آمیز
لہجے میں کہا۔

"جہاں تک میرا آئیڈیا ہے وہ شاید اس سے کوئی ہتھیار بنانا چاہتے
ہیں" ــــ ندرت نے جواب دیا اور عمران چونک پڑا۔

"ہتھیار ــــ اوہ ۔ واقعی اس سے خوفناک ہتھیار بن سکتا ہے ــــ
تمہارا آئیڈیا درست ہے۔ ایسا ہی ہوگا ــــ اسی لئے انہوں نے
تمہیں اس انداز میں اغوا کرایا تھا ــــ ویسے انہیں تمہارے اس آئیڈیئے کا
کیسے پتہ چلا ہوا" ــــ عمران نے کہا۔

"ڈاکٹر رالف نے خود اس کے بارے میں بتایا تھا ــــ یہاں انٹرنیشنل
سائنس کانفرنس ہوئی تھی۔ وہاں میں اور میرے یونیورسٹی کے ساتھی بھی گئے
تھے۔ وہاں ایکریمیا سے ایک مشہور سائنسدان ڈاکٹر ہنری آرنلڈ بھی آئے تھے۔
ان سے ہم نے ملاقات کی۔ وہاں میں نے اپنے اس آئیڈیئے کی بات کی
ڈاکٹر آرنلڈ نے اس میں بے حد دلچسپی لی۔ پھر وہ خصوصی طور پر یونیورسٹی آئے
وہاں میں نے اپنے پیپر ورک کے کچھ حصے انہیں دکھائے۔ انہوں نے
پیشکش کی کہ اگر میں چاہوں تو وہ مجھے ایکریمیا لے جا سکتے ہیں جہاں مجھے
بہترین اداروں میں کام کرنے کا موقع مل سکتا ہے لیکن میں نے انکار کر دیا
کیونکہ ہمارا خاندانی ماحول ایسا ہے کہ میں اکیلی ایکریمیا نہیں جا سکتی تھی ــــ
ڈاکٹر رالف نے ان کا ہی حوالہ دیا تو اس سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ ڈاکٹر
رالف کو ڈاکٹر ہنری آرنلڈ سے ہی معلوم ہوا ہوگا۔ ویسے وہ انتہائی شریف اور
اچھے آدمی ہیں ــــ ہو سکتا ہے میرا ہتھیار بنانے والا آئیڈیا غلط ہو" ــــ
ندرت نے جواب دیا۔ اتنی دیر میں اکبر علی خود ہی مشروبات لے کر واپس آ چکے
تھے۔ عمران نے مشروب کی بوتل ختم کی اور پھر کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اکبر علی
اور ندرت سے اجازت لے کر وہ مکان سے نکلا اور اپنی کار کی طرف بڑھ گیا اور
پھر اس کی کار تیزی سے واپس دانش منزل کی طرف دوڑنے لگی۔

سیاہ رنگ کی بڑی سی کار جیسے ہی عمارت کے گیٹ میں داخل ہوئی۔ برآمدے میں موجود مسلح افراد تن کر کھڑے ہو گئے۔ کار پورچ میں آکر رک گئی اور پھر ڈرائیور نے نیچے اتر کر عقبی دروازہ کھولا اور عقبی دروازے سے ایک بوڑھا آدمی باہر آگیا۔ اسی لمحے برآمدے میں ایک اور ادھیڑ عمر آدمی نمودار ہوا اور تیزی سے چلتا ہوا برآمدے کی سیڑھیاں اتر کر کار کی طرف بڑھ

”خوش آمدید ڈاکٹر کلائیڈ ——— آپ کی اس طرح ہمارے پاس آمد ہمارے لئے اعزاز ہے“ ——— اس ادھیڑ عمر نے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

”شکریہ ڈاکٹر شمیر ——— آپ سے ملاقات کر کے مجھے ہمیشہ بے حد مسرت ہوتی ہے۔ کیونکہ آپ اسرائیل کے لئے جو گرانقدر خدمات سرانجام دیتے رہتے ہیں وہ واقعی شاندار ہیں“ ——— بوڑھے ڈاکٹر کلائیڈ نے مصافحہ کرتے ہوئے جواب دیا اور ادھیڑ عمر ڈاکٹر شمیر کا چہرہ چمک اٹھا۔ وہ دونوں ایک دوسرے کے

ساتھ چلتے ہوئے عمارت میں داخل ہو گئے اور پھر ایک اندرونی کمرے میں موجود ایک خفیہ لفٹ کے ذریعے وہ نیچے ایک اور کمرے میں پہنچ گئے۔ یہ کمرہ دفتر کے انداز میں سجا ہوا تھا اور ساؤنڈ پروف تھا۔

”ہاں! ——— اب فرمائیے ڈاکٹر کلائیڈ ——— آپ فون پر کس ہتھیار کی بات کر رہے تھے“ ——— ڈاکٹر شمیر نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”اوزون ہتھیار کا ——— دنیا کا سب سے خوفناک ہتھیار ——— ایسا ہتھیار جس کے سامنے دنیا کے تمام خوفناک اور تباہ کن ہتھیار بھی اگر اکٹھے کر لئے جائیں تو اس ہتھیار کے مقابلے میں ایسے ہیں جیسے ایٹم بم کے سامنے رائفل کی ایک گولی“ ——— ڈاکٹر کلائیڈ نے کہا اور ڈاکٹر شمیر کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

”یہ آپ جیسا آدمی کہہ رہا ہے ڈاکٹر کلائیڈ ——— اس لئے مجھے اس پر سو فیصد یقین ہے ورنہ یہی بات کوئی اور کرتا تو میں یقیناً اسے احمق ہی سمجھتا ——— کیا آپ اس ہتھیار کی کوئی تفصیل بتائیں گے“ ——— ڈاکٹر شمیر نے کہا۔

”ڈاکٹر شمیر ——— اگر کسی بھی ذریعے سے کسی بھی خاص علاقے پر موجود اوزون کی تہہ کو اچانک غائب کر دیا جائے تو کیا نتیجہ نکلے گا“ ——— ڈاکٹر کلائیڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اول تو ایسا ہونا ممکن نہیں ——— لیکن اگر اسے فرض کر لیا جائے تو میرے خیال میں پلک جھپکنے میں کرہ ارض کا وہ حصہ جہاں سے اوزون کی تہہ غائب ہو گی سورج کی الٹرا وائلٹ ریز سے تباہ و برباد ہو کر رہ جائے گا“ ——— ڈاکٹر شمیر نے جواب دیا۔

"میں اسی ہتھیار کی بات کر رہا تھا" ـــــ ڈاکٹر کلائیڈ نے جواب دیا۔

"مگر کیسے اوزون کی تہہ اچانک غائب ہو سکتی ہے اور پھر کس مخصوص حد تک ـــــ آخر یہ کیسے ممکن ہے ـــــ؟ مجھے حیرت ہے کہ آپ اتنے بڑے سائنسدان ہو کر ایسی بات کر رہے ہیں جس کے بارے میں کوئی عام آدمی بھی نہیں سوچ سکتا" ـــــ ڈاکٹر شمیر نے کہا اور ڈاکٹر کلائیڈ ہنس پڑے۔ اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک تہہ شدہ فائل نکالی اور اُسے ڈاکٹر شمیر کی طرف پھینک دیا۔

"اسے اطمینان سے پڑھو۔ میں تب تک کچھ پی لوں۔ پھر تفصیل سے بات ہو گی" ـــــ ڈاکٹر کلائیڈ نے کہا اور اٹھ کر ایک طرف ریک میں موجود شراب کی رنگ برنگی بوتلوں کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے ایک بوتل اٹھائی اور پھر ریک کے نچلے حصے میں موجود دو جام اٹھا کر وہ واپس اپنی کرسی کی طرف آ گیا۔ ڈاکٹر شمیر اس فائل کے مطالعے میں مصروف تھا۔ ڈاکٹر کلائیڈ نے بوتل کھولی اور دونوں جام بھر کر اس نے بوتل بند کی اور پھر ایک جام اٹھا کر ڈاکٹر شمیر کے سامنے رکھ دیا۔

"لو ساتھ ساتھ پیتے بھی رہو" ـــــ ڈاکٹر کلائیڈ نے کہا اور ڈاکٹر شمیر نے چونک کر فائل سے سر اٹھایا اور پھر مسکراتے ہوئے اس نے جام اٹھا لیا جب کہ ڈاکٹر کلائیڈ کرسی کی پشت سے کمر لگا کر اطمینان سے شراب کی چسکیاں لینے میں مصروف ہو گیا۔ پھر کمرے میں اس وقت تک مکمل خاموشی طاری رہی جب تک ڈاکٹر شمیر فائل کے مطالعے میں مصروف رہا۔

"فارمولا تو شاندار اور قطعی نیا ہے ـــــ مگر آپ تو اوزون کی بات کر رہے تھے جب کہ یہ تو سپر کلورین کا فارمولا ہے۔ خالص اور طاقتور

کلورین تیار کرنے کا فارمولا" ـــــ ڈاکٹر شمیر نے فائل بند کرتے ہوئے کہا۔

"تم اب بھی نہیں سمجھے ڈاکٹر شمیر ـــــ ذرا سوچو۔ اگر اس خالص اور طاقتور سپر کلورین کو کسی مخصوص جگہ پر اوزون کی تہہ پر پھیلا دیا جائے تو کیا یہ نتیجہ نہ نکلے گا کہ وہاں سے پیا... جتنے میں اوزون کی تہہ غائب ہو جائے گی" ـــــ ڈاکٹر کلائیڈ نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ ـــ اوہ واقعی ـــ واقعی ایسا ممکن ہے۔ لیکن ڈاکٹر کلائیڈ! ہم اسے کس طرح کسی خاص حد تک مخصوص کر سکیں گے" ـــــ ڈاکٹر شمیر نے کہا۔

"اس بات کو چھوڑو۔ یہ میرا شعبہ ہے ـــــ ایسا ہو جائے گا۔ میں نے سوچ لیا ہے" ـــــ ڈاکٹر کلائیڈ نے جواب دیا۔

"ہاں ـــ واقعی اگر ہو جائے تو یہ واقعی دنیا کا سب سے خوفناک ہتھیار بن جائے گا مگر ـــــ" ڈاکٹر شمیر نے کہا۔

"اگر مگر چھوڑو ـــــ اس طرح سوچو کہ یہ ہتھیار اگر اسرائیل کے قبضے میں ہو اور اسے کسی بھی مسلم ملک مثال کے طور پر پاکیشیا ہی سمجھ لو، کے خلاف استعمال کیا جائے تو کیا اس سے وہ ملک ختم نہ ہو جائے گا ـــ اور اس کے ذریعے کیا دنیا کے تمام مسلم ملکوں کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم نہیں کیا جا سکتا ـــــ اور اس سے کیا پوری دنیا پر یہودیوں کی سلطنت قائم نہیں کی جا سکتی ـــــ کسی ملک میں چاہے وہ ایکریمیا ہو یا روسیاہ ـ کسی میں یہ جرأت ہو گی کہ وہ اس ہتھیار کے استعمال کرنے کی دھمکی کے سامنے ٹھہر سکے" ـــــ ڈاکٹر کلائیڈ نے زوردار لہجے میں کہا۔

"واقعی ایسا ہو گا ڈاکٹر کلائیڈ ـــــ لیکن اس کا نتیجہ یہی نکلے گا کہ آدھی

سے زیادہ دنیا تباہ و برباد ہو کر رہ جائے گی ــــ اور ہو سکتا ہے کہ اوزون کی تہہ میں عدم توازن کی وجہ سے پوری دنیا ہی بالکل ختم ہو جائے اور جسے قیامت کہا جاتا ہے وہ واقع ہو جائے پھر یہاں نہ مسلمان رہیں گے اور نہ ہم یہودی" ــــ ڈاکٹر شمیر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ بعد کی بات ہے ڈاکٹر شمیر ــــ زیادہ سے زیادہ یہی ہو گا کہ ہم اس وقت تک اس ہتھیار کو استعمال نہ کریں گے جب تک کوئی ایسا آئیڈیا سامنے نہ آ جائے جس کے ذریعے اوزون کی ختم ہونے والی تہہ کو دوبارہ نہ بنا لیا جائے ــــ لیکن اس ہتھیار کی موجودگی ہی اسرائیل کی طاقت میں بے پناہ اضافہ کر دے گی" ــــ ڈاکٹر کلائیڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ لیکن اب آپ کیا چاہتے ہیں ــــ کیا آپ میرے ذریعے اس فارمولے کو اسرائیل بھجوانا چاہتے ہو" ــــ ؟ ڈاکٹر شمیر نے پوچھا۔

"نہیں ــــ فوری طور پر نہیں۔ ابھی تو ایک آئیڈیا ہے ابھی اس پر طویل ریسرچ کی ضرورت ہے ــــ جب یہ مکمل ہو جائے گا اس کے بعد اسے اسرائیل بھیجا جا سکتا ہے ــــ میرا مطلب یہ ہے کہ آپ اس فارمولے پر اپنی لیبارٹری میں اس طرح کام کریں کہ کسی کو اس کا علم نہ ہو سکے" ــــ ڈاکٹر کلائیڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ یہ میرے لئے اعزاز کی بات ہو گی اور میں آپ کا بیحد مشکور بھی ہوں کہ آپ نے اس انقلابی فارمولے پر کام کرنے کے لئے میرا انتخاب کیا ہے" ــــ ڈاکٹر شمیر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اصل بات وہی ہے کہ میں اس فارمولے اور اس پر بننے والے ہتھیار کو صرف اسرائیل کے قبضے میں دیکھنا چاہتا ہوں ــــ جبکہ ڈاکٹر رالف اسے ایکریمیا کے لئے تیار کرنا چاہتا ہے" ــــ ڈاکٹر کلائیڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر رالف" ــــ ڈاکٹر شمیر نے چونک کر کہا۔

"ہاں ــــ یہ فارمولا اسی نے حاصل کیا ہے اور اس نے خاص طور پر مجھے درخواست کی تھی کہ یہ فارمولا میں اس کی لیبارٹری کے حوالے کر دوں ــــ میں نے اس وقت تو اس سے وعدہ کر لیا کیونکہ اس وقت اس سے صرف کلورین ہتھیار بنانے کا آئیڈیا تھا لیکن جب بعد میں مجھے اچانک اس سے اینٹی اوزون ہتھیار بنانے کا خیال آیا تو میں نے اسے تمہارے حوالے کرنے کا فیصلہ کر لیا" ــــ ڈاکٹر کلائیڈ نے کہا۔

"ڈاکٹر رالف نے اسے کہاں سے حاصل کیا تھا اور واقعی مجھے یہ پوچھنا تو یاد ہی نہیں رہا کہ یہ آئیڈیا کس کی ایجاد ہے" ــــ ڈاکٹر شمیر نے کہا۔

"پاکیشیا کی کوئی سائنس ریسرچ سکالر لڑکی نے اسے سوچا ہے۔ اس سے ڈاکٹر رالف نے حاصل کیا تھا" ــــ ڈاکٹر کلائیڈ نے جواب دیا۔

"پاکیشیا ــــ اوہ۔ اسی لئے آپ نے اپنی مثال میں پاکیشیا کا نام استعمال کیا تھا ــــ لیکن اب آپ ڈاکٹر رالف سے کیا کہیں گے" ــــ ڈاکٹر شمیر نے کہا۔

"میں نے اس کا بندوبست کر لیا ہے اور اس فارمولے کو محفوظ کرنے کے لئے یہ بندوبست بھی ضروری تھا ــــ ڈاکٹر رالف آج کسی بھی وقت کسی کار ایکسیڈنٹ میں ختم ہو جائے گا اور اس کے بعد کسی کو یہ معلوم نہ ہو سکے

گا کہ یہ فارمولا کیا ہے اور کسی کو پتہ بھی چل گیا تو بہرحال یہ معلوم نہ ہو سکے گا گا کہ ڈاکٹر رالف نے اس فارمولے کا کیا کیا" ——— ڈاکٹر کلائیڈ نے انتہائی سرد لہجے میں جواب دیا اور ڈاکٹر شمیر بے اختیار سر ہلانے لگا۔

"آپ واقعی بہت آگے کی سوچتے ہیں" ——— ڈاکٹر شمیر نے کہا اور ڈاکٹر کلائیڈ اُٹھ کھڑا ہوا۔

"اچھا اب میں چلتا ہوں ——— تم اس پر کام کی رفتار سے مجھے برابر مطلع کرتے رہو گے اور یہ بات ذہن میں رکھنا کہ یہ ہمارے اصل وطن اسرائیل کی ملکیت ہے۔ اس لئے اس کی کسی کو کسی حالت میں بھی خبر نہیں ہونی چاہیئے" ——— ڈاکٹر کلائیڈ نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں ڈاکٹر کلائیڈ ——— میں اپنی ذمہ داری کو اچھی طرح سمجھتا ہوں" ——— ڈاکٹر شمیر نے جواب دیا اور ڈاکٹر کلائیڈ سر ہلاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ڈاکٹر شمیر بھی اُسے شاید کار تک پہنچانے کے لئے ساتھ چل پڑا تھا۔

عمران اپنے فلیٹ میں بیٹھا غیر ملکی اخبارات کے مطالعے میں مصروف تھا کہ اچانک ایک صفحہ پلٹتے ہی وہ چونک پڑا۔ اس کی نظریں تیزی سے ایک بڑی خبر پر جم گئیں جس میں درج تھا کہ ایکریمیا کا مشہور سائنسدان ڈاکٹر رالف ایک ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو گیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی ڈاکٹر رالف کا فوٹو بھی دیا گیا تھا۔ عمران ڈاکٹر رالف کے نام پر ہی چونکا تھا اس نے تیزی سے خبر کی تفصیل پڑھنا شروع کر دی اور پھر جیسے جیسے وہ خبر پڑھتا گیا اس کی پیشانی پر شکنیں ابھرتی چلی گئیں کیونکہ خبر میں یہ بتایا گیا تھا کہ ڈاکٹر رالف جب ایک کلب سے باہر نکلا تو اس کی کار پر فائرنگ کی گئی جس سے کار کے ٹائر پھٹ گئے اور کار ایک ہیوی لوڈر ٹرک سے ٹکرا کر تباہ ہو گئی اور ڈاکٹر رالف ہلاک ہو گئے۔ پولیس ان فائرنگ کرنے والوں کو تلاش کر رہی ہے اور عام خیال یہی ہے کہ ڈاکٹر رالف کو منصوبہ بندی سے ہلاک کیا گیا ہے۔ اس کے بعد ڈاکٹر رالف کے ذاتی حالات اور ان کے

سائنسی کارناموں کی پوری تفصیل دی گئی تھی۔

"ڈاکٹر رالف کو کیوں ہلاک کیا گیا ہے ۔۔۔ کیا اس کی وجہ سپر کلورین کا آئیڈیا تو نہیں تھا" ۔۔۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے اخبار رکھ کر ٹیلیفون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ براڈوے بیکرز" ۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"مسٹر ایمبرے سے بات کرائیں ۔۔۔ میں پاکیشیا سے ان کا دوست علی عمران بول رہا ہوں" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ آن کیجئے" ۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ایمبرے بول رہا ہوں" ۔۔۔ بولنے والے کے لہجے میں قدرے حیرت تھی۔

"ایمبرے ۔۔۔ میں عمران بول رہا ہوں۔ کوئی ایسا نمبر بتاؤ جس پر تم سے کھل کر بات ہو سکے" ۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور ایمبرے نے ایک نمبر بتا کر کہا کہ عمران اس نمبر پر دس منٹ بعد فون کر سکتا ہے۔ عمران نے رسیور رکھ دیا اور ایک بار پھر اخبار اٹھا کر اس خبر کو تفصیل سے پڑھنے لگا۔ جب اس کے اندازے کے مطابق دس منٹ گزر گئے تو اس نے رسیور اٹھایا اور ایمبرے کے بتائے ہوئے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ایمبرے بول رہا ہوں" ۔۔۔ اس بار براہ راست ایمبرے کی آواز سنائی دی۔

"ایمبرے ۔۔۔ نارک ٹائمز میں جو آج سے دو روز پہلے کا ہے ایک مشہور سائنسدان ڈاکٹر رالف کی کار ایکسیڈنٹ میں ہلاکت کی خبر شائع ہوئی ہے۔ مگر اس خبر میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ایسے شواہد موجود ہیں جس سے یہ شبہ ہو سکتا ہے کہ ڈاکٹر رالف کو باقاعدہ منصوبہ بندی سے ہلاک کیا گیا ہے ۔۔۔ مجھے ایک خاص معاملے میں اس سے دلچسپی ہے۔ تمہارا پولیس میں اثر و رسوخ ہے ۔۔۔ کیا تم معلوم کر سکتے ہو کہ بعد میں اس سلسلے میں کیا انکوائری ہوئی ہے" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ضرور معلوم کر سکتا ہوں" ۔۔۔ دوسری طرف سے ایمبرے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کتنا وقت لگے گا ۔۔۔ معاوضے کی فکر نہ کرو۔ وہ تمہیں مل جائے گا"۔ عمران نے کہا۔

"دو گھنٹے بعد آپ اسی نمبر پر فون کر لیجئے" ۔۔۔ ایمبرے نے جواب دیا اور عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ اور پھر اس نے دوسرے اخبارات کا مطالعہ شروع کر دیا۔ دو گھنٹے بعد اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور ایمبرے کو کال کیا۔

"میں نے معلومات حاصل کر لی ہیں عمران صاحب! ۔۔۔ ڈاکٹر رالف کو واقعی قتل کیا گیا ہے ۔۔۔ اس کی کار پر فائرنگ کرنے والوں کا سراغ پولیس نے لگا لیا تھا لیکن ان سے معلوم ہوا کہ انہیں یہ مشن حکومت ایکریمیا کے نہایت مشہور سائنسدان ڈاکٹر کلائیڈ نے سونپا تھا مگر جب پولیس نے ڈاکٹر کلائیڈ کو شامل تفتیش کرنا چاہا تو اعلیٰ حکام سے پولیس کو فائل کلوز کرنے کا حکم مل گیا اور پولیس نے اسے کار ایکسیڈنٹ کہہ کر فائل کلوز کر دی" ۔۔۔

ایمبرسے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے ۔۔۔ شکریہ ۔۔۔ کتنا معاوضہ بھیجوں" ۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"رہنے دیجئے عمران صاحب! ۔۔۔ اس معمولی سے کام کا کیا معاوضہ لوں۔ پھر کبھی سہی" ۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کریڈل دبایا اور ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"داور بول رہا ہوں" ۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے سر داور کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں جناب! ۔۔۔ میں نے سوچا کہ آپ کو مبارکباد دے دوں کہ آپ کی شاگرد اور عزیزہ نے اس قدر انقلابی آئیڈیا سوچا ہے کہ پورے ایکریمیا میں تہلکہ مچ گیا ہے" ۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میری شاگرد اور عزیزہ نے ۔۔۔ کیا مطلب ۔۔۔ میں سمجھا نہیں" ۔ سر داور نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں اکبر علی کی بیٹی ندرت کی بات کر رہا ہوں ۔۔۔ اس نے مجھے خود بتایا ہے کہ وہ ذہنی طور پر آپ کی شاگرد ہے اور آپ کی سرپرستی کی وجہ سے ہی اسے سائنس کا شوق پیدا ہوا ہے۔ ۔۔۔ اور اس نے ایسا آئیڈیا سوچا ہے کہ ایکریمیا میں تہلکہ مچ گیا تو مبارکباد آپ کو دینی چاہیئے" ۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"آئیڈیا سوچا ہے ۔۔۔ کیا مطلب ۔۔۔ وہ تو ابھی سٹوڈنٹ ہے" ۔

سر داور نے حیران ہو کر کہا۔

"آخر آپ کی ہی عزیزہ ہے" ۔۔۔۔ عمران نے کہا اور سر داور بے اختیار ہنس پڑے۔

"ذرا تفصیل سے بتاؤ کہ اس نے کونسا آئیڈیا سوچا ہے۔ مجھے تو علم ہی نہیں ۔۔۔ اور ایکریمیا میں اس سے کس طرح تہلکہ مچ گیا ہے" ؟ سر داور نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تو آپ کی اس سے ملاقات نہیں ہوئی ۔۔۔ میں نے تو سمجھا ہے کہ آپ اس کی بازیابی پر مبارکباد دینے اس کے گھر گئے ہوں گے اور وہاں آپ کو بھی اس بات کا علم ہو گیا ہو گا کہ اسے کیوں اغوا کیا گیا تھا" ۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں ۔۔۔ مجھے فرصت ہی نہیں ملی ۔۔۔ تو کیا کسی فارمولے کے لئے اسے اغوا کیا گیا تھا ۔۔۔ مگر اغوا تو غنڈوں وغیرہ نے کیا تھا" ۔۔۔۔ سر داور نے حیرت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران نے تفصیل سے اس کے اغوا کی انکوائری اور پھر ندرت سے ہونے والی تمام بات چیت دوہرا دی۔

"سپر کلورین ۔۔۔ کیا تفصیل ہے اس آئیڈیئے کی" ۔۔۔۔ ؟ سر داور کے لہجے میں حیرت تھی اور عمران نے انہیں تفصیل بتانا شروع کر دی۔

"اوہ ۔۔۔ ویری گڈ ۔۔۔ یہ تو بالکل ہی منفرد اور انقلابی آئیڈیا ہے۔ ویری گڈ ۔۔۔ اس کا مطلب ہے کہ ندرت بے حد ذہین لڑکی ہے ۔ اس کی ذہانت سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے" ۔۔۔۔ سر داور نے کہا۔

"کس قسم کا فائدہ" ۔۔۔۔ عمران نے شرارت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"میرا مطلب تھا کہ اسے میں اپنی لیبارٹری میں کام دے سکتا ہوں۔
لیکن تم نے ایکریمیا میں تہلکہ مچ جانے کی بات کی تھی ـــــ کیا اسے
ایکریمیا والوں نے اغوا کرایا تھا" ـــــ سرداور نے کہا۔
"جی ہاں ـــ اُسے ڈاکٹر رالف نے اغوا کرایا اور اس نے آئیڈیئے
کے پیپرز حاصل کر لیئے ـــــ لیکن وہ بیچارہ انتہائی شریف آدمی تھا کہ
اس نے اُسے واپس زندہ سلامت بھجوا دیا ـــــ ورنہ ایسے حالات میں
تو لاش بھی غائب کر دی جاتی ہے اور ابھی میں نے اخبار میں پڑھا ہے کہ
ڈاکٹر رالف کو بھی باقاعدہ منصوبہ بندی سے ہلاک کر دیا گیا ہے اور اس
کی ہلاکت میں کسی ڈاکٹر کلائیڈ کا ہاتھ ہے" ـــــ عمران نے کہا۔
"ڈاکٹر رالف کو تو میں نہیں جانتا ـــ البتہ ڈاکٹر کلائیڈ کو اچھی طرح
جانتا ہوں وہ بہت معروف سائنسدان ہے اور ایکریمیا کی تمام دفاعی
لیبارٹریوں کا انچارج بھی ہے ـــــ حکومت میں اس کا عہدہ سیکرٹری
کے برابر ہے۔ ویسے بذاتِ خود وہ بے حد ذہین سائنسدان ہے ـــــ
اوزون گیس کی تہہ کے سلسلے میں آجکل بین الاقوامی پیمانے پر جو تشویش
ظاہر کی جارہی ہے اس سلسلے میں اقوام متحدہ کے تحت ایک کمیشن قائم کیا
گیا تھا۔ اس کمیشن کا انچارج بھی ڈاکٹر کلائیڈ کو ہی بنایا گیا تھا ـــــ ایسا
آدمی قاتل تو نہیں ہو سکتا" ـــــ سرداور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"اوزون گیس کی تہہ ـــ اوہ ـــ اوہ ـــ ویری بیڈ ـــ تو یہ چکر
ہے۔ اس لئے یہ سب کچھ ہو رہا ہے" ـــــ عمران نے بُری طرح
چونکتے ہوئے کہا۔
"کیا مطلب ـــ کیسا چکر" ـــــ سرداور نے حیران ہو کر کہا۔

"سرداور ـــ اگر سپر کلورین کو مکمل کر لیا جائے تو کیا اس سے ایسا ہتھیار
تیار نہیں ہو سکتا کہ جس سے اوزون کی تہہ کو فوری طور پر ختم کیا جا سکے جب
سی۔ ایف۔ سی سے نکلنے والی کلورین جو انتہائی معمولی طاقت کی ہوتی ہے
اور خالص بھی نہیں ہوتی بلکہ مختلف کلورائیڈز کی شکل میں ہوتی ہے وہ اگر
اوزون گیس کا خاتمہ کر سکتی ہے تو سپر کلورین تو پلک جھپکنے میں یہ سب کچھ
کر سکتی ہے" ـــــ عمران نے کہا۔
"کمال ہے۔ بڑی دُور کی بات سوچ رہے ہو ـــــ ایسا ہتھیار کون
بنا سکتا ہے ـــ اس سے تو پوری دنیا ہی تباہ ہو جائے گی ہتھیار
بنانے والوں سمیت" ـــــ سرداور نے کہا۔
"اگر اس گیس کو کسی مخصوص حد تک کنٹرول کر کے پھیلایا جا سکے تو"۔
عمران نے کہا۔
"کنٹرول کر کے ـــ کیا مطلب ـــ آخر تم یہ کیا الجھی ہوئی بات
کر رہے ہو ـــ کھل کر بات کرو" ـــــ سرداور نے قدرے جھنجھلاتے
ہوئے لہجے میں کہا۔
"سرداور ـــ اگر کسی بھی طرح سپر کلورین گیس کو پھیلنے اور سکڑنے کی
حد تک کنٹرول کر لیا جائے جو کہ اتنا مشکل کام بھی نہیں ہے اور اس کو
بالائی فضا میں کسی راکٹ کے ذریعے یا کسی بھی اور ذریعے سے اس حد تک اوزون
پر پھیلا دیا جائے کہ صرف پاکیشیا ہی اس کی زد میں آئے تو آپ تصور
کر سکتے ہیں کہ یکلخت اوزون کی تہہ ختم ہو جانے سے پاکیشیا کا کیا حشر
ہو گا" ـــــ عمران نے کہا۔
"ویری بیڈ آئیڈیا ـــ تمہیں اس قدر خوفناک مثال کے لئے پاکیشیا ہی

ملا ہے ۔۔۔۔ اس سے تو واقعی مکمل اور مستقل تباہی ناگزیر ہو جائے گی اور تباہی بھی ایسی کہ جسے دنیا کی کوئی طاقت کسی بھی طرح روک ہی نہ سکے گی"۔۔۔۔ سرداور نے جواب دیا۔

"اپنے ملک کی مثال سے اس تباہی کا صحیح تاثر آدمی پر قائم ہوتا ہے"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو تمہارا مطلب ہے کہ قدرت کے اس آئیڈیئے کو اس انداز میں استعمال کیا جا رہا ہے"۔۔۔۔ سرداور نے کہا۔

"ڈاکٹر رالف کے قتل اور اس میں ڈاکٹر کلائیڈ کا ہاتھ ۔۔۔۔ اور ڈاکٹر کلائیڈ کا اوزون سے تعلق تو یہی ظاہر کرتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"تمہاری بات درست ہو سکتی ہے ۔۔۔۔ ڈاکٹر کلائیڈ کے متعلق مجھے یاد آ گیا کہ وہ انتہائی متعصب قسم کا یہودی ہے۔ ایک سائنس کانگریس میں وہ اسلام کے بارے میں مجھ سے بھی الجھ پڑا تھا"۔۔۔۔ سرداور نے کہا تو عمران کے ہونٹ بے اختیار بھینچ گئے۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔۔ اب مجھے اس سلسلے میں کام کرنا پڑے گا۔ اگر ڈاکٹر کلائیڈ اس حد تک متعصب یہودی ہے تو پھر لازماً یہی بات ہو گی جس کا میں نے آئیڈیا ظاہر کیا ہے ۔۔۔۔ اور چونکہ یہ پوری دنیا کے لئے انتہائی خطرناک ترین حیثیت رکھتا ہے اس لئے اسے روکنا ضروری ہے آپ کا شکریہ سرداور ۔۔۔۔ کہ آپ سے ہونے والی گفتگو کی وجہ سے یہ پہلو سامنے آ گیا"۔۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اگر واقعی ایسا ہی ہے تو پھر اس ہتھیار کو نہیں بننے دینا چاہیئے۔

یہ تو بندر کے ہاتھ میں استرا آ جانے والی بات ہو جائے گی"۔۔۔۔ سرداور نے کہا اور عمران نے خدا حافظ کہہ کر رسیور رکھا اور اٹھ کر وہ ڈرائنگ روم سے نکل کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے سلیمان کو آواز دے کر دروازہ بند کرنے کے لئے کہہ دیا۔ چند لمحوں بعد اس کی کار تیزی سے دانش منزل کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔

"خیریت عمران صاحب ۔۔۔۔ آپ کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات نمایاں ہیں"۔۔۔۔ آپریشن روم میں عمران کے داخل ہوتے ہی بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

"جب پوری دنیا کا وجود خطرے میں ہو تو تھوڑی بہت پریشانی کے آثار چہرے پر لے آنے کا حق تو بن جاتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"پوری دنیا کا وجود خطرے میں ۔۔۔۔ کیا مطلب ۔۔۔۔ کیا ایٹمک وار شروع ہو رہی ہے"۔۔۔۔؟ بلیک زیرو نے حیران ہو کر کہا۔

"اس سے بھی زیادہ خطرناک صورت حال پیش آ سکتی ہے ۔۔۔۔ دنیا کے گرد اوزون کی تہہ میں پیدا ہونے والے سوراخ کے بارے میں جانتے ہو"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اوہ ۔۔۔۔ تو آپ اسی لئے پریشان ہیں ۔۔۔۔ میں نے اس سلسلے میں پڑھا تھا۔ اقوام متحدہ اس سلسلے میں کام کر رہی ہے ۔۔۔۔ ویسے اس سے پوری دنیا کا وجود تو ختم نہیں ہو سکتا"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ابھی تو صرف سوراخ ہوا ہے۔ اگر فوری طور پر دنیا کے گرد موجود

اوزون گیس ہی غائب ہو جائے تو پھر کیا ہو گا"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔۔ یہ تو قدرت کا انتظام ہے۔ اربوں کھربوں سالوں سے اگر ایسا نہیں ہو سکا تو اب فوری طور پر کیسے ہو سکتا ہے"۔؟ بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"تم جانتے ہو کہ یہ سوراخ کیوں ہوا ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نے پڑھا تھا کہ دنیا بھر میں قائم ہونے والے کارخانوں سے نکلنے والی گیسز کی وجہ سے ایسا ہوا ہے۔ اسی لئے تو ماحول کی آلودگی دور کرنے کے لئے پوری دنیا میں کام کیا جا رہا ہے"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"لیکن اب اس لڑکی ندرت نے ایک ایسا آئیڈیا سوچا ہے کہ یہ سب کچھ آناً فاناً ہی ہو سکتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ندرت نے۔۔۔۔ مطلب ہے اس لڑکی نے جسے اغوا کیا گیا تھا اور پھر وہ واپس آ گئی۔۔۔۔ مگر آپ نے تو بتایا تھا کہ اس نے کلورین گیس کا کوئی نیا آئیڈیا سوچا ہے۔ اس کا اوزون گیس سے کیا تعلق"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تمہیں تفصیل سمجھانی پڑے گی پھر تمہیں میری بات صحیح طور پر سمجھ آئے گی"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اگر ایسی کوئی بات ہے تو ضرور سمجھائیں۔۔۔۔ اب آپ جیسی معلومات تو مجھے حاصل نہیں ہو سکتیں"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"دو من مٹھائی اور ساٹھ میٹر کی پگڑی دینی پڑے گی شاگرد بننے کے لئے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ تو معمولی سی بات ہے۔۔۔۔ اگر آپ مجھے شاگرد بنانے کا اعزاز بخش دیں تو مٹھائی اور کپڑے کی پوری دکان بھی خرید کر دے سکتا ہوں"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں تمہیں مختصر طور پر بتا دیتا ہوں۔ کیونکہ جو کچھ میرے ذہن میں آیا ہے اور اگر وہ واقعی صحیح ثابت ہوا تو پھر ہم سب کو اس سلسلے میں بے پناہ جدوجہد کرنی پڑے گی۔۔۔۔ اتنا تو تمہیں معلوم ہے کہ کرہ ارض کے گرد آکسیجن کا غلاف ہے۔ اس کے بعد زمین سے تقریباً تیس کلو میٹر کی بلندی پر اوزون گیس کا غلاف ہے اس کے بعد خلا ہے۔۔۔۔ آکسیجن زندگی بخش گیس ہے جب کہ اوزون انتہائی زہریلی گیس ہے اور ہر ذی جان کے لئے انتہائی خطرناک۔۔۔۔ لیکن سائنسی طور پر ان دونوں گیسوں کو ایک دوسرے کی بہنیں سمجھا جاتا ہے۔۔۔۔ آکسیجن دو ایٹموں سے مل کر بنتی ہے جب کہ اوزون میں تین ایٹمز ہوتے ہیں لیکن اوزون گیس انتہائی زہریلی ہونے کے باوجود کرہ ارض کا وجود قائم رکھے ہوئے ہے کیونکہ یہ ایک قدرتی خول ہے۔۔۔۔ سورج نہ صرف حرارت اور روشنی کا منبع ہے بلکہ اس میں سے ہر طول و عرض کی شعاعیں چاروں طرف فضا میں منتشر ہوتی رہتی ہیں۔۔۔۔ اوزون کے خول کا کام یہ ہے کہ وہ ان تمام شعاعوں کو زمین تک نہیں پہنچنے دیتی جو زندگی کے لئے خطرناک ہوتی ہیں۔۔۔۔ یہ شعاعیں دو قسموں میں تقسیم کی جا سکتی ہیں یعنی ان میں سے ایک قسم اوزون میں سے گزرنے کے بعد جب زمین تک پہنچتی ہے تو

ان کی ضرر رسانی ختم ہوجاتی ۔ جبکہ ایک قسم ایسی ہوتی ہے جسے اوزون مکمل طور پر جذب کر کے زمین تک پہنچنے سے روکتی ہے۔ بس یوں سمجھو کہ اگر یہ شعاعیں تھوڑی سی بھی زمین تک پہنچ جائیں تو انسانوں، جانوروں، درختوں حتیٰ کہ اینٹ پتھر، زمین سب کچھ ختم ہوسکتا ہے۔ اب ہو یہ رہا ہے کہ انسانی نے ترقی کر کے بیشمار کیمیادی کارخانے کرہ ارض پر قائم کرلئے ہیں جن میں سے کیمیادی مرکبات مسلسل خارج ہوکر ہوا میں شامل ہوتے رہتے ہیں اس کے ساتھ ساتھ ایسے کیمیادی مرکبات جو ریفریجریٹر، ایئر کنڈیشننگ اور ایسے ہی دوسرے آلات میں استعمال ہورہے ہیں یہ سب ہوا میں شامل ہورہے ہیں۔ انہیں سائنسی زبان میں کلورو فلورو کاربن یا سی۔ ایف۔ سی کہتے ہیں۔ ویسے تو یہ مرکبات بے ضرر ہیں لیکن یہ مرکبات آہستہ آہستہ ہوا میں تحلیل ہوکر اوپر اٹھتے رہتے ہیں اور آہستہ آہستہ کرہ اوزون تک پہنچ جاتے ہیں اور ساتھ ساتھ کلورین کے مرکبات بھی جنہیں کلورائیڈز کہا جاتا ہے چھوڑتے رہتے ہیں۔ یہ کلورائیڈز جن کا اہم عنصر کلورین ہوتا ہے اس میں ایک عجیب صفت ہے کہ یہ اوزون گیس جو کہ تین ایٹموں کی مرکب ہوتی ہے اس میں سے تیسرا ایٹم اخذ کرلیتی ہے اور اس طرح اوزون آکسیجن میں تبدیل ہوجاتی ہے جو کہ دو مرکبات کا مرکب ہوتی ہے اس عمل میں کلورین کی ہیئت تبدیل نہیں ہوتی البتہ اوزون کی موت واقع ہوجاتی ہے اسطرح کلورین قائم رہ کر مسلسل اوزون کو تباہ کرتی رہتی ہے جس قدر تیزی سے دنیا میں صنعتی اور کیمیادی ترقی ہورہی ہے اس قدر تیزی سے اوزون تباہ ہوتی جارہی ہے اور جب اوزون کی تہہ میں کمی پیدا ہوجاتی ہے تو الٹراوائلٹ ریز کی انتہائی ضرر رساں قسمیں براہ راست زمین تک پہنچنا شروع ہوجاتی ہیں

اس کا نتیجہ یہاں انسانوں میں بے شمار انتہائی خطرناک اور پیچیدہ بیماریاں، فصلوں، درختوں وغیرہ کی تباہی ہورہی ہے" ——— عمران نے باقاعدہ لیکچر دیتے ہوئے کہا۔

اوہ — اوہ۔ تو یہ بات ہے — واقعی اس قدر تفصیل سے مجھے معلوم ہی نہ تھا۔ یہ تو واقعی دنیا کے وجود کے لئے انتہائی بھیانک خطرہ ہے۔ لیکن آپ تو ندرت کے آئیڈیئے کی بات کر رہے تھے۔ اس کا اس سے کیا تعلق" ——— بلیک زیرو نے کہا۔

کلورین ایک ایسی گیس ہے جو آزاد صورت میں خالص حالت میں نہیں پائی جاتی ——— یہ کسی نہ کسی مرکب کی صورت میں ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ اس قدر تباہ کن نہیں ہوتی ——— لیکن ندرت نے جو آئیڈیا سوچا ہے وہ خالص کلورین کا ہے۔ بغیر کسی مرکب کے ——— یعنی انتہائی طاقتور حالت میں ——— جسے اس نے صحیح طور پر سپر کلورین کا نام دیا ہے۔ اب تم سوچو کہ اگر سپر کلورین کو اوزون پر کسی بھی طرح ڈال دیا جائے تو کیا نتیجہ نکلے گا ... یہی ناں کہ اوزون گیس کا خاتمہ مکمل اور فوری طور پر ہوجائے گا ۔ اور اوزون گیس کی تہہ میں ابھی تو ایک معمولی سا سوراخ ہوا ہے اور پوری دنیا پریشان ہوگئی ہے ۔ ——— لیکن اگر اوزون گیس سرے سے ہی غائب ہوجائے اور وہ بھی آناً فاناً۔ تو کیا نتیجہ نکلے گا" ——— عمران نے کہا تو بلیک زیرو کی آنکھیں خوف سے پھیلتی چلی گئیں۔

اوہ — اوہ — ویری بیڈ — پوری دنیا آناً فاناً تباہ ہوجائے گی"۔ — بلیک زیرو نے دہشت بھرے لہجے میں کہا۔

اب تمہیں صحیح طور پر محسوس ہوا ہے کہ میں کیا کہنا چاہتا ہوں۔ اس

لئے مجھے تمہیں لیکچر دینا پڑا ہے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن عمران صاحب! ـــــ ایسا کون کرے گا۔ وہ خود بھی تو تباہ ہو جائے گا۔ چاہے وہ کوئی انسان ہو یا ملک ـــــ بہرحال ہو گا تو دنیا کا ہی حصہ" ـــــ بلیک زیرو نے کہا۔

"اب ذرا ایک اور آئیڈیئے پر سوچو ـــــ فرض کیا کہ سپر کلورین گیس کی ایک مخصوص مقدار کو اوزون گیس کی تہہ کے قریب اس جگہ پہنچایا جاتا ہے جہاں یہ گیس پھیل کر اوزون گیس کی تہہ کو ایک مخصوص حد تک تباہ کر دے۔ جب کہ باقی تہہ قائم رہے ـــــ اور اس مخصوص حصے سے زمین تک پہنچنے والی الٹراوائلٹ ریز زمین کے ایک خاص حصے تک ہی پہنچیں گی اور اُسے تباہ کر دیں گی اور اگر یہ حصہ پاکیشیا ہو تو پھر" ـــــ عمران نے کہا۔

"تو پھر واقعی پاکیشیا آناً فاناً مکمل طور پر تباہ ہو جائے گا اور دنیا کی کوئی طاقت بھی اس خوفناک تباہی کو نہ روک سکے گی۔ ـــــ پاکیشیا کے کروڑوں شہری ـــــ یہاں کے درخت۔ فصلیں۔ یہاں کی عمارتیں بلکہ یہاں کی زمین تک سب ختم ہو جائیں گے" ـــــ بلیک زیرو نے کہا۔

"اب تم درست نتیجے پر پہنچے ہو ـــــ اور اب بے شک آئینہ دیکھ لو۔ جتنا میں تمہیں پریشان نظر آ رہا تھا ـــــ تم اس سے زیادہ پریشان نظر آ رہے ہو" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے بے اختیار جھرجھری لی۔

"خدا کی پناہ ـــــ ایسا سوچنے سے ہی خوف آتا ہے ـــــ لیکن عمران صاحب! ـــــ آپ نے پاکیشیا کی مثال کیوں دی ہے ـــــ کیا اس کے

پیچھے بھی کوئی خاص بات ہے" ـــــ بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں ـــــ نارک ٹائمز میں ایک خبر شائع ہوئی ہے کہ مشہور سائنسدان ڈاکٹر رالف کار ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو گیا ہے ـــــ یہ وہی ڈاکٹر رالف ہے جس نے ندرت کو اغوا کرایا اور اس سے سپر کلورین کا آئیڈیا حاصل کیا تھا ـــــ خبر میں جو تفصیل دی گئی ہے اس کے مطابق شبہ ہوتا تھا کہ یہ حادثہ نہیں بلکہ اُسے باقاعدہ منصوبہ بندی سے ہلاک کیا گیا ہے۔ چنانچہ میں نے نارک کے ایک آدمی کو فون کیا اور اس کی تفصیلات معلوم کرائیں تو پتہ چلا کہ پولیس نے ڈاکٹر رالف کی کار پر فائرنگ کرنے والوں کو ٹریس کر لیا تھا لیکن ان کے پیچھے ایکریمیا کے ایک انتہائی مشہور سائنسدان ڈاکٹر کلائیڈ کا ہاتھ ثابت ہوا اور حکومت نے اس فائل کو کلوز کرا دیا ـــــ اس پر مجھے شبہ ہوا کہ کہیں ڈاکٹر کلائیڈ نے اس آئیڈیئے کے لئے تو ڈاکٹر رالف کو ہلاک نہیں کرایا ـــــ میں نے سرداور کو فون کیا۔ ان سے دو باتوں کا پتہ چلا کہ ڈاکٹر کلائیڈ انتہائی متعصب یہودی ہے اور دوسری بات یہ کہ اوزون گیس کی تہہ میں ہونے والے سوراخ کی نسبت اقوام متحدہ نے جو سائنسی کمشن تشکیل دیا تھا ڈاکٹر کلائیڈ اس کا سربراہ تھا ـــــ بس اس بات سے میرے ذہن میں یہ ساری بات آئی۔ ورنہ پہلے میں بھی اسے ایک عام سا آئیڈیا سمجھ رہا تھا" ـــــ عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"تو آپ کا مطلب ہے کہ ڈاکٹر کلائیڈ اس آئیڈیئے کو اس انداز میں استعمال کر سکتا ہے ـــــ اور یہودی ہونے کی وجہ سے اس کا نشانہ پاکیشیا بن سکتا ہے" ـــــ بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں — یہ تو میں نے بس مثال دی تھی اور ابھی تو یہ سب کچھ صرف ایک آئیڈیئے پر منحصر ہے — ہو سکتا ہے کہ یہ سب غلط ثابت ہو — لیکن اگر ایسا ہے تو پھر یہ نہ صرف پاکیشیا بلکہ پوری دنیا کے لئے انتہائی خطرناک ہے۔ اسے روکنا پڑے گا۔ بحیثیت دنیا کا ایک حصہ ہونے کے یہ ہمارا فرض بھی بنتا ہے" — عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تو کیا اب آپ ایکریمیا جائیں گے" — بلیک زیرو نے کہا۔

"ابھی نہیں — ابھی پوری طرح تصدیق ہونی ضروری ہے۔ لیکن یہ بات سمجھ میں نہیں آ رہی کہ یہ تصدیق کس طرح کی جائے" — عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ایکریمیا میں کسی فارن ایجنٹ کے ذمہ لگا دیں — وہ انکوائری کر لیگا"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ جس طرح تمہیں لیکچر دینا پڑا ہے اسی طرح پہلے اُسے بھی لیکچر دیا جائے — پھر اصل بات اس کی سمجھ میں آئے گی۔ ورنہ اُسے کیا کہا جائے کہ کیا تحقیق کرے" — عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے ہونٹ بھینچ لئے کیونکہ بات اس کی بھی سمجھ میں آ گئی تھی۔ عمران خاموشی سے بیٹھا کافی دیر تک سوچتا رہا۔

"وہ عمرو عیار کی زنبیل نکالو۔ شاید کوئی ایسا طلسم اس میں سے نکل آئے جس سے مسئلہ حل ہو سکے" — عمران نے اچانک بلیک زیرو سے کہا اور بلیک زیرو چونک پڑا۔

"عمرو عیار کی زنبیل — کیا مطلب" — بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

"وہی سرخ جلد والی ڈائری" — عمران نے جواب دیا اور بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا اور پھر کرسی سے اٹھ کر وہ ایک سائیڈ پر موجود الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے سرخ جلد والی ڈائری الماری سے نکالی اور لا کر عمران کو دے دی۔ اس ڈائری میں پوری دنیا میں پھیلے ہوئے ان لوگوں کے نام اور ٹیلیفون نمبرز اور دیگر اشارات موجود تھے جن سے عمران کا کسی نہ کسی طرح تعلق رہا تھا اور ظاہر ہے اس میں مسلسل اضافہ بھی ہوتا رہتا تھا اور جب بھی عمران کو کسی سے رابطے کا کوئی مسئلہ درپیش ہوتا وہ اس ڈائری کا مطالعہ شروع کر دیتا اور پھر کوئی نہ کوئی ایسا آدمی مل ہی جاتا جو اس کا مسئلہ حل کر دیا کرتا۔ یہی وجہ تھی کہ عمران اسے اکثر عمرو عیار کی زنبیل کہا کرتا تھا۔

عمران کافی دیر تک ڈائری کے مطالعے میں مصروف رہا پھر اس نے ایک طویل سانس لے کر ڈائری کھلی صورت میں میز پر رکھی اور رسیور اٹھا کر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"رائل سٹورز" — رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک سپاٹ سی آواز سنائی دی۔

"شعبہ سائنس سپلائی کے اسسٹنٹ مینجر ڈیوک سے بات کرائیں۔ میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں" — عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ڈیوک تو رائل سٹورز کی ملازمت ترک کر چکے ہیں — انہیں تو دو سال ہو گئے ہیں رائل سٹورز چھوڑے ہوئے" — دوسری طرف سے جواب دیا گیا اور عمران چونک پڑا۔

"اوہ — ویری بیڈ — مجھے تو اس سے انتہائی ضروری کام تھا" —

عمران نے قدرے مایوسانہ لہجے میں کہا۔

"آپ بہت دُور سے کال کر رہے ہیں اس لئے آپ ایسا کریں کہ دس منٹ بعد فون کریں ـــ ان کا ایک عزیز یہاں ایک شعبے میں کام کرتا ہے ہو سکتا ہے اس سے کچھ معلوم ہو جائے" ـــ دوسری طرف سے ہمدردانہ لہجے میں کہا گیا۔

"اوہ ـــ تعاون کا بے حد شکریہ" ـــ عمران نے واقعی پُرخلوص لہجے میں کہا اور ریسیور رکھ دیا۔

"یہ ڈائری تو فرسودہ ہوتی جا رہی ہے" ـــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے مسلسل رابطہ تو ہر شخص کے ساتھ نہیں رکھا جا سکتا" ـــ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران نے سر ہلا دیا۔

"یہ ڈیوک صاحب کون ہیں" ـــ بلیک زیرو نے پوچھا۔

"رائل سٹورز ایکریمیا کا ایک بہت بڑا ادارہ ہے جو ہر قسم کا سامان حکومت کے اداروں کو سپلائی کرتا ہے ـــ ڈیوک سائنسی سامان سپلائی والے شعبے میں اسسٹنٹ مینجر تھا اور اس دور میں جب اس سے واقفیت ہوئی تھی ایکریمیا کی حکومت کے ایسے تمام لوگ جن کا تعلق کسی نہ کسی طرح سائنس لیبارٹری سے ہو سکتا تھا اس کی مٹھی میں رہتے تھے ـــ اب نجانے وہ کہاں ہوگا۔ بہرحال ٹرائی تو کی جا سکتی ہے" ـــ عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے دس منٹ بعد دوبارہ فون کر دیا۔

"آپ کا کام ہو گیا جناب! ـــ مسٹر ڈیوک حکومت ایکریمیا کے سائنس سٹورز کے انچارج ہیں" ـــ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی ایک فون نمبر بھی بتا دیا۔

عمران نے اس کا شکریہ ادا کیا اور ریسیور رکھ کر پہلے وہ فون نمبر اور ڈیوک کے متعلق وضاحت اس نے ڈائری میں درج کی اور پھر ریسیور اٹھا کر اس نے نیا نمبر ڈائل کرنا شروع کر دیا۔

"یس" ـــ دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"مسٹر ڈیوک سے بات کرائیں ـــ میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں" ـــ عمران نے کہا۔

"یس ـــ ہولڈ آن کریں" ـــ دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ڈیوک بول رہا ہوں" ـــ بولنے والے کے لہجے میں حیرت تھی۔

"میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں" ـــ عمران نے کہا۔

"کیا واقعی ـــ کمال ہے۔ اس قدر طویل عرصے بعد" ـــ دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"خلوص و محبت کو عرصے کی وجہ سے زنگ نہیں لگ جاتا" ـــ عمران نے کہا اور دوسری طرف ڈیوک بے اختیار ہنس پڑا۔

"اب مجھے یقین آ گیا کہ آپ وہی علی عمران ہیں ـــ لیکن یہاں کا نمبر آپ کو کیسے مل گیا" ـــ ڈیوک نے ہنستے ہوئے کہا۔

"وہی خلوص یہاں بھی کام آیا ـــ میں نے رائل سٹورز فون کیا۔ وہاں سے پتہ چلا کہ آپ تو ترقی کرتے کرتے ایکریمیا کے بہت بڑے افسر بن چکے ہیں ـــ میں نے سوچا مبارکباد ہی دے دوں" ـــ عمران نے

مسکراتے ہوئے کہا۔

"شکریہ ــ بے حد شکریہ عمران صاحب! ــ آپ واقعی انتہائی پُرخلوص آدمی ہیں۔ بہرحال فرمایئے ــ مجھ سے کوئی کام تھا" ــ ڈیوک کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر رالف میرا دوست تھا۔ آج ایک پرانے اخبار میں اس کی موت کی خبر پڑھی تو بے حد تکلیف ہوئی۔ اس کا فون نمبر وغیرہ میرے پاس موجود نہ تھا۔ میں نے سوچا کہ آپ کو ان کی بیوہ کا فون نمبر معلوم ہو گا۔ تعزیت ہی کر لی جائے" ــ عمران نے کہا۔

"اوہ ہاں ــ ڈاکٹر رالف کی اس طرح حادثاتی موت بے حد المناک ہے۔ ویسے ان کی بیگم تو چار سال قبل ہی فوت ہو چکی تھیں۔ ان کی ایک ہی بیٹی تھی وہ ایک حادثے میں ہلاک ہوئی تو ان کی بیگم کو اس کی موت کی خبر ملتے ہی ہارٹ اٹیک ہوا اور وہ وفات پا گئیں اور ڈاکٹر رالف نے اس کے بعد شادی ہی نہ کی تھی" ــ ڈیوک نے ڈاکٹر رالف کے متعلق تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا ــ لیکن میں نے اخبار میں پڑھا تھا کہ انہیں باقاعدہ منصوبہ بندی سے ہلاک کیا گیا ہے اور اس کے پیچھے ڈاکٹر کلائیڈ کا ہاتھ تھا ــ یہ ڈاکٹر کلائیڈ صاحب کون ہیں" ــ عمران نے جان بوجھ کر بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں ــ وہ ایکسیڈنٹ ہی تھا۔ ڈاکٹر کلائیڈ تو انتہائی مصروف سائنسدان ہیں اور حکومت ایکریمیا کے انتہائی اعلیٰ ترین عہدے پر فائز ہیں ــ ایکریمیا کی تمام ڈیفنس لیبارٹریاں ان کے تحت کام کرتی ہیں۔ ان کا سرکاری عہدہ وفاقی وزیر کے برابر ہے ــ وہ تو ڈاکٹر رالف کے دوست تھے" ــ ڈیوک نے جواب دیا۔

"بالکل ایسا ہی ہو گا ــ کیا ان کا فون نمبر مل سکتا ہے تاکہ میں ان سے ان کے دوست ڈاکٹر رالف کی تعزیت کر سکوں" ــ عمران نے کہا۔

"ہاں۔ کیوں نہیں ــ ان کا دفتر نارمنڈی روڈ پر ہے ــ وہ وار ڈیفنیٹر سائنس کہلاتے ہیں" ــ ڈیوک نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی ایک فون نمبر بھی بتا دیا۔

"بے حد شکریہ ــ کبھی ایکریمیا آنا ہوا تو ضرور ملاقات ہو گی۔ گڈ بائی" ــ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"ہو سکتا ہے آپ کے پہلے مخبر ایمرسے نے غلط بیانی کی ہو" ــ بلیک زیرو نے کہا۔

"ابھی معلوم ہو جاتا ہے" ــ عمران نے کہا اور ایک بار پھر رسیور اٹھا کر وہی نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے جو ڈیوک نے اسے بتائے تھے۔

"یس" ــ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"سپیشل سیکرٹری ڈیفنس ڈاکٹر کلائیڈ سے بات کرنا چاہتے ہیں" ــ عمران نے اس بار خالصتاً ایکریمی لہجے میں کہا۔

"یس ــ میں بات کراتی ہوں" ــ دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں بعد ایک ایسی آواز سنائی دی جس سے معلوم ہوتا تھا کہ بولنے والا بوڑھا آدمی ہے۔

"ہیلو — ڈاکٹر کلائیڈ بول رہا ہوں" ——— ڈاکٹر کلائیڈ نے کہا۔
"پارٹن بول رہا ہوں" ——— عمران کا لہجہ اور آواز بدل گئی تھی ساتھ ہی پہلے کی نسبت اب لہجہ انتہائی باوقار تھا۔
"یس سر۔ فرمایئے" ——— ڈاکٹر کلائیڈ کا لہجہ مؤدبانہ ہو گیا۔
"ڈاکٹر کلائیڈ — ایک خفیہ ادارے سے مجھے ایک عجیب سی رپورٹ ملی ہے کہ ڈاکٹر رالف مرحوم نے آپ کو کوئی نیا آئیڈیا دیا تھا۔ حالانکہ آپ نے اس کے متعلق مجھے کوئی رپورٹ نہیں دی" ——— عمران نے باوقار لہجے میں کہا۔
"نیا آئیڈیا ——— وہ کونسا جناب ——— ؟ مجھے تو نہیں معلوم" ——— ڈاکٹر کلائیڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ ڈاکٹر رالف نے اس ادارے کی مدد سے پاکیشیا کی کسی سائنس ریسرچ سکالر لڑکی سے وہ آئیڈیا حاصل کیا تھا اور لڑکی کو واپس بھجوا دیا تھا ——— اور پھر ڈاکٹر رالف نے اس بات کا ذکر بھی کیا تھا کہ وہ آئیڈیا آپ کے پاس ہے" ——— عمران نے کہا۔
"اوہ اچھا — اس آئیڈیئے کی بات کر رہے ہیں ——— ڈاکٹر رالف نے مجھ سے اس آئیڈیئے پر ڈسکشن کی تھی لیکن سر ——— وہ آئیڈیا ناقابل عمل تھا۔ اس لئے میں نے اس پر مزید کام کرانے سے معذرت کر لی تھی اور وہ آئیڈیا جو کہ بنیادی طور پر آئیڈیا بھی نہ تھا بلکہ ایک خاکہ سا تھا۔ وہ میں نے ڈاکٹر رالف کو واپس کر دیا تھا" ——— ڈاکٹر کلائیڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"ٹھیک ہے ——— شکریہ" ——— عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر ایک طویل سانس لی۔

"اس کا مطلب ہے کہ آپ کا خیال درست ثابت ہوا ——— آئیڈیا یقیناً اس ڈاکٹر کلائیڈ کے پاس ہے اور ڈاکٹر کلائیڈ کا انکار بتا رہا ہے کہ اس نے اسے حکومت ایکریمیا سے بھی خفیہ رکھا ہے ——— پھر یقیناً اس نے اسے اسرائیل کے حوالے کر دیا ہو گا" ——— بلیک زیرو نے کہا۔
"ہاں ——— اور اب میرا اس ڈاکٹر کلائیڈ کو ٹٹولنا ضروری ہو گیا ہے۔ چونکہ یہ کوئی سرکاری مشن نہیں بنتا۔ اس لئے میں اپنے ساتھ ٹائیگر اور جوزف کو لے جاؤں گا" ——— عمران نے کہا۔
"ہو سکتا ہے آپ کو اسرائیل بھی جانا پڑے" ——— بلیک زیرو نے کہا۔
"دیکھو ——— اگر ضرورت پڑی تو میں ٹیم کو بھی کال کر لوں گا۔ کیونکہ بنیادی آئیڈیا تو پاکیشیا ہی کی ملکیت ہے" ——— عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ٹیلیفون کی گھنٹی بجتے ہی میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے ڈاکٹر شمیر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ——— ڈاکٹر شمیر نے سخت لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر کلائیڈ بول رہا ہوں" ——— دوسری طرف سے کہا گیا اور ڈاکٹر شمیر چونک پڑا۔

"اوہ یس ڈاکٹر کلائیڈ۔ فرمایئے" ——— ڈاکٹر شمیر نے کہا۔

"ڈاکٹر شمیر ——— سپر کلورین والے آئیڈیئے پر کام شروع ہو گیا ہے" ڈاکٹر کلائیڈ نے پوچھا۔

"جی ہاں ——— میں نے ہنگامی بنیادوں پر کام شروع کرا دیا تھا اور آپ کے لئے یہ خوشخبری ہے کہ کام انتہائی تیزی سے کامیابی کی طرف بڑھ رہا ہے ——— آئیڈیا واقعی درست ثابت ہوا ہے" ——— ڈاکٹر شمیر نے جواب دیا۔

"کب تک مکمل ہو جائے گا" ——— ؟ ڈاکٹر کلائیڈ نے پوچھا۔

"زیادہ سے زیادہ ایک ہفتے تک ——— ہو سکتا ہے اس سے بھی کم وقت لگے ——— آپ کو تو علم ہے کہ ہماری لیبارٹری کس قدر مکمل ہے" ——— ڈاکٹر شمیر نے فاتحانہ لہجے میں کہا۔

"گڈ ——— لیکن ڈاکٹر شمیر ——— ایک نیا پرابلم سامنے آیا ہے اور مجھے اس سلسلے میں بے حد پریشانی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے" ——— ڈاکٹر کلائیڈ نے کہا۔

"اوہ ——— کیسا مسئلہ ڈاکٹر کلائیڈ" ——— ؟ ڈاکٹر شمیر نے چونک کر کہا۔

"مجھے ایک فون آیا ہے جو سپیشل سیکرٹری جناب پارٹن کا فون تھا۔ انہوں نے اس آئیڈیئے بلکہ اب اسے فارمولا ہی کہا جائے" ——— ڈاکٹر کلائیڈ نے کہا اور ڈاکٹر شمیر چونک پڑے۔

"اس فارمولے کا ——— انہیں کیسے پتہ چلا" ——— ؟ ڈاکٹر شمیر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"انہوں نے کسی خفیہ ادارے کی رپورٹ کا حوالہ دیا۔ بہرحال میں نے انہیں مطمئن تو کر دیا ہے لیکن خود میں پریشان ہو گیا ——— جب میں نے ذاتی طور پر سپیشل سیکرٹری کے اسسٹنٹ سے بات کی، وہ میرا آدمی ہے تو میں یہ سن کر حیران ہوا کہ پارٹن صاحب تو گزشتہ کئی روز سے ایکریمیا میں ہی موجود نہیں ہیں ——— یہ ایسی بات تھی جس نے مجھے بے حد پریشان کر دیا۔ لیکن میری سمجھ میں یہ بات نہ آ رہی تھی کہ کس نے یہ فون کیا ہو گا مگر پھر یہ مسئلہ حل ہو گیا۔ سائنس سٹورز کے انچارج ڈیوک کا فون آ گیا۔ اس نے کسی سرکاری مسئلے پر بات کی اور پھر اس نے اچانک پوچھا

کہ کیا پاکیشیا سے علی عمران کا فون آیا تھا۔ اس نے ڈاکٹر رالف کی موت پر آپ سے تعزیت کرنی تھی ـــــ میں اس کی بات سن کر حیران رہ گیا کیونکہ میں تو کسی علی عمران کو نہ جانتا تھا۔ مزید تفصیل پوچھنے پر معلوم ہوا کہ ڈاکٹر رالف اس علی عمران کا دوست تھا اور اس نے ڈیوک سے بات کی تھی اور یہ بھی کہا تھا کہ اس نے اخبار میں پڑھا تھا کہ میرا نام بھی اس حادثے کے پس منظر میں شامل تھا اور اس ڈیوک نے ہی اسے میرا فون نمبر دیا تھا ـــــ میں اس بات پر بے حد پریشان ہوا۔ خاص طور پر پاکیشیا کا حوالہ مجھے چونکا گیا ـــــ میں نے ڈیوک سے جب اس عمران کے بارے میں تفصیل پوچھی تو اس نے بتایا کہ وہ پاکیشیا کے کسی خفیہ ادارے کے ساتھ کام کرتا ہے۔ ڈیوک اس سے زیادہ اس کے بارے میں نہ جانتا تھا ـــــ میں نے ڈیوک سے بات کرنے کے بعد ایکریمیا کے ایک خفیہ ادارے کے سربراہ سے جب علی عمران کے بارے میں معلومات حاصل کیں تو وہ سربراہ علی عمران کا نام سنتے ہی اچھل پڑا۔ اس نے بتایا کہ عمران پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے اور دنیا کا انتہائی خطرناک ترین سیکرٹ ایجنٹ سمجھا جاتا ہے اور اس کے ساتھ ایسے ایسے کارنامے وابستہ ہیں کہ جنہوں نے اس شخصیت کو افوق الفطرت بنا دیا ہے ـــــ اس ادارے کے سربراہ نے مجھ سے پوچھا کہ میں عمران کے بارے میں کیوں پوچھ رہا ہوں تو میں نے انہیں بتا دیا کہ اس کا فون آیا تھا وہ ڈاکٹر رالف کا دوست تھا اور اس کی تعزیت کر رہا تھا۔ لیکن اس عمران کے بارے میں حاصل ہونے والی ان معلومات نے مجھے اور زیادہ پریشان کر دیا ہے کیونکہ اب یہ بات یقینی نظر آتی ہے کہ

اس عمران نے ہی سپیشل سیکرٹری بن کر مجھ سے بات کی۔ حالانکہ میں سپیشل سیکرٹری کو انتہائی قریب سے جانتا ہوں اور ان کی آواز اور لہجہ اچھی طرح پہچانتا ہوں۔ اس کے باوجود مجھے ذرا برابر بھی شک نہیں ہوا کہ یہ سپیشل سیکرٹری کی بجائے کوئی اور بول رہا ہے" ـــــ ڈاکٹر کلائیڈ نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور ڈاکٹر شمیر کے چہرے پر بھی پریشانی کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

"اوہ ـــــ یہ تو واقعی انتہائی پریشان کن مسئلہ ہے ڈاکٹر کلائیڈ۔ اصل میں غلطی اس ڈاکٹر رالف سے ہوئی جس نے اس لڑکی کو زندہ سلامت واپس پاکیشیا بھجوا دیا۔ یقیناً وہاں اس لڑکی کی گمشدگی کی تحقیقات کی جا رہی ہوں گی اور جب وہ لڑکی واپس پہنچی ہو گی تو اس سے پوچھ گچھ ہوئی ہو گی اور اس نے ڈاکٹر رالف اور اس فارمولے کے بارے میں تفصیلات بتا دی ہوں گی اسی لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس یا وہ عمران معلومات حاصل کر رہا ہو گا" ـــــ ڈاکٹر شمیر نے کہا۔

"ہاں ـــــ میرے ذہن میں بھی یہی بات آئی ہے۔ لیکن زیادہ سے زیادہ وہ یہ فارمولا واپس حاصل کرنا چاہتے ہوں گے۔ اگر یہ انہیں دے دیا جائے تو ہمارا کیا بگڑے گا ـــــ وہ ہمارے اصل منصوبے کے بارے میں تو نہیں جانتے۔ وہ تو خالصتاً میری اپنی سوچ ہے" ـــــ ڈاکٹر کلائیڈ نے کہا۔

"ڈاکٹر کلائیڈ! ـــــ آپ ایسے لوگوں کے بارے میں کچھ نہیں جانتے۔ جبکہ میں کسی حد تک ان سے واقف ہوں ـــــ آپ دیکھیں کہ یہ لوگ کس قدر تیز ہیں کہ انہوں نے سپیشل سیکرٹری بن کر بات کی اور

آپ پہچان ہی نہ سکے ــــ یہ لوگ صرف فارمولا ہی واپس حاصل نہیں کریں گے بلکہ یہ آپ سے اصل بات بھی اسی طرح اگلوالیں گے کہ آپ کو علم بھی نہ ہو سکے گا ــــ اور اس کے بعد آپ جانتے ہیں کہ کیا ہوگا۔ وہ اس فارمولے کو الٹا اسرائیل پر استعمال کریں گے اور اسرائیل کا وہی حشر ہوگا جو اس سے پہلے آپ نے پاکیشیا کی مثال دیتے ہوئے پاکیشیا کا بتایا تھا" ــــ ڈاکٹر شمیر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ ــــ تمہاری بات درست ہو سکتی ہے ــــ پھر کیا کیا جائے"۔ ڈاکٹر کلائیڈ کی آواز بتا رہی تھی کہ وہ ڈاکٹر شمیر کی بات سن کر اور زیادہ پریشان ہو گئے ہیں۔

"میرا خیال ہے کہ آپ ایک ماہ کی رخصت لے کر ایکریمیا سے کسی ایسے مقام پر چلے جائیں جہاں کوئی بھی آپ کے پاس نہ پہنچ سکے ــــ اس دوران میں یہ فارمولا مکمل کر لونگا اور پھر میں یہ فارمولا اسرائیل کے حوالے کر دونگا اور ہماری ذمہ داری ختم ہو جائے گی ــــ اس کے بعد اگر یہ لوگ آئیں گے بھی تو ان سے آسانی سے نمٹا جا سکتا ہے" ــــ ڈاکٹر شمیر نے کہا۔

"ابھی تو میرے سامنے انتہائی اہم سرکاری کام موجود ہیں اس لئے ایک دو ہفتے تک تو چھٹی نہیں لی جا سکتی۔ اس کے بعد سوچوں گا ــــ بہرحال تم کام جاری رکھو ــــ گڈ بائی" ــــ ڈاکٹر کلائیڈ نے کہا اور ڈاکٹر شمیر نے ــــ او۔کے ــــ کہہ کر رسیور رکھ دیا لیکن اس کے چہرے پر شدید پریشانی کے آثار نمایاں تھے۔ وہ کافی دیر بیٹھے سوچتے رہے پھر انہوں نے ہاتھ بڑھایا اور رسیور اٹھا کر اس کے نیچے موجود ایک بٹن پریس

کر کے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ۔ اوشم بول رہا ہوں" ــــ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف ایک آواز سنائی دی۔

"اوشم ــــ میں ڈاکٹر شمیر بول رہا ہوں ــــ کیا تم زیرو کلب فوری طور پر پہنچ سکتے ہو" ــــ ڈاکٹر شمیر نے کہا۔

"اوہ ــــ خیریت ڈاکٹر شمیر ــــ؟" اوشم نے حیران ہو کر پوچھا۔

"ایک انتہائی اہم مسئلہ درپیش ہے" ــــ ڈاکٹر شمیر نے کہا۔

"او۔کے ــــ میں پہنچ رہا ہوں" ــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور ڈاکٹر شمیر نے رسیور رکھا اور پھر کرسی سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

زیرو کلب یہودیوں کا ایک خفیہ کلب تھا اور اوشم کا تعلق اسرائیل کے ایک خفیہ ادارے سے تھا۔ ڈاکٹر شمیر نے ڈاکٹر کلائیڈ والے مسئلے پر اوشم سے بات چیت کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ چنانچہ تھوڑی دیر بعد ان کی کار لیبارٹری والی عمارت سے نکل کر انتہائی تیز رفتاری سے زیرو کلب کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔

زیرو کلب پہنچتے ہی ڈاکٹر شمیر کو اطلاع مل گئی کہ اوشم ان سے چند لمحے پہلے کلب پہنچ گیا ہے۔ چنانچہ وہ سیدھے اس کمرے کی طرف بڑھتے چلے گئے جہاں وہ اکثر اوشم سے بات چیت کرتے تھے۔ یہ کمرہ خصوصی طور پر خفیہ بات چیت کے لئے بنایا گیا تھا۔

کمرے میں اوشم موجود تھا وہ ڈاکٹر شمیر کو دیکھتے ہی اٹھ کھڑا ہوا۔ مصافحے اور رسمی فقروں کے بعد ڈاکٹر شمیر نے اوشم کو اس فارمولے، اس پر بننے والے ہتھیار اور ڈاکٹر کلائیڈ سے ہونے والی تمام بات چیت تفصیل

سے بتادی۔

"پھر آپ کیا چاہتے ہیں"۔۔۔۔ ادھم نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"میں چاہتا ہوں کہ یہ فارمولا محفوظ رہے"۔۔۔۔ ڈاکٹر شمیر نے جواب دیا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ ہم ڈاکٹر کلائیڈ کی حفاظت کریں"۔۔۔۔ ادھم نے کہا۔

"کب تک حفاظت کرو گے"۔۔۔۔ ڈاکٹر شمیر نے جواب میں کہا تو ادھم بے اختیار چونک پڑا۔

"ہونہہ۔۔۔ بات تو آپ کی درست ہے۔۔۔ اور کسی حد تک میں آپ کی بات کا مطلب بھی سمجھ گیا ہوں۔۔۔ لیکن بہتر یہی ہے کہ آپ کھل کر بات کریں۔۔۔ ڈاکٹر کلائیڈ بھی یہودی ہے اور اس نے اسرائیل اور یہودیوں کو بے پناہ مفادات بھی پہنچائے ہیں۔۔۔ موجودہ فارمولا بھی اس نے اپنی ذہانت سے اسرائیل کے لئے حاصل کیا ہے۔۔۔ ایسے آدمی کو ہلاک کرنا کیا ضروری ہے"۔۔۔ ادھم نے کہا۔

"دیکھو ادھم!۔۔۔ فارمولا ایجاد کرنے والی لڑکی پاکیشیا میں موجود ہے اور صحیح سلامت ہے۔۔۔ اگر عمران وغیرہ کی دلچسپی صرف اسی فارمولے تک ہی ہوتی تو وہ اس لڑکی سے فارمولا حاصل کر سکتے ہیں۔۔۔ لیکن جس طرح انہوں نے ڈاکٹر کلائیڈ کو ڈیل کرنے کی کوشش کی ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کی دلچسپی صرف فارمولے تک محدود

نہیں ہے بلکہ کسی بھی طرح انہیں اس بات کا علم ہو گیا ہے کہ ڈاکٹر کلائیڈ اس عام سے فارمولے سے کسی قسم کا ہتھیار تیار کرنے کے درپے ہے اور اگر یہ خبر پھیل گئی تو پاکیشیا کی تو حقیقت ہی نہیں، ایکریمیا، روسیاہ اور دوسرے بڑے ممالک دیوانہ وار اس فارمولے کے پیچھے دوڑ پڑیں گے۔۔۔ یہ اس قدر خوفناک فارمولا ہے کہ جیسے پوری دنیا کا وجود کسی ایک فرد یا حکومت کی مٹھی میں آجائے"۔۔۔۔ ڈاکٹر شمیر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"وہ کس طرح۔۔۔ آپ نے تو بس یہی بتایا ہے کہ سپر کلورین تیار ہو گی جو ایک انقلابی ایجاد ہے"۔۔۔۔ ادھم نے حیران ہو کر کہا۔

"ہاں۔۔۔ ابھی میں نے تمہیں صرف اتنا ہی بتایا ہے لیکن اصل ہتھیار کچھ اور ہے۔۔۔ تم سائنسدان نہیں ہو۔ اس لئے تمہیں تفصیلات تو بتائی نہیں جا سکتیں۔ صرف مختصر طور پر بتا دیتا ہوں"۔۔۔ ڈاکٹر شمیر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اوزون کے ختم کرنے والے آئیڈیے کے بارے میں بتانا شروع کر دیا۔

"اوہ۔۔۔ اس قدر خوفناک ہتھیار۔۔۔ یہ تو واقعی دنیا کا سب سے خطرناک ترین ہتھیار بن جائے گا"۔۔۔۔ ادھم کے چہرے پر زلزلے کی سی کیفیت پیدا ہو گئی تھی۔

"ابھی اسے مکمل ہونے اور اس حد تک پہنچنے کے لئے ایک طویل عرصہ چاہئے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم طویل عرصے تک اطمینان سے کام کرتے رہیں اور پاکیشیا یا کسی بھی دوسرے ملک کا ہاتھ ہم تک نہ پہنچ سکے۔۔۔ میں پہلے اس لئے مطمئن تھا کہ ڈاکٹر کلائیڈ نے ڈاکٹر رالف کا

خاتمہ کر دیا تھا اس لئے کسی کو علم نہ ہو سکتا تھا کہ اس لڑکی سے حاصل ہونے والا فارمولا کہاں گیا ــــــ اور کسی کو یہ علم بھی نہ ہو سکتا تھا کہ بظاہر اس عام سے فارمولے سے ہم کیسا ہتھیار بنانا چاہتے ہیں۔ لیکن اب اگر وہ عمران فرض کرو کہ ڈاکٹر کلائیڈ پر قابو پا لیتا ہے تو یقیناً ڈاکٹر کلائیڈ سے وہ اصل بات بھی اگلوا لے گا اور اس طرح یہ آئیڈیا اوپن ہو جائے گا۔ اور اگر ڈاکٹر کلائیڈ کو درمیان سے ہٹا دیا جائے تو پھر ہم قطعی طور پر محفوظ ہو جاتے ہیں" ــــــ ڈاکٹر شمیر نے کہا۔

"ٹھیک ہے ــــ اب میں آپ کی بات سمجھ گیا ہوں۔ آپ بے فکر رہیں۔ کام ایک دو روز میں مکمل ہو جائے گا اور آپ کو اطلاع مل جائے گی" ــــــ اوتھم نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"بس یہ خیال رکھنا کہ کسی کو میرا کلیو نہ ملے" ــــــ ڈاکٹر شمیر نے بھی کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور اوتھم نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

عمران، ٹائیگر اور جوانا کے ساتھ رات کے پچھلے پہر نارک پہنچا تھا۔ چونکہ ہوٹل میں ان کے کمرے بک تھے اس لئے وہ ایئرپورٹ سے سیدھے ہوٹل پہنچے اور پھر اپنے اپنے کمرے میں آرام کے لئے چلے گئے۔ صبح اٹھ کر عمران نے کمرے میں ہی نماز پڑھی اور پھر کھڑکی کے سامنے اپنی معمول کی ورزش مکمل کر لینے کے بعد اس نے غسل کیا اور پھر لباس تبدیل کر کے اس نے فون پر ہوٹل انتظامیہ کو ناشتے کے ساتھ ساتھ اخبارات کا بھی آرڈر دے دیا اور چند لمحوں بعد ایک خوبصورت ویٹرس نے ناشتہ اور اخبارات اس کے کمرے میں پہنچا دیئے۔ ناشتہ کرنے کے بعد عمران نے جیسے ہی اخبار اٹھایا، ایک خبر پر نظر پڑتے ہی وہ بری طرح چونک پڑا اور پھر اس کی نظریں تیزی سے خبر کی تفصیل پر دوڑنے لگیں۔ اس کے ہونٹ بھنچ گئے تھے اور کشادہ پیشانی پر بے شمار شکنیں سی ابھر آئی تھیں۔ خبر میں بتایا گیا تھا کہ ایکریمیا کے معروف سائنسدان اور حکومت کے اعلیٰ عہدیدار ڈاکٹر کلائیڈ

رات کو اپنے بستر پر مُردہ پائے گئے ہیں۔ پوسٹ مارٹم رپورٹ کے مطابق ان کی موت ہارٹ فیل ہونے کی وجہ سے ہوئی ہے۔ لیکن ڈاکٹروں نے ان کے دل کے اوپر ان کے جسم میں ایک ایسا سوراخ چیک کیا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ انہیں عین دل میں کسی خاص قسم کا انجکشن لگایا گیا ہے۔ لیکن انجکشن کس چیز کا لگایا گیا ہو گا۔ اس کا پتہ نہیں چلایا جا سکا۔ پولیس نے اس سوراخ اور ڈاکٹروں کی رپورٹ کے مطابق ڈاکٹر کلائیڈ کی موت طبعی تسلیم کرنے سے انکار کر دیا ہے اور کہا گیا ہے کہ یہ ایک باقاعدہ قتل ہے۔ اس کے ساتھ ہی اخبار نے اپنے طور پر ایک ماہر جرائم کی رائے بھی درج کی تھی۔ اس ماہر جرائم کی رائے کے مطابق ایکریمیا میں ایک ایسا گروپ کام کر رہا ہے جو اسی طرح سے لوگوں کو قتل کرتا ہے۔ اس سلسلے میں اس ماہر جرائم نے بہت سی مثالیں بھی دی تھیں۔ اس ماہر جرائم نے اپنا نام نہ لکھنے کی درخواست کرتے ہوئے اخبار کو بتایا تھا کہ یہ گروپ یہودی نژاد ہے اور جرائم کی دنیا میں اس گروپ کو نیڈل کلرز کہا جاتا ہے۔

"تو ڈاکٹر رالف کے بعد ڈاکٹر کلائیڈ کو بھی ہلاک کر دیا گیا ہے" ـــــ عمران نے اخبار رکھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ٹائیگر اور جوانا اندر داخل ہوئے۔

"آپ ناشتہ کر رہے ہیں ـــ ہم نے سوچا تھا کہ اکٹھے ناشتہ کریں گے" ـــ ٹائیگر نے کہا۔

"شکر ہے کہ میں نے پہلے ناشتہ کر لیا تھا۔ ورنہ اخبار پڑھنے کے بعد تو ناشتہ ہی مشکل ہو جاتا" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا ہوا ماسٹر ـــ آپ کچھ پریشان بھی نظر آ رہے ہیں" ـــ جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جس کام کے لئے آئے تھے، اُسے کسی نیڈل کلرز نے پہلے ہی ختم کر دیا ہے" ـــ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"نیڈل کلرز ـــ کیا مطلب" ـــ ٹائیگر اور جوانا دونوں نے ہی چونک کر پوچھا اور عمران نے انہیں ڈاکٹر کلائیڈ کی موت اور اس کے بارے میں ماہر جرائم نے جو رائے دی تھی وہ سب تفصیل سے بتا دی۔

"یہ تو واقعی معاملہ خراب ہو گیا باس! ـــ آئے تو ہم اسی ڈاکٹر کلائیڈ کے لئے تھے" ـــ ٹائیگر نے کہا۔

"نیڈل کلر ایک گروپ تھا تو سہی۔ لیکن وہ تو میری یہاں موجودگی کے دوران ہی ختم ہو گیا تھا ـــ اس کا آخری ممبر ٹورکم تھا جسے سزائے موت ہو گئی تھی" ـــ جوانا نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"کیا واقعی کوئی ایسا گروپ تھا" ـــ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"یس ماسٹر ـــ پیشہ ور قاتلوں کا ایک گروپ تھا ـــ یہ لوگ لمبی سی سوئی اپنے شکار کے جسم میں اس طرح اتار دیتے تھے کہ سوئی سیدھی دل میں اتر جاتی تھی اور ان کا شکار ہلاک ہو جاتا تھا ـــ پھر یہ سوئی کھینچ لیتے اور کسی کو پتہ بھی نہ چلتا کہ اس آدمی کو کس طرح ہلاک کیا گیا ہے لیکن پھر زیر زمین دنیا کی آپس کی لڑائی میں اس گروپ کے تین افراد ہلاک ہو گئے۔ چوتھا اور آخری آدمی ٹورکم تھا۔ وہ ایک بار میں قتل کرتے ہوئے رنگے ہاتھوں پکڑا گیا تھا اور پھر اسے سزائے موت ہو گئی۔ اس طرح یہ گروپ ختم ہو گیا تھا" ـــــ جوانا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ہوسکتا ہے وہ یہ طریقہ کسی اور کو جیل میں بتا گیا ہو۔ اور اس طرح کوئی نیا گروپ پیدا ہو گیا ہو ۔۔۔ یا پھر ان ماہر جرائم صاحب نے سُوئی کے سوراخ کا سُن کر اس پرانے گروپ کا ذکر کر دیا ہو" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ماسٹر ۔۔۔ اگر آپ حکم دیں تو میں اس بارے میں معلومات حاصل کروں" ۔۔۔ جوانا نے کہا۔

"کس طرح کرو گے" ۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"ایک آدمی سے ملنا ہو گا۔ اگر واقعی کوئی نیڈل کلر گروپ ہو گا تو اُسے یقیناً علم ہو گا" ۔۔۔ جوانا نے جواب دیا۔

"تم دونوں ناشتہ کر لو۔ پھر اکٹھے ہی اس آدمی کے پاس چلیں گے میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ ڈاکٹر کلائیڈ کا قتل ہماری وجہ سے ہوا ہے"۔ عمران نے کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے ہوٹل سروس کو اپنے کمرے میں دو آدمیوں کا ناشتہ پہنچانے کا آرڈر دے دیا۔

"ہماری وجہ سے ۔۔۔ وہ کیسے باس" ۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

"اسے شاید اس لئے ٹھکانے لگایا گیا ہے کہ ہم اس سے نہ مل سکیں۔ بہرحال ابھی تو صرف خیال ہے" ۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد ٹائیگر اور جوانا ناشتہ کرنے کے بعد عمران کے ساتھ ہوٹل سے نکلے اور انہوں نے ایک خالی ٹیکسی انگیج کر لی۔

"ڈلیسمنڈ سٹریٹ" ۔۔۔ جوانا نے ٹیکسی ڈرائیور سے کہا اور ٹیکسی ڈرائیور نے سر ہلاتے ہوئے ٹیکسی آگے بڑھا دی۔

ڈلیسمنڈ سٹریٹ ایک رہائشی کالونی تھی۔ جوانا نے پہلے ہی چوک پہ

ٹیکسی رکوا دی اور پھر کرایہ ادا کرنے کے بعد وہ پیدل ہی آگے بڑھ گئے۔

ایک درمیانے درجے کی کوٹھی کے پھاٹک کے باہر آرنلڈ گاف کی نیم پلیٹ موجود تھی اور جوانا اس کوٹھی کے گیٹ پر جا کر رک گیا۔ اس نے کال بیل کا بٹن پریس کیا تو چند لمحوں بعد سائیڈ پھاٹک کھلا اور ایک نوجوان باہر آیا اور پھر سامنے کھڑے جوانا کو دیکھ کر وہ بُری طرح اچھل پڑا۔

"انکل جوانا ۔۔۔ آپ ۔۔۔ آپ" ۔۔۔ اس نوجوان نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا اور جلدی سے آگے بڑھ کر وہ اس طرح جوانا سے چمٹ گیا جیسے صدیوں سے بچھڑا ہوا کوئی بیٹا باپ سے مل کر چمٹتا ہے اور جوانا نے اس کی پشت پر تھپکی دی۔

"اب تو خاصے بڑے ہو گئے ہو جون ۔۔۔ جب تم سے آخری بار ملاقات ہوئی تھی تو تمہاری ناک بہتی تھی" ۔۔۔ جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا اور نوجوان بے اختیار ہنس پڑا۔

"لیکن آپ بوڑھے نہیں ہوتے انکل" ۔۔۔ نوجوان جون نے ہنستے ہوئے کہا۔

"یہ میرے ماسٹر ہیں علی عمران ۔۔۔ اور یہ ٹائیگر ہے ۔۔۔ اور ماسٹر ا یہ گاف کا سب سے چھوٹا بیٹا جون ہے ۔۔۔ گاف میرا بہترین دوست ہے" ۔۔۔ جوانا نے جون کا تعارف کراتے ہوئے کہا اور پھر عمران اور ٹائیگر نے بھی جون سے مصافحہ کیا۔

چند لمحوں بعد وہ ایک خوبصورت انداز میں سجے ہوئے ڈرائنگ روم میں موجود تھے اور پھر ایک اُدھیڑ عمر لیکن قوی الجثہ آدمی اندر آیا اور وہ بھی جون کی طرح جوانا سے انتہائی پُرخلوص انداز میں ملا۔ جوانا نے عمران

اور ٹائیگر سے تعارف کرایا۔ اسی لمحے جون شراب کی بوتلیں ٹرے میں رکھے اندر داخل ہوا۔

"ہم میں سے کوئی بھی شراب نہیں پیتا بیٹے ـــــ اس لئے انہیں لے جاؤ" ـــــ جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا اور نوجوان جون اور اُدھیڑ عمر گاف دونوں حیران رہ گئے۔

"تم ـــ تم شراب نہیں پیتے ـــ یہ کیسے ہو سکتا ہے" ـــ گاف نے یقین نہ آنے والے لہجے میں کہا۔

"جب اس نے انسانی خون پینا بند کر دیا ہے تو شراب تو معمولی سی چیز ہے مسٹر گاف" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور گاف چونک پڑا۔

"خون پینا ـــ کیا مطلب" ـــــ ؟ گاف نے حیران ہو کر کہا۔

"میں نے پیشہ ورانہ قتل والا کام ہی چھوڑ دیا ہے۔ اس لئے ماسٹر کہہ رہے ہیں" ـــــ جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کمال ہے ـــ اس کا مطلب ہے کہ جوانا اب مکمل طور پر تبدیل ہو چکا ہے" ـــــ گاف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر اس نے جون کو شراب واپس لے جانے اور مشروبات لے آنے کیلئے کہہ دیا۔

"بڑے طویل عرصے بعد ملاقات ہو رہی ہے ـــــ مجھے یہ تو اطلاع مل گئی تھی کہ تم نے پاکیشیا میں مستقل رہائش رکھ لی ہے اور کسی بہت بڑے لارڈ کی نوکری کر لی ہے لیکن اس کے بعد کچھ معلوم نہیں ہوا" ـــــ گاف نے کہا۔

"ہاں ـــ اور وہ بہت بڑے لارڈ یہ عمران صاحب ہیں" ـــــ جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا اور گاف حیرت سے عمران کو دیکھنے لگا جس

ے چہرے پر اپنے آپ کو بہت بڑے لارڈ ہونے کا سن کر اس طرح کے تاثرات اُبھر آئے تھے جیسے وہ اپنے لئے اس القاب پر شرمندہ ہو رہا ہو۔

"یہ تو اس کا حسنِ ظن ہے مسٹر گاف ـــــ ورنہ میں نے تو اپنے ،ورچی کو نجانے گزشتہ کتنے سالوں کی تنخواہ دینی ہے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور گاف بے اختیار ہنس پڑا۔

"بہر حال یہ آپ کا آپس کا معاملہ ہے ـــــ مجھے تو اتنے طویل ﺮصے بعد جوانا سے مل کر حقیقتاً بے حد مسرت ہو رہی ہے" ـــــ ؛ف نے کہا۔

"ہم تمہارے پاس ایک ضروری کام سے آئے ہیں گاف ـــــ آج ے اخبار میں ایک قتل کے سلسلے میں نیڈل کلرز کا حوالہ آیا ہے اور ہم نے یہ معلوم کرنا ہے کہ کیا واقعی کوئی نیڈل گروپ یہاں ایکریمیا میں کام ر رہا ہے" ـــــ جوانا نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تمہارا اشارہ شاید سائنسدان ڈاکٹر کلائیڈ کی خبر کی طرف ہے ـــــ یں نے بھی ابھی یہ خبر پڑھی ہے مگر ـــــ" گاف نے سنجیدہ ہجے میں کہا۔

"کوئی سوال پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے ـــــ تم اس کام میں جس قدر غیر متعلق رہو گے، اتنا ہی تمہارا فائدہ ہے" ـــــ جوانا نے سپاٹ لہجے میں کہا اور گاف نے ہونٹ بھینچ لئے۔

اسی لمحے جون کمرے میں مشروبات کی ٹرے اٹھائے داخل ہوا ،ور اس نے مشروبات کا ایک ایک گلاس ان سب کے سامنے رکھا اور

پھر واپس چلا گیا۔

"جس گروپ کا اشارہ تم دے رہے ہو۔ وہ تو ایکریمیا میں نہیں ہے وہ تو تمہارے یہاں رہنے کے زمانے میں ہی ختم ہو گیا تھا ___ ٹورم مدت کی سزا پا گیا تھا لیکن ڈاکٹر کلائیڈ کو اسی انداز میں قتل کیا گیا ہے" ___ گاف نے جواب دیا۔

"کیا آپ جانتے ہیں کہ ڈاکٹر کلائیڈ کو کس نے قتل کیا ہے ___ ؟ کوئی اشارہ ___" ؟ عمران نے کہا۔

"ہاں ___ مجھے معلوم ہے مگر ___" گاف نے ایک بار پھر ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"گاف ___ میری موجودگی کے باوجود ہچکچا رہے ہو۔ اگر معاوضے کا مسئلہ ہے تب بھی کھل کر بتا دو ___ عمران صاحب وہ باورچی والا مذاق کر رہے تھے" ___ جوانا نے کہا۔

"ارے نہیں جوانا ___ معاوضے والا کوئی مسئلہ نہیں ہے معاوضہ حاصل کرنے کے لئے اور لوگ تھوڑے ہیں ___ میں دراصل اس لئے ہچکچا رہا ہوں کہ اگر یہ بات لیک آؤٹ ہو گئی تو میری اپنی زندگی خطرے میں پڑ جائے گی" ___ گاف نے کہا۔

"تم فکر نہ کرو گاف ___ جوانا کا وعدہ ہے کہ تمہارا نام درمیان میں نہ آئے گا" ___ جوانا نے انتہائی اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

"تو پھر سنو ___ ڈاکٹر کلائیڈ کا قتل ایکریمیا کے سب سے مشہور غنڈے راجوک نے کرایا ہے۔ اُسے اس کے لئے باقاعدہ بک کیا گیا تھا لیکن کس نے کیا تھا اس کا مجھے علم نہیں ہے۔ کیونکہ تم جانتے ہو کہ راجوک

...ت بڑا آدمی ہے اور میں اس کے مقابلے میں بہت چھوٹا سا ہوں" ...ف نے جواب دیا۔

"یہ وہی راجوک ہے ناں ___ جو کسی زمانے میں رائل سیلون کلب ...لک تھا" ___ جوانا نے کہا۔

"ہاں۔ وہی ہے ___ لیکن اب اس کی ملکیت میں دس سے ...یادہ کلب اور شاید درجنوں کے لحاظ سے جوئے خانے ہوں گے ___ ...س وقت وہ ناراک کی زیر زمین دنیا کا بے تاج بادشاہ ہے" ___ گاف ...ے جواب دیا۔

"آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ یہ قتل راجوک نے کرایا ہے" ___ عمران ...ے پوچھا۔

"یہ میرا پیشہ ورانہ راز ہے ___ بہرحال یہ اطلاع درست ہے" ...اف نے گول مول سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اب یہ راجوک کہاں بیٹھتا ہے" ___ ؟ جوانا نے پوچھا۔

"البائن کلب اس کا خاص اڈا ہے۔ وائٹ سٹار علاقے میں" ___ ...ف نے جواب دیا۔

"اوکے ___ شکریہ۔ اب ہمیں اجازت" ___ جوانا نے اُٹھتے ...ے کہا۔

"دیکھو جوانا ___ ایک بات تمہیں بتا دوں کہ جب تم یہاں تھے اس ...ت کے اور اب کے ایکریمیا میں بہت فرق پڑ چکا ہے۔ اس لئے ... ___ کوئی جذباتی حرکت نہ کرنا ___ اور البائن کلب میں تو بڑے ...ے لوگ بھی سر جھکا کر داخل ہوتے ہیں اور سر جھکا کر ہی باہر نکلتے ہیں"

گاف نے انتہائی ہمدردانہ لہجے میں کہا۔

"تم فکر نہ کرو گاف! ——— جوانا میں بھی اب بہت تبدیلی آچکی ہے بہرحال پھر آؤں گا اور پھر اطمینان سے گپ شپ ہوگی" ——— جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر مصافحہ کرنے کے بعد وہ تینوں اس کوٹھی سے باہر آگئے۔

"اب کیا پروگرام ہے ماسٹر" ——— کالونی کے چوک کی طرف بڑھتے ہوئے جوانا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تمہیں وہاں کے لوگ پہچانتے ہوں گے۔ اس لئے تم واپس ہوٹل چلے جاؤ ——— میں ٹائیگر وہاں چلے جاتے ہیں" ——— عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں ماسٹر ——— جوانا کا یہ لوگ کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ ویسے بھی میری وجہ سے اس راجوک سے ملاقات آسانی سے ہو جائے گی" جوانا نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ چوک سے انہیں ٹیکسی مل گئی اور جوانا نے اُسے الپائن کلب چلنے کا کہہ دیا۔

الپائن کلب خاصی وسیع عمارت تھی اس کی طرز تعمیر بھی جدید اور شاندار تھی لیکن جب یہ تینوں اندر داخل ہوئے تو وہاں ہر طرف زیر زمین دنیا کے لوگ ہی نظر آتے۔ جن میں سے زیادہ تعداد مسلح افراد کی تھی۔ کلب کا ہال خاصا وسیع تھا اور ہال میں شراب اور منشیات کی تیز بُو پھیلی ہوئی تھی۔ ایک طرف بڑا سا کاؤنٹر تھا جس پر دو نوجوان کھڑے شراب کی بوتلیں ویٹرز کو دینے میں مصروف تھے۔ جوانا ہال میں داخل ہوتے ہی سیدھا کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔

"راجوک سے کہو کہ ماسٹر کلرز کا جوانا اپنے ساتھیوں کے ساتھ ملنے

آیا ہے" ——— جوانا نے کاؤنٹر پر جا کر ایک نوجوان سے مخاطب ہو کر سخت لہجے میں کہا۔

"چیف سے ملاقات کے لئے جناب مینجر صاحب کی اجازت ضروری ہے ——— دائیں طرف راہداری کے آخر میں ان کا کمرہ ہے" ——— نوجوان نے جواب دیا اور جوانا سر ہلاتا ہوا ادھر کو بڑھ گیا۔ مینجر اُدھیڑ عمر آدمی تھا۔ وہ جوانا کو دیکھتے ہی بے اختیار کرسی سے اُٹھ کھڑا ہوا۔

"اوہ ——— اوہ ——— اگر میں غلطی نہیں کر رہا تو تم ماسٹر کلرز کے جوانا ہو" ادھیڑ عمر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور جوانا بے اختیار مسکرا دیا۔

"تو تم یہاں کے مینجر ہو ہیری ——— بڑی ترقی کر لی ہے تم نے" جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے اتنا عرصہ کلبوں اور ہوٹلوں میں دھکے کھانے کے بعد اتنی ترقی کرنے کا تو حق بن جاتا ہے" ——— ہیری نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر دونوں نے بڑے پُر جوش انداز میں مصافحہ کیا۔

"راجوک سے ملنا تھا" ——— جوانا نے مصافحہ کرتے ہی اصل بات کہہ دی۔

"چیف سے ——— کیوں ——— خیریت" ——— ؟ ہیری نے چونک کر کہا۔ وہ اب عمران اور ٹائیگر کی طرف دیکھ رہا تھا کیونکہ جوانا نے ان دونوں کا تعارف نہ کرایا تھا۔

"یہ پارٹی ہیں ——— ایک بڑا کام ہے" ——— جوانا نے عمران اور ٹائیگر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور عمران، جوانا کی ذہانت پر بے اختیار مسکرا دیا۔

"اوہ اچھا ___ ٹھیک ہے۔ میں بات کرتا ہوں ___ وہ یقیناً ماسٹر کلرز کے جوانا سے ملنے پر تیار ہو جائے گا" ___ ہیری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز پر موجود انٹرکام کا ریسور اٹھایا اور پھر تین نمبر پریس کر دیئے۔

"چیف ___ آپ کو ماسٹر کلرز کا نام تو یاد ہو گا ___ اس کا ممبر جوانا جو کافی عرصہ پہلے ایکریمیا چھوڑ کر چلا گیا تھا آپ سے ملنا چاہتا ہے۔ اس کے ساتھ پارٹی ہے اور وہ کوئی بڑا کام لے کر آیا ہے" ___ ہیری نے رابطہ قائم ہوتے ہی انتہائی خوشامدانہ لہجے میں کہا اور پھر دوسری طرف سے کوئی بات سننے کے بعد اس نے تھینک یو کہا اور ریسور رکھ دیا۔

"چیف نے ملاقات پر تو آمادگی ظاہر کر دی ہے لیکن اس کے لئے کل گیارہ بجے کا وقت دیا ہے" ___ ہیری نے کہا۔

"اس وقت وہ بیٹھا کہاں ہے" ___ ؟ جوانا نے قدرے سرد لہجے میں کہا۔

"وہ نیچے اپنے دفتر میں ہے۔ لیکن وہ بے حد مصروف ہے۔ مجھے تو یقین ہی نہ تھا کہ وہ ملاقات کی اجازت بھی دے گا ___ بہرحال اس نے ملاقات کی اجازت دے دی ہے ___ یہی تمہاری خوش قسمتی ہے" ___ ہیری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سنو ہیری! ___ تم مجھے جانتے ہو۔ اس لئے تم صرف مجھے یہ بتا دو کہ اس دفتر تک پہنچنے کا راستہ کونسا ہے ___ باقی ملاقات میں خود ہی کر لونگا" ___ جوانا نے کرخت لہجے میں کہا۔

"اوہ ___ اوہ ___ پلیز جوانا ___ ایسی بات سوچنا بھی نہ ___ ورنہ

تم اور تمہارے ساتھیوں کی لاشیں بھی یہاں سے باہر نہ جا سکیں گی"۔ ہیری نے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔ لیکن دوسرے لمحے ہیری ہوا میں اٹھتا چلا گیا۔ جوانا نے ہاتھ بڑھا کر اسے گردن سے پکڑ کر فضا میں اٹھا لیا تھا۔

"تم ایک ویٹر تھے۔ اب مینجر بن گئے ہو تو اس کا مطلب ہے کہ تم جوانا کو دھمکیاں دینے کے قابل ہو گئے ہو" ___ جوانا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے اس نے ہیری کو نیچے فرش پر پٹخ دیا۔

"مم ___ مم ___ مجبور ہوں جوانا ___ چیف اور اس کے آدمی ___" ہیری نے اٹھتے ہوئے گھگھیائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"راستہ بتاؤ نانسنس ___ ورنہ گردن توڑ دوں گا" ___ جوانا نے چیختے ہوئے کہا۔

"اسے ساتھ لئے چلتے ہیں" ___ عمران نے کہا اور جوانا نے سر ہلاتے ہوئے اسے بازو سے پکڑا اور دروازے کی طرف دھکیل دیا۔

"چلو آگے اور سنو ___ اگر راجوک تک پہنچنے کے دوران تم نے کسی کو بھی اشارہ کیا تو ایک لمحے میں گردن توڑ دوں گا" ___ جوانا نے غراتے ہوئے کہا۔

"مم ___ مم ___ میں تمہیں راستہ بتا دیتا ہوں ___ پلیز مجھے ساتھ مت لے جاؤ۔ ورنہ وہ مجھے گولیوں سے بھون ڈالیں گے" ___ ہیری نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"چلو راستہ ہی بتا دو ___ کچھ تو کرو" ___ عمران نے کہا اور ہیری

نے راستہ بتانا شروع کر دیا۔

"اب یہ بھی بتا دو کہ اگر راجوک فوری طور پر ہم سے ملنا چاہتا تو تم کیا کرتے"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"میں تمہیں سرخ کارڈ دے دیتا"۔۔۔۔ ہیری نے جواب دیا۔

"تو نکالو سرخ کارڈ"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"مم ۔۔ مم ۔۔ مگر ۔۔۔۔" ہیری نے انتہائی بے بسی سے کہا۔

"دیکھو ہیری ۔۔ کارڈ دے دو۔ بعد میں کہہ دینا کہ ہم تم سے زبردستی کارڈ لے گئے تھے۔ ورنہ وہ تو تمہیں بعد میں مارے گا۔ تم پہلے ہمارے ہاتھوں ہی موت کے گھاٹ اتر جاؤ گے"۔۔۔۔ جوانا نے کہا اور ہیری نے جلدی سے مڑ کر میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک سرخ رنگ کا کارڈ نکال کر جوانا کی طرف بڑھا دیا۔ جیسے ہی جوانا نے کارڈ اس کے ہاتھ سے پکڑا عمران کا بازو گھوما اور ہیری چیختا ہوا اچھل کر فرش پر گرا اور ایک دو لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔

"آؤ اب اس راجوک کو بھی دیکھ لیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور وہ تینوں اس کمرے سے باہر آ گئے۔ پھر واقعی سرخ کارڈ کی وجہ سے انہیں کہیں بھی نہ روکا گیا اور وہ اس کمرے کے دروازے تک آسانی سے پہنچ گئے جس پر راجوک کی نیم پلیٹ موجود تھی۔ یہاں دو مسلح آدمی کھڑے تھے۔ انہوں نے سرخ کارڈ دیکھ کر سر ہلاتے ہوئے خود ہی دروازہ کھولا اور وہ تینوں اندر داخل ہو گئے۔

یہ کمرہ واقعی دفتر کے سے انداز میں سجا ہوا تھا اور وہاں بڑی سی میز کے پیچھے گھومنے والی کرسی پر ایک قوی الجثہ آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس

کا سر گنجا تھا اور چہرے پر خباثت اور سفاکی کے تاثرات نمایاں تھے۔ وہ کسی سے فون پر باتیں کر رہا تھا۔ ان تینوں کو اندر داخل ہوتے دیکھ کر وہ بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے جلدی سے رسیور رکھ دیا۔

"تم ۔ تم ۔۔ تم تو جوانا ہو ۔۔ مگر میں نے تو ہیری کو کل کا وقت دیا تھا ۔۔ پھر تم یہاں کیسے آ گئے"۔۔۔۔ اس گنجے نے جو یقیناً راجوک تھا انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں انتظار کا عادی نہیں ہوں راجوک ۔۔ اور یہ بھی سن لو کہ میری نظروں میں تم ابھی تک جرائم کی دنیا کے وہی حقیر سے کیڑے ہو اس لئے آئندہ میرے ساتھ بات کرتے ہوئے اپنے لہجے کو درست رکھنا"۔۔۔۔ جوانا نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔

"تم ۔۔ تم مجھے دھمکیاں دے رہے ہو ۔۔ میرے ہی دفتر میں"۔ راجوک نے ایک جھٹکے سے کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ جیب سے باہر آیا تو اس کے ہاتھ ریوالور موجود تھا لیکن اس سے پہلے کہ وہ ٹریگر دباتا، ٹائیگر کا جو اس کی میز کی سائیڈ پر کھڑا تھا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور دوسرے لمحے ریوالور راجوک کے ہاتھ سے نکل کر سیدھا سامنے کھڑے عمران کے ہاتھ میں پہنچ گیا اور راجوک اس طرح آنکھیں پھاڑے کھڑا تھا جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔

"دروازے کا لاک لگا دو جوانا ۔۔ کمرہ ساؤنڈ پروف ہے۔ اس لئے مسٹر راجوک کی چیخیں باہر نہ جا سکیں گی"۔۔۔۔ عمران نے سرد لہجے میں جوانا سے کہا اور جوانا نے مڑ کر دروازے کے تالے کے اوپر موجود

لاک والا بٹن پریس کر دیا۔

"تم ـــ تم کیا چاہتے ہو" ـــــ؟ راجوک نے ہونٹ بھینچ کر کہا۔

"ادھر آ کر ہمارے سامنے بیٹھو ـــ ہم نے تم سے صرف چند باتیں کرنی ہیں" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور راجوک خاموشی سے میز کی سائیڈ سے نکلا اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم بجلی کی سی تیزی سے گھوما۔ اس نے واقعی انتہائی برق رفتاری سے ٹائیگر کو عمران پر دھکیلنے کی کوشش کی تھی لیکن ٹائیگر بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر ایک طرف ہوا اور راجوک لڑکھڑاتا ہوا آگے بڑھا ہی تھا کہ عمران کا ریوالور والا ہاتھ حرکت میں آیا اور ریوالور کا دستہ پوری قوت سے اس کے چمکتے ہوئے سر پر پڑا اور وہ چیختا ہوا اوندھے منہ قالین پر گرتا چلا گیا۔ اس کے ساتھ عمران کی لات چلی اور راجوک کا گر کر اٹھتا ہوا جسم ایک جھٹکا کھا کر ساکت ہوتا چلا گیا۔

"اسے اٹھا کر صوفے پر بٹھا دو اور اس کا کوٹ عقب سے نیچے کر دو۔" عمران نے جوانا سے کہا اور جوانا نے جھک کر راجوک کو اٹھایا اور صوفے پر ڈال کر اس کا کوٹ عقب سے نیچے کر دیا۔ اس طرح اب راجوک اپنے ہاتھوں کو استعمال نہ کر سکتا تھا۔

"اسے ہوش میں لے آؤ ـــ لیکن ناک اور منہ بند کر کے ہوش میں لانا تاکہ یہ بولنے کے قابل رہ جائے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جوانا نے آگے بڑھ کر اس کا منہ اور ناک دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا اور چند لمحوں بعد ہی راجوک کو ہوش آ گیا۔ ہوش میں آتے ہی اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن پھر سامنے کھڑے عمران اور اس کی سائیڈوں

میں موجود ٹائیگر اور جوانا کو دیکھ کر اس کے ہونٹ بھینچ گئے اور اس نے اٹھنے کی کوشش ترک کر دی۔

"تم ـــ تم کیا چاہتے ہو" ـــــ؟ راجوک نے کہا۔

"سنو راجوک! ـــ یہ سب کچھ بھی صرف اس لئے ہوا ہے کہ تم نے ضرورت سے زیادہ ہوشیار بننے کی کوشش کی ہے ـــــ ہمارا مقصد تمہیں کوئی نقصان پہنچانا ہوتا تو اب تک تم دس بار زمین میں دفن ہو چکے ہوتے ـــ ہم تو صرف تم سے چند باتیں پوچھنے آئے ہیں" ـــــ عمران نے ایک کرسی گھسیٹ کر صوفے کے سامنے رکھ کر اس پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ راجوک کا ریوالور بدستور اس کے ہاتھ میں تھا۔

"پہلے تم بتاؤ کہ تم ہو کون ـــ جوانا کو تو میں جانتا ہوں۔ لیکن تم تو ایشیائی ہو" ـــــ راجوک نے اس بار قدرے سنبھلتے ہوئے کہا۔

"یہ بعد کی باتیں ہیں ـــ تم صرف اتنا بتا دو کہ تم نے سائنسدان ڈاکٹر کلائیڈ کو کس کے کہنے پر ہلاک کرایا ہے" ـــــ عمران نے سوال کرتے ہوئے کہا اور راجوک عمران کی بات سن کر بے اختیار اچھل پڑا۔

"تم ـ تم ـ تمہیں کیسے معلوم ہوا ـــ میں نے تو ایسا نہیں کیا"۔ راجوک نے گھبرائے ہوئے انداز میں کہا اور عمران مسکرا دیا۔

"دیکھو راجوک ـــ آخری بار کہہ رہا ہوں کہ میرے سوال کا درست جواب دے دو ـــ ورنہ جواب تو میں حاصل کر لوں گا۔ لیکن یہاں تمہاری کٹی پھٹی لاش ہی پڑی نظر آئے گی ـــ مجھے معلوم ہے کہ تمہاری براہ راست سائنسدان ڈاکٹر کلائیڈ سے کوئی دشمنی نہیں ہو سکتی ـــ تم نے یقیناً رقم لے کر یہ کام کرایا ہو گا ـــ اور جوانا کی موجودگی سے تم اتنا

سمجھ سکتے ہو کہ ہمارا یہاں کی حکومت یا پولیس سے بھی کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس لیے تمہارا نام درمیان میں نہ آئے گا اور کسی کو معلوم بھی نہیں ہو سکے گا کہ تم نے ہم سے ملاقات کی ہے" ——— عمران نے کہا۔

"جب میں نے ایسا کوئی کام کیا ہی نہیں تو میں بتاؤں کیا ——— یہ نام بھی میں پہلی بار تمہارے منہ سے سن رہا ہوں" ——— اس بار راجوک نے سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوکے ——— میں نے تو سوچا تھا کہ تم ٹوٹ پھوٹ سے محفوظ رہ جاؤ۔ لیکن شاید تمہاری قسمت میں یہی لکھ دیا گیا ہے" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"سنو ——— یہ میرا خاص اڈا ہے۔ یہاں سے تم زندہ بچ کر نہ جا سکو گے اس لیے بہتر ہے کہ خاموشی سے واپس چلے جاؤ" ——— راجوک نے الٹا دھمکی دیتے ہوئے کہا مگر دوسرے لمحے وہ بری طرح چیختا ہوا اچھل کر پہلو کے بل صوفے پر گرا اور پھر ہاتھ پابند ہونے کی وجہ سے لڑھک کر نیچے فرش پر جا گرا۔ اس کے ساتھ ہی عمران نے پیر اٹھا کر مخصوص انداز میں اس کی گردن پر رکھ دیا اور راجوک کے حلق سے بے اختیار خرخراہٹ کی آوازیں نکلنے لگیں۔ اس کا چہرہ تیزی سے مسخ ہوتا جا رہا تھا اور جسم پانی سے نکلنے والی مچھلی کی طرح پھڑکنے لگا تھا۔ عمران مسلسل پیر کو گھماتے چلا جا رہا تھا۔ جب اس نے دیکھا کہ راجوک کی حالت انتہائی مخدوش ہو گئی ہے تو اس نے تیزی سے پیر کو واپس کر لیا اور راجوک کی حالت تیزی سے سنبھلنے لگی۔

"بولو ——— ورنہ اس بار پیر واپس نہ لاؤں گا" ——— عمران نے انتہائی

سرد لہجے میں کہا۔

"اوتھم ——— اوتھم نے کام دیا تھا" ——— راجوک نے گھگھیاتے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کی ساری اکڑ فوں غائب ہو چکی تھی۔

"کون اوتھم ——— پوری تفصیل بتاؤ" ——— عمران نے پیر کو ذرا سا پھر موڑتے ہوئے کہا۔

"بب ——— بب ——— بتاتا ہوں ——— پلیز یہ عذاب ہٹا لو ——— یہ تو نئی عذاب ہے" ——— راجوک نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا اور عمران نے پیر واپس موڑ لیا۔

"اوتھم اسرائیلی ایجنٹوں کا سربراہ ہے ——— اس کا گروپ انتہائی طاقتور ہے۔ وہ میرا سرپرست بھی ہے۔ بظاہر وہ پیٹرز کلب کا مالک ہے اور شریف شہری ہے مگر وہ انتہائی خطرناک آدمی ہے ——— پلیز اسے میرے متعلق کچھ نہ بتانا۔ ورنہ وہ مجھے ہلاک کر دے گا" ——— راجوک نے روتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اور ہمارے جانے کے بعد تم اسے فون کر کے ہمارے متعلق تفصیل بتا دو گے تاکہ وہ ہمیں ہلاک کرا دے" ——— عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پیر کو یکلخت پوری طرح گھما دیا اور راجوک کا جسم تیزی سے تڑپا۔ اس کی ناک اور منہ سے خون بہہ نکلا اور آنکھیں اوپر کو چڑھ گئیں۔ چند لمحوں بعد ہی اس کا جسم ساکت ہو چکا تھا۔ عمران نے پیر ہٹا لیا۔

"آؤ اب اس اوتھم سے بات کر لیں" ——— عمران نے کہا اور دروازے کی طرف بڑھا۔

"باہر موجود افراد کا کیا کرنا ہے"۔۔۔؟ جوانا نے لاک کھولتے ہوئے پوچھا۔

"نیچے والا بٹن آن کر دو۔ پھر باہر سے دروازہ نہ کھولا جا سکے گا اور جب تک وہ دروازہ توڑیں اور راجوک کی لاش انہیں دستیاب ہو۔ ہم باہر جا چکے ہوں گے"۔۔۔ عمران نے کہا اور جوانا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ناب گھما کر دروازہ کھولا اور لاک کے نیچے موجود ایک بٹن پریس کر دیا۔ عمران اور ٹائیگر باہر آ گئے۔ راجوک کی لاش دروازے کے بڑے پٹ کی اوٹ میں پڑی تھی اس لئے باہر موجود مسلح افراد کو اندر گئے بغیر وہ نظر نہ آ سکتی تھی۔

آخر میں جوانا باہر آ گیا۔ اس نے دروازہ بند کر دیا۔ اور پھر وہ اطمینان سے چلتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔ مسلح افراد کو شاید اندر سے کوئی ہدایت سنائی نہ دی تھی اس لئے وہ خاموش کھڑے رہے تھوڑی دیر بعد وہ تینوں کلب سے باہر نکل کر آگے بڑھتے چلے گئے اور تھوڑا سا آگے جانے کے بعد انہیں خالی ٹیکسی مل گئی۔ عمران نے ٹیکسی ڈرائیور کو مین مارکیٹ چلنے کے لئے کہا اور تھوڑی دیر بعد وہ مین مارکیٹ پہنچ کر ٹیکسی سے اتر گئے۔

"ہم نے یہاں سے میک اپ کا سامان خریدنا ہے اور پھر کسی باتھ روم میں میک اپ کرنا ہے کیونکہ اوتھم یہودی ایجنٹ ہے اس لئے ہمارے ایشیائی ہونے کا شک کر ہی وہ چونک پڑے گا"۔۔۔ عمران نے ٹیکسی کے آگے بڑھ جانے کے بعد ٹائیگر سے کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد جب وہ دوبارہ ٹیکسی میں

بیٹھے پیٹرز کلب کی طرف بڑھ رہے تھے تو عمران اور ٹائیگر دونوں یکریمین میک اپ میں تھے۔

پیٹرز کلب یک منزلہ عمارت پر مشتمل تھا لیکن کلب میں آنے جانے والے افراد شریف اور معزز طبقے سے تعلق رکھتے تھے۔ عمران اپنے ساتھیوں کے ساتھ کلب میں داخل ہوا اور پھر وہ سیدھے کاؤنٹر کی طرف بڑھ گئے۔

"مینیجر صاحب سے ملاقات کرنی ہے"۔۔۔ عمران نے کاؤنٹر پر موجود نوجوان لڑکی سے انتہائی مہذب لہجے میں کہا۔

"آپ کا نام"۔۔۔؟ اس لڑکی نے چونک کر پوچھا۔

"میرا نام جوزف ہے۔ لیکن مینیجر صاحب سے یہ ہماری پہلی ملاقات ہوگی۔۔۔ ہم نے بزنس ٹاک کرنی ہے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور لڑکی نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کاؤنٹر پر موجود رسیور اٹھایا اور عمران اور اس کے ساتھیوں کی آمد کے بارے میں اطلاع دینی شروع کر دی پھر اس نے دوسری طرف سے کچھ سن کر رسیور رکھا اور ایک طرف کھڑے ایک باوردی نوجوان کو انگلی کے اشارے سے قریب بلایا۔

"ان صاحبان کو مینیجر صاحب کے کمرے تک پہنچا دو"۔۔۔ لڑکی نے اس باوردی نوجوان سے عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"آئیے صاحبان"۔۔۔ اس نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور تیزی سے دائیں طرف موجود راہداری کی طرف مڑ گیا۔ راہداری میں ایک

دروازے پر منیجر کی پلیٹ موجود تھی لیکن باہر صرف ایک باوردی چپڑاسی کھڑا تھا۔ نوجوان انہیں وہاں چھوڑ کر واپس چلا گیا اور چپڑاسی نے احتراماً سر جھکایا اور پھر دروازہ کھول دیا اور عمران اندر داخل ہو گیا۔ کمرہ خاصے سلیقے سے سجا ہوا تھا اور میز کے پیچھے ایک نوجوان بیٹھا ہوا تھا جس کے جسم پر انتہائی قیمتی کپڑے کا سوٹ تھا وہ چہرے مہرے سے ہی کاروباری لگ رہا تھا البتہ میز پر موجود پلیٹ پر اس کا نام اوتھم لکھا ہوا صاف نظر آ رہا تھا۔

"خوش آمدید جناب! — میرا نام اوتھم ہے اور میں کلب کا منیجر ہوں" —— اوتھم نے کرسی سے اٹھ کر کاروباری انداز میں مسکرا کر ان کا استقبال کرتے ہوئے کہا۔

"مجھے جوزف کہتے ہیں — یہ میرے ساتھی ہیں مسٹر مائیکل اور مسٹر آرنلڈ!" عمران نے تعارف کراتے ہوئے کہا اور پھر اوتھم سے مصافحہ کر کے وہ اطمینان سے صوفوں پر بیٹھ گئے۔

"جی فرمائیے! — میں آپ حضرات کی کیا خدمت کر سکتا ہوں" — اوتھم نے دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا

"کیا یہ کمرہ خصوصی گفتگو کے لئے محفوظ ہے۔ حوالے کیلئے سپاٹ لائٹ کافی رہے گا" —— عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا تو اوتھم بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"آپ — آپ —" اوتھم نے بری طرح گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اس میں اتنا حیران ہونے کی کیا ضرورت ہے مسٹر اوتھم" —— ؟ عمران نے بھی حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں — ایسی بات نہیں — دراصل اچانک — بہرحال آئیے۔ خصوصی کمرے میں چلتے ہیں" —— اوتھم نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے میز کے کنارے پر لگا ہوا کوئی بٹن پریس کر دیا تھا کیونکہ اس کے کھلتے ہی عقبی دیوار میں سرر کی ہلکی سی آواز کے ساتھ ایک خلا نمودار ہو چکا تھا اور دوسری طرف واقعی ایک ساؤنڈ پروف کمرہ تھا جسے سٹنگ روم کے طرز پر سجایا گیا تھا۔

"پہلے اپنا تفصیلی تعارف کرا دیں" — اوتھم نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے قدرے مضطرب سے لہجے میں کہا۔

"کیا تمہیں معلوم نہیں کہ جب حوالہ دے دیا جائے تو تعارف جرم بن جاتا ہے" —— عمران نے انتہائی سخت لہجے میں کہا تو اوتھم کے چہرے پر سخت اطمینان کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔ جیسے عمران کے اس جواب نے اس کے ذہن سے ہر قسم کے خدشات دور کر دیئے ہوں۔

"ٹھیک ہے — اب میں مطمئن ہوں۔ فرمائیے" —— اوتھم نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔

"راجوک کے ذریعے ڈاکٹر کلائیڈ کو ہلاک کرانے کی کیا ضرورت تھی —؟ میں ہیڈ کوارٹر کیلئے اس کا جواب معلوم کرنا چاہتا ہوں" —— عمران نے اسی طرح سخت لہجے میں کہا۔

"اوہ — اوہ — مگر —" اوتھم کے چہرے پر ایک بار پھر پہلے کی ہٹ اور حیرت کے ملے جلے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

"مسٹر اوتھم — تم آخر بار بار کیوں اس طرح بدحواس ہو جاتے ہو —؟"

کیا تمہیں مین ہیڈ کوارٹر کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ــــــ کیا تمہارا خیال ہے کہ مین ہیڈ کوارٹر یہاں ہونے والی کسی سرگرمی کے بارے میں کچھ نہیں جانتا" ــــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اصل میں یہ کام میں نے ذاتی حیثیت سے کرایا تھا اس لئے میرا خیال تھا کہ مین ہیڈ کوارٹر تو ایک طرف مقامی چیف کو بھی معلوم نہ ہوگا" ادھم نے ایک بار پھر اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"اسی لئے تو مین ہیڈ کوارٹر کو اس پوچھ گچھ کی ضرورت محسوس ہوئی ہے" ــــــ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور ادھم نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"لیکن مین ہیڈ کوارٹر تمہیں بھیجنے کی بجائے چیف کے ذریعے بھی معلومات حاصل کر سکتا تھا" ــــــ ادھم نے ایک بار پھر چونکتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے مین ہیڈ کوارٹر مقامی چیف سے ہٹ کر براہِ راست تم سے معلومات چاہتا ہو" ــــــ عمران نے کہا اور ادھم بے اختیار اس طرح سر ہلانے لگا جیسے وہ عمران کی بات سے صد فی صد متفق ہو چکا ہو۔

"ڈاکٹر شمیر نے مجھے ایسا کرنے کے لئے کہا تھا" ــــــ ادھم نے کہا۔

"تفصیل سے رپورٹ دو ادھم" ــــــ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر کلائیڈ نے پاکیشیا سے ایک سائنسی فارمولا حاصل کیا تھا اور اُسے بجائے ایکریمین حکومت کے نوٹس میں لانے کے اس نے ڈاکٹر شمیر کو دے دیا تاکہ جب یہ مکمل ہو جائے تو اسے اسرائیل کی تحویل میں دے دیا جائے ــــ ڈاکٹر شمیر نے اس پر کام شروع کر دیا۔ پھر اچانک ڈاکٹر کلائیڈ

نے ڈاکٹر شمیر کو بتایا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس فارمولے کی وجہ سے اُسے ٹریس کر رہی ہے ــــــ اس نے ایک آدمی علی عمران کا نام لیا جس نے سی ڈیوک سے ڈاکٹر کلائیڈ کا فون نمبر معلوم کیا اور پھر اُسنے سپیشل سیکرٹری کے لہجے میں بات چیت کی۔ حالانکہ ڈاکٹر کلائیڈ نے معلومات کیں تو اُسے پتہ چلا کہ سپیشل سیکرٹری تو ملک میں ہی موجود نہ تھے ــــــ پھر اس ڈیوک نے فون پر ان سے پوچھ لیا کہ کیا اس عمران کا فون آیا تھا۔ اس طرح ڈاکٹر کلائیڈ سامنے آگیا ــــــ ڈاکٹر کلائیڈ نے یہ فارمولا ڈاکٹر رالف سے حاصل کیا تھا اور پھر اسے محفوظ کرنے کے لئے ڈاکٹر رالف کو ہلاک کر دیا گیا ــــــ ڈاکٹر شمیر نے مجھ سے بات کی اور یہ خدشہ ظاہر کیا کہ ڈاکٹر کلائیڈ کے سامنے آنے سے یہ فارمولا غیر محفوظ ہو چکا ہے۔ چنانچہ میں نے ڈاکٹر شمیر کے کہنے پر فارمولا محفوظ کرنے کے لئے ڈاکٹر کلائیڈ کو ختم کر دیا" ــــــ ادھم نے آخر کار تفصیل بتا دی۔

"لیکن جسے تم فارمولا کہہ رہے ہو یہ تو عام سا سائنسی آئیڈیا ہے ڈاکٹر رالف نے جب اسے پاکیشیا کی ایک سائنس سٹوڈنٹ سے حاصل کیا تھا تو مین ہیڈ کوارٹر کو اس کی تفصیلات مل گئی تھیں" ــــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ ــــ اوہ۔ واقعی مین ہیڈ کوارٹر کی باخبری حیرت انگیز ہے ــ ایسا ہی ہے۔ ڈاکٹر شمیر نے بتایا تھا کہ پہلے یہ عام سا سائنسی آئیڈیا تھا جسے ڈاکٹر شمیر سپر کلورین کہہ رہا تھا۔ لیکن ڈاکٹر کلائیڈ نے اس سے ایک ایسے خوفناک ہتھیار کی ایجاد کا فارمولا سوچ لیا جس سے پوری دنیا کو آناً فاناً ختم کیا جا سکتا ہے۔ مجھے اس نے تفصیل تو نہیں بتائی اور نہ مجھے سمجھ

آسکتی تھی۔ لیکن اس نے مختصر طور پر یہی بتایا کہ اس ہتھیار سے دنیا کے
گرد موجود اوزون کی تہہ کو ختم کر کے کسی بھی ملک کو ایک لمحے میں تباہ
برباد کیا جا سکتا ہے ____ ڈاکٹر شمیر نے کہا تھا کہ فارمولا مکمل ہونے
کے قریب ہے۔ جب یہ مکمل ہو جائے گا تو اس پر مزید کام کرنے کے لئے
وہ اُسے اسرائیل کے حوالے کر دے گا لیکن تب تک اس کا محفوظ ہونا
ضروری ہے" ____ ادھم نے آخر کار وہ بات بتا دی جس خدشے نے
ہی عمران کو یہاں آنے پر مجبور کیا تھا۔

"اگر ایسی بات ہے تو ڈاکٹر شمیر کو کم از کم اس کے متعلق مین ہیڈ کوارٹر
کو تو باخبر کر دینا چاہیئے تھا" ____ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اس کے ذہن میں کوئی پلاننگ بہر حال ہو گی ____ مجھے تو اتنا معلوم
ہے کہ ڈاکٹر شمیر سے تعاون کرنے کی ہدایت مجھے مقامی چیف نے کر رکھی
تھی۔ اس لئے جب بھی وہ کوئی کام بتاتا ہے۔ میں اُسے سرانجام دے
دیتا ہوں" ____ ادھم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تم اپنی بات کی تصدیق ڈاکٹر شمیر سے کرا سکتے ہو" ____؟ عمران
نے کہا۔

"اوہ۔ نہیں ____ ڈاکٹر شمیر کے بارے میں میرے پاس کوئی معلومات
نہیں۔ البتہ میرا فون نمبر اس کے پاس ہے ____ جب وہ چاہتا ہے
مجھے فون کر کے کسی جگہ بلا لیتا ہے ____ لیکن ہیڈ کوارٹر کو تو اس کے
بارے میں معلوم ہے۔ وہ خود تصدیق کرے گا" ____ ادھم نے جواب
دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ____ لیکن یہ سوچ لو کہ اگر ڈاکٹر شمیر نے تمہاری بات

کی تصدیق نہ کی تو پھر تمہارا کیا حشر ہو گا ____ اس لئے بہتر یہی ہے کہ
تم پہلے اس سے بات کر لو" ____ عمران نے کہا۔

"کیوں تصدیق نہ کرے گا ____ یہ کیسے ہو سکتا ہے" ____ ادھم
نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم جانتے تو ہو کہ ہمارے کام میں بعض اوقات ایسی سچویشنز پیدا ہو
جاتی ہیں ____ میں تو تمہاری ہمدردی کی بنا پر یہ سب کچھ کہہ رہا ہوں۔
ویسے تمہاری مرضی" ____ عمران نے پرخلوص لہجے میں کہا۔

"اوہ ____ ٹھیک ہے۔ واقعی مجھے بات کر لینی چاہیئے کیونکہ بہر حال
ڈاکٹر کلائیڈ بھی نمایاں حیثیت کا مالک تھا" ____ ادھم نے پریشان
ہوتے ہوئے کہا اور پھر وہ کرسی سے اُٹھا اور اس نے ایک الماری کھولی
اور اس میں سے ایک ٹرانسمیٹر نکال کر میز پر رکھا اور اس پر فریکوئنسی
سیٹ کرنے لگا۔

"ایمرجنسی کے لئے تو اسے استعمال کیا جا سکتا ہے" ____ ادھم نے
فریکوئنسی ایڈجسٹ کرتے ہوئے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا لیکن عمران
کی نظریں فریکوئنسی پر جمی ہوئی تھیں۔

"ایک منٹ" ____ اچانک عمران نے ہاتھ بڑھا کر ادھم کو ٹرانسمیٹر
کا بٹن آن کرنے سے روکتے ہوئے کہا اور ادھم چونک پڑا۔

"کیا ہوا" ____؟ اس نے حیرت سے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ادھر آؤ ایک طرف" ____ عمران نے بڑے پُراسرار سے لہجے میں
کہا اور کرسی سے اُٹھ کر ایک کونے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کا انداز اور لہجہ
اتنا پُراسرار تھا کہ ادھم کچھ نہ سمجھتے ہوئے اٹھا اور قدم بڑھاتا کونے کی

طرف بڑھ گیا مگر جیسے ہی وہ عمران کے قریب پہنچا، اچانک عمران کا ہاتھ گھوما اور دوسرے لمحے ادھم اچھل کر اس کے سینے سے آلگا۔ عمران کا بازو اس کی گردن کے گرد جما ہوا تھا اور پھر اس سے پہلے کہ ادھم سنبھلتا، عمران نے بازو کو مخصوص انداز میں حرکت دی اور کٹک کی آواز کے ساتھ ہی ادھم کا جسم پھڑک کر ڈھیلا پڑ گیا۔ وہ ختم ہو چکا تھا عمران نے اُسے فرش پر دھکیلا اور مڑ کر تیزی سے واپس ٹرانسمیٹر کی طرف آگیا۔

"یہ تو بڑا سادہ سا ایجنٹ ثابت ہوا ہے" ——— ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اتنا بھی سادہ نہیں تھا ——— اگر میں اسرائیل کے اس خصوصی ادارے کا کوڈ نام حوالے کے طور پر نہ بتاتا جس کے تحت یہ ایجنٹ ایکریمیا اور یورپ میں کام کرتے ہیں تو یہ مشکل سے ہی قابو میں آتا" ——— عمران نے کہا اور ٹائیگر نے اس طرح سر ہلا دیا جیسے اب بات اس کی سمجھ میں آئی ہو۔

عمران نے ایک بار پھر اس فریکوئنسی کو چیک کیا اور پھر ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو ——— ادھم کالنگ ڈاکٹر شمیر۔ اوور" ——— عمران نے ادھم کے لہجے اور زبان میں کال دینا شروع کر دی۔

"یس ——— ڈاکٹر شمیر اٹنڈنگ۔ اوور" ——— چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے ایک آواز سنائی دی۔ مگر بولنے والے کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"ڈاکٹر شمیر ——— ڈاکٹر کلائیڈ کی ہلاکت کے بارے میں چیف نے مجھ

سے رپورٹ طلب کر لی ہے ——— انہیں معلوم ہو گیا ہے کہ میں نے یہ کام کرایا ہے ——— میں نے اس لئے آپ کو کال کیا ہے کہ چیف ظاہر ہے میں نے بتانا ہے کہ یہ کام آپ کے کہنے پر میں نے کیا ہے۔ اوور" ——— عمران نے کہا۔

"تو اس میں مجھے کال کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ ظاہر ہے کہ میں چیف کو کہہ دیتا کہ میں نے یہ کام کرایا ہے۔ اوور" ——— ڈاکٹر شمیر نے قدرے خوشگوار لہجے میں کہا۔

"اسرائیل میں ڈاکٹر کلائیڈ کی بیحد اہمیت تھی جس کا اندازہ مجھے نہ تھا اور ان کی موت سے وہاں زلزلہ سا آچکا ہے۔ اوور" ——— عمران نے جان بوجھ کر بات بڑھاتے ہوئے کہا۔

"تم فکر نہ کرو۔ میں خود ہی سنبھال لونگا ——— اوور اینڈ آل" ——— دوسری طرف سے ڈاکٹر شمیر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور پھر اس پر موجود فریکوئنسی کو تبدیل کر کے اس نے ٹرانسمیٹر واپس الماری میں رکھ دیا۔

"آؤ اب یہاں سے نکلیں ——— اب مسئلہ کسی حد تک حل ہو گیا ہے"۔ عمران نے کہا اور چند لمحوں بعد وہ واپس دفتر میں پہنچ گئے اور پھر دروازہ کھول کر باہر آئے تو باوردی چپڑاسی موجود تھا۔

"صاحب نے کہا ہے کہ انہیں ڈسٹرب نہ کیا جائے" ——— عمران نے چپڑاسی سے کہا۔

"یس سر" ——— چپڑاسی نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا اور وہ تینوں تیز تیز قدم اٹھاتے کلب کے ہال کی طرف بڑھ گئے۔

انتہائی خوبصورت انداز میں سجے ہوئے کمرے میں موجود ایزی چیئر پر ایک نوجوان اور خوبصورت لڑکی نیم دراز تھی۔ اس کے ایک ہاتھ میں شراب کا جام اور دوسرے ہاتھ میں ایک کتاب تھی اور وہ بڑے مطمئن انداز میں کتاب پڑھنے میں مصروف تھی۔ اس کے جسم پر قیمتی لباس تھا۔ اچانک ساتھ ہی رکھی ہوئی تپائی پر پڑے ٹیلیفون کی گھنٹی مترنم آواز میں بج اٹھی اور لڑکی چونک کر سیدھی ہوئی اس نے جام میں موجود شراب کا آخری گھونٹ لیا اور جام اور کتاب کو میز پر رکھ کر اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"لیفو اٹنڈنگ" ——— لڑکی نے بڑے مترنم سے لہجے میں کہا۔

"زیرو زیرو پر بات کرو" ——— دوسری طرف سے ایک کرخت سی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور لڑکی بے اختیار اچھل کر کھڑی ہو گئی۔ اس نے جلدی سے جا کر دروازے پر چٹخنی چڑھائی اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتی وہ ایک الماری کی طرف بڑھ گئی۔ الماری کھول کر اس

میں موجود سرخ رنگ کا ایک ڈبہ نکالا اور اسے لا کر اس نے میز پر رکھ دیا۔ یہ میک اپ باکس تھا۔ اس نے ڈبہ کھولا اور اس میں موجود میک اپ کے سامان کو ایک پلیٹ میں رکھنا شروع کر دیا۔ جیسے ہی اس نے آخری آئیٹم کو اٹھا کر پلیٹ میں رکھا ڈبے کے نچلے حصے سے ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلنے لگیں۔

"ٹرپل تھری کالنگ۔ اوور" ——— لڑکی نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس۔ چیف اٹنڈنگ۔ اوور" ——— دوسری طرف سے ایک ایسی آواز سنائی دی جیسے انسان کی بجائے کوئی مشین بول رہی ہو۔

"مجھے آپ سے بات کرنے کے لئے کہا گیا ہے۔ اوور" ——— لڑکی نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"فوری طور پر ڈاکٹر شمیر کے پاس پہنچو ——— وہ تمہیں ایک فائل دے گا۔ تم نے وہ فائل تھرڈ ایونیو کے نمبر ون تک پہنچانی ہے ——— بعد میں ڈاکٹر شمیر بھی وہاں پہنچ جائے گا ——— تم نے ڈاکٹر شمیر کو ریڈ ہاؤس پہنچانا ہے اور پھر واپس اپنے فلیٹ چلے جانا ہے ——— ڈاکٹر شمیر پر کوئی سا میک اپ کر دینا۔ اوور" ——— دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس سر۔ اوور" ——— لڑکی نے مختصر سا جواب دیا۔

"کسی قسم کی معمولی سی بھی کوتاہی برداشت نہیں کی جائے گی ——— اوور اینڈ آل" ——— دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی اس باکس میں سے ٹوں ٹوں کی آوازیں سنائی دینے لگ گئیں۔ لڑکی نے جلدی سے ایک بار پھر میک اپ کا سامان اٹھا کر دوبارہ باکس میں پہلے کی طرح رکھنا شروع کر دیا۔ پھر جب ڈبے سے نکلنے والی ٹوں ٹوں بند

ہوگئی تو اس نے ڈبہ اٹھا کر الماری میں رکھا اور الماری بند کر کے وہ وارڈ روب کی طرف مڑی۔ اس نے الماری کھول کر اس میں سے ایک لیڈیز کوٹ نکال کر پہنا اور مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ دروازہ کھول کر وہ باہر آئی اور پھر اس نے دروازے کو تالا لگایا اور لفٹ کی طرف بڑھ گئی۔ یہ ایک بڑی رہائشی عمارت تھی۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار عمارت کے مخصوص گیراج سے نکل کر سڑک پر تیزی سے آگے بڑھنے لگی۔ تقریباً پندرہ منٹ کی مسلسل ڈرائیونگ کے بعد اس کی کار ایک رہائشی کالونی پان ایونیو میں داخل ہوئی۔ یہاں بڑی بڑی کوٹھیاں تھیں جن کا درمیانی فاصلہ بھی کافی تھا۔ ایک سرخ رنگ کی کوٹھی کے گیٹ پر جا کر اس نے کار روکی اور پھر کار سے نیچے اتر کر وہ گیٹ کے سائیڈ ستون پر موجود کال بیل کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے کال بیل کا بٹن دبایا۔

"کون ہے" ــــ کال بیل کے نیچے لگے ہوئے ایک چھوٹے سے آلے سے آواز سنائی دی۔

"لیفو" ــــ لڑکی نے جواب دیا۔

"او۔کے" ــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی لڑکی مڑی اور دوبارہ کار میں آکر بیٹھ گئی۔

چند لمحوں بعد بڑا سا پھاٹک میکانکی انداز میں کھلنے لگا اور جب وہ پوری طرح کھل گیا تو لڑکی نے کار آگے بڑھائی اور چند لمحوں بعد وہ ایک عظیم الشان پورچ میں جا کر رک گئی۔ یہاں پہلے سے دو کاریں موجود تھیں۔ لیفو کار سے اتری اور اطمینان سے چلتی ہوئی برآمدے سے ہو کر اس کی سائیڈ پر موجود کمرے کا دروازہ کھول کر وہ اندر داخل

ہوئی۔ یہ وسیع و عریض ڈرائینگ روم تھا۔ وہ اطمینان سے ایک صوفے پر بیٹھ گئی۔ چند منٹ بعد اندرونی دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا اور لیفو اسے اندر آتے دیکھ کر اٹھ کھڑی ہوئی۔

"معاملہ انتہائی اہم ہے لیفو ــــ اس لئے کوڈ نمبر بتاؤ" ــــ ؟ آنے والے نے کہا۔

"ٹریل تھری" ــــ لیفو نے جواب دیا۔

"او۔کے ــــ یہ لو فائل اور فوراً یہاں سے چلی جاؤ ــــ اب تم سے ملاقات وہیں نمبروں کے پاس ہی ہوگی" ــــ ادھیڑ عمر نے کہا اور کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک تہہ شدہ فائل نکال کر اس نے لیفو کے ہاتھ میں پکڑا دی۔ لیفو نے فائل اپنے کوٹ کی اندرونی جیب میں ڈالی اور پھر بغیر کچھ کہے مڑی اور تیز تیز قدم اٹھاتی اس ڈرائینگ روم سے باہر آگئی۔ کار میں بیٹھ کر اس نے جیسے ہی کار کا رخ پھاٹک کی طرف موڑا، بڑا سا پھاٹک میکانکی انداز میں کھلتا چلا گیا اور لیفو کار دوڑاتی ہوئی کوٹھی سے باہر آگئی۔ ایک بار پھر اس کی کار تیز رفتاری سے ناراک کی مختلف سڑکوں پر دوڑتی نظر آ رہی تھی۔

تھوڑی دیر بعد اس کی کار تھرڈ ایونیو پر پہنچ گئی۔ اس نے کار ایک سپر سٹور کے سامنے روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ سٹور میں داخل ہوگئی۔ سٹور میں خاصا رش تھا لیکن لیفو ایک سائیڈ پر موجود دروازہ کھول کر ایک راہداری میں آگئی۔ راہداری کے اختتام پر سیڑھیاں نیچے جا رہی تھیں۔ سیڑھیوں کے اختتام پر ایک دروازہ تھا جسے کھول کر لیفو جیسے ہی دوسری طرف پہنچی۔ وہ ایک بڑے ہال نما کمرے میں موجود تھی جہاں ایک طرف

ایک قد آدم مشین نصب تھی۔ لیفو نے آگے بڑھ کر مشین کا ایک خانہ کھولا اور اس نے فائل اندر رکھ کر خانہ بند کر دیا اور پھر مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔

چند منٹ بعد لیفو نے مشین آف کر دی اور خانہ کھول کر اس میں سے وہی فائل نکالی اور اُسے کھول کر دیکھنے لگی۔ لیکن اب فائل میں کاغذ تو موجود تھے مگر ان پر تحریر نام کی کوئی چیز موجود نہ تھی کاغذ بالکل سادہ تھے۔

"گڈ" ——— لیفو نے فائل ایک طرف موجود ردی کے بڑے سے باکس میں اچھالتے ہوئے مطمئن لہجے میں کہا اور کمرے کے ایک اندرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ چند لمحوں بعد وہ ایک راہداری میں پہنچ چکی تھی راہداری کے درمیان موجود ایک دروازے پر جا کر وہ رکی اور اس نے دروازے کے تالے کی ناب کو مخصوص انداز میں گھمایا تو دروازہ کھلتا چلا گیا اور وہ اندر داخل ہو گئی۔ یہ ایک کمرہ تھا جو دفتر کے انداز میں سجا ہوا تھا اس نے میز پر پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور ایک نمبر پریس کر دیا۔

"یس" ——— دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"لیفو بول رہی ہوں ——— ڈاکٹر شمیر جیسے ہی تمہارے پاس پہنچیں مجھے اطلاع دینا" ——— لیفو نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی اور لیفو نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ——— لیفو نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"مادام ——— ڈاکٹر شمیر تشریف لے آئے ہیں" ——— دوسری طرف

سے مودبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"انہیں میرے پاس پہنچا دو" ——— لیفو نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر اس نے اٹھ کر خود ہی دروازہ کھول دیا اور ساتھ ہی ایک الماری کھول کر اس میں سے ایک میک اپ باکس نکالا اور اُسے میز پر رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد راہداری میں بھاری قدموں کی آوازیں اُبھریں اور پھر دروازے سے وہی ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا۔

"خوش آمدید ڈاکٹر شمیر" ——— لیفو نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"شکریہ لیفو ——— فائل بخیریت پہنچ گئی ہے ناں" ——— آنے والے نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یس ڈاکٹر" ——— لیفو نے جواب دیا اور ڈاکٹر شمیر کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات اُبھر آئے۔

"پتہ نہیں یہ پاکیشائی لوگ بھوتوں کی نسل سے تعلق رکھتے ہیں یا ان کے پاس کوئی جادو ہوتا ہے" ——— ڈاکٹر شمیر نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے بڑبڑا کر کہا تو لیفو بے اختیار چونک پڑی۔

"پاکیشائی ——— کیا مطلب" ——— لیفو نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"ان کی وجہ سے مجھے اپنی لیبارٹری اپنے ہی ہاتھوں تباہ کرنی پڑی ہے ——— اور اپنے ساتھیوں کو بھی اپنے ہاتھوں ہلاک کرنا پڑا ہے۔ کاش ایسا نہ ہوتا" ——— ڈاکٹر شمیر نے افسردہ سے لہجے میں کہا۔

"آپ نے اپنی وہ عظیم الشان لیبارٹری تباہ کر دی" ——— لیفو نے یقین نہ آنے والے لہجے میں کہا۔

"ہاں —— اس وقت وہ راکھ کا ڈھیر بن چکی ہوگی اور میرے ساتھی سائنسدانوں کی لاشیں تک بھی جل کر راکھ ہو چکی ہوں گی" —— ڈاکٹر شمیر نے افسردہ سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ! —— ویری بیڈ —— کیا یہ سب کچھ اس فائل کے لئے کیا گیا ہے —— مگر آپ تو پاکیشیائی ایجنٹوں کی بات کر رہے تھے" —— لیفو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تمہیں اس سلسلے میں کچھ نہیں بتایا گیا" —— ڈاکٹر شمیر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جی نہیں —— مجھے تو صرف اتنا بتایا گیا ہے کہ آپ سے فائل لے کر پہنچوں اور فائل نمبر ون روانہ کر دوں اور پھر آپ کا انتظار کروں اور پھر آپ کا میک اپ کر کے آپ کو ایک خفیہ مقام تک پہنچا دوں" —— لیفو نے جواب دیا۔

"تم چونکہ گروپ کے اہم کارکن ہو۔ اس لئے تمہیں مختصر طور پر بتا دیتا ہوں" —— ڈاکٹر شمیر نے کہا اور پھر اس نے ڈاکٹر کلائیڈ سے فارمولا ملنے اور اس پر ہونے والے کام سے لے کر ڈاکٹر کلائیڈ کے قتل اور پھر اوتھم کے فون تک بات بتا دی۔

"لیکن ڈاکٹر —— اس کے لئے اتنے خوفناک اقدامات کرنے کی کیا ضرورت تھی —— اسرائیل کو کچھ بھی کہا جا سکتا تھا —— کوئی دوسری فائل بھی دی جا سکتی تھی" —— لیفو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوتھم کی کال ملنے پر میں نے چیف سے بات کی تو وہاں سے پتہ چلا کہ انہیں تو سرے سے کسی بات کا علم ہی نہیں ہے —— اس پر

میں نے اوتھم کے کلب فون کیا تو وہاں سے پتہ چلا کہ اوتھم کو اس کے خاص کمرے میں گردن توڑ کر ہلاک کر دیا گیا ہے اور آخری بار اس سے ملنے والے تین ایکریمینز تھے —— مجھے اوتھم نے بتایا تھا کہ اس نے ڈاکٹر کلائیڈ کو ایک بڑے بدمعاش راجوک کے ذریعے قتل کرایا ہے۔ میں نے راجوک سے بات کرنے کی کوشش کی تو مجھے بتایا گیا کہ راجوک بھی اس کے دفتر میں ہلاک کر دیا گیا ہے اور اسے ہلاک کرنے والوں میں ایک حبشی نژاد، ایک ایکریمی اور دو ایشیائی تھے —— راجوک کی شہ رگ کچلی ہوئی ملی تھی۔ اس سے میں سمجھ گیا کہ یہ سارا کام ہی ان پاکیشیائی ایجنٹوں کا ہے —— اور اوتھم نے جو کال کی تھی وہ بھی اس علی عمران کی طرف سے ہی کی ہوگی۔ یہ شخص آواز اور لہجے کی نقل کرنے کا انتہائی ماہر ہے —— اس نے پہلے بھی سپیشل سیکرٹری کے لہجے میں ڈاکٹر کلائیڈ سے بات کی تھی جسے وہ پہچان نہ سکا تھا اور اب اس نے اوتھم کے لہجے میں بات کر کے اس بات کو کنفرم کر لیا تھا کہ فارمولا میرے پاس ہے —— بات چیت ٹرانسمیٹر پر ہوتی تھی —— اور ٹرانسمیٹر فریکوئنسی سے آسانی سے لیبارٹری کا محل وقوع تلاش کیا جا سکتا ہے —— چنانچہ میں نے فوری طور پر ساری تفصیل پہلی بار چیف کو بتا دی۔ کیونکہ اب اس کے بغیر اور کوئی چارہ نہ رہا تھا ورنہ پہلے میرا خیال تھا کہ فارمولے پر کام مکمل ہو جانے کے بعد اسے چیف کے نوٹس میں لے آؤں گا —— لیکن جب میں نے چیف کو ساری صورت حال بتائی تو چیف نے فوری طور پر یہ بندوبست کیا کہ فائل تمہارے ذریعے منگوا لی اور مجھے حکم دیا کہ تمہارے جانے کے بعد میں لیبارٹری میں موجود مخصوص

بلاسٹنگ نظام آن کر کے یہاں پہنچ جاؤں اور اس پر پندرہ منٹ کا وقت
لگا دوں ـــــ چنانچہ تمہاری روانگی کے بعد میں واپس لیبارٹری گیا اور
میں نے خاموشی سے بلاسٹنگ نظام آن کیا اور لیبارٹری سے باہر آ گیا۔
میرے یہاں پہنچنے تک یقیناً وہ لیبارٹری اب تک راکھ کا ڈھیر بن چکی
ہو گی" ـــــ ڈاکٹر شمیر نے جواب دیا۔

"حیرت ہے ـــــ چیف نے بجائے ان لوگوں کو ختم کرنے کے لیبارٹری
ہی ختم کرا دی۔ حالانکہ انہیں آسانی سے ٹریس کر کے ختم کیا جا سکتا تھا
ان کے حلیئے بھی ادھم کے کلب سے معلوم کئے جا سکتے تھے" ـــــ لیفو
نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ تو چیف کی اپنی سوچ ہے ـــــ میں کیا کہہ سکتا ہوں" ـــــ
ڈاکٹر شمیر نے کہا اور لیفو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"چیف جو کچھ کرتا ہے سوچ سمجھ کر ہی کرتا ہے ـــــ لیبارٹری
کی فکر نہ کریں اگر چیف نے اسے تباہ کرایا ہے تو وہ دوسری بھی بنوا سکتا
ہے ـــــ آئیے ۔ میں آپ کا میک اپ کر دوں" ـــــ لیفو نے
ڈاکٹر شمیر کو حوصلہ دلاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے میک اپ باکس کھول
کر اس میں سے سامان نکالا اور پھر ڈاکٹر شمیر کا میک اپ کرنا شروع کر دیا

پٹرز کلب میں ادھم کی ہلاکت کے بعد عمران نے ایک ریستوران
پہنچ کر وہاں کے ٹائلٹ میں ایک بار پھر اپنا اور ٹائیگر کا میک اپ
یا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جوانا کے چہرے پر بھی ماسک
پ کیا کیونکہ اب ان کے دونوں حلیوں میں پہچان لئے جانے کا
وجود تھا۔

ب اس ڈاکٹر شمیر اور اس کی لیبارٹری کو کیسے ٹریس کیا جائیگا باس"؟
ر نے پوچھا۔ میک اپ کر کے وہ ایک اور ریستوران میں آ کر بیٹھ گئے
ور انہوں نے کھانے کا آرڈر دے دیا تھا۔

ں مخصوص فریکوئنسی سے آسانی سے معلوم ہو جائے گا" ـــــ عمران
ور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

کھانا کھانے کے بعد وہ ریستوران سے باہر نکلے اور عمران نے ایک
حاصل کی اور اسے ڈیو مارکیٹ چلنے کا کہہ دیا۔ ڈیو مارکیٹ ناراک کی

ایک مخصوص مارکیٹ تھی جہاں انتہائی حساس ہر قسم کی مشینری عام
جاتی تھی۔ ویو مارکیٹ پہنچ کر عمران مختلف دکانوں پر گھومتا رہا اور
اس نے مختلف دکانوں سے مشینری خریدی اس کے بعد ایک بار پھر
میں بیٹھ کر وہ واپس اپنے ہوٹل پہنچ گئے۔ چابیاں ان کی جیبوں
موجود تھیں اس لئے وہ خاموشی سے اپنے کمروں میں داخل ہو گئے

اب ہمیں یہ کمرے بھی چھوڑنے ہوں گے —— لیکن پہلے اس
شمیرا دراس کی لیبارٹری ٹریس کر لیں“ —— عمران نے کہا اور پھر
سے مشینری نکال کر اس نے اسے ایک میز پر ایڈجسٹ کرنا شروع
ویو مارکیٹ کے ایک بکسٹال سے وہ ناراک اور اس کے گرد ونواح کا
نقشہ بھی لے آیا تھا۔ اس نے وہ نقشہ ایک چھوٹی میز پر پھیلا دیا۔ مشین
کو پوری طرح ایڈجسٹ کرنے کے بعد اس نے اس کی تار کمرے
الیکٹرک پلگ سے لگائی پھر اس پر موجود مختلف نابیں گھمانی شروع
جائیگر اور جوانا دونوں خاموش بیٹھے اسے یہ سب کچھ کرتا دیکھ رہے
نابیں گھمانے کے بعد اس نے مشینری آن کر دی۔ چھوٹے بڑے کئی
جل اٹھے اور ڈائلوں پر موجود مختلف رنگوں کی سوئیاں تیزی سے حرکت
کرنے لگ گئیں۔ عمران خاموش بیٹھا ایک بڑے سے ڈائل کو دیکھ
تھا۔ چند لمحوں بعد اس ڈائل کے ساتھ ایک چھوٹا سا بلب جل اٹھا
اس کے ساتھ ہی ٹوں ٹوں کی مخصوص آوازیں سنائی دینے لگیں
ہی بلب جلا ویسے ہی سوئیوں نے تیزی سے حرکت کی اور پھر مختلف
ہندسوں پر جم گئیں۔ عمران نے مشینری آف کرنی شروع کر دی اور
اس نے جیب سے قلم نکالا اور اس ڈائل پر موجود ہندسوں کو دیکھ

تھے۔ عمران اوپر جانے کی بجائے ایک کونے میں بنے ہوئے ریستوران
کی طرف بڑھ گیا۔ ریستوران میں دفتروں میں کام کرنے والے طبقے کے افراد
کی کثرت تھی۔ وہ سب کھانے پینے میں مصروف تھے۔ ایک طرف کاؤنٹر
بنا ہوا تھا جس کے پیچھے ایک نوجوان کھڑا بل بنانے اور بل کی رقوم
وصول کرنے میں مصروف تھا جبکہ ایک اور نوجوان مسلسل ٹیلیفون
ڈیوٹی پر تھا۔

”کیا جان فراتے سے ملاقات ہو سکتی ہے“ —— ؟ عمران نے
بل بنانے والے نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

”جی ہاں —— وہ اپنے دفتر میں موجود ہیں“ —— نوجوان نے بل بک
سے سر اٹھائے بغیر جواب دیا اور عمران مسکراتا ہوا سائیڈ میں جانے
والی ایک پتلی سی راہداری کی طرف بڑھ گیا۔ راہداری میں ایک دروازہ تھا
جس کے باہر جان فراتے کی نیم پلیٹ موجود تھی۔ دروازہ بند تھا لیکن
اس کے باہر کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ عمران نے دروازے پر دستک دی۔

”یس۔ کم ان پلیز“ —— اندر سے آواز سنائی دی اور عمران دروازہ
کھول کر اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جو دفتر کے انداز
میں سجا ہوا تھا۔ بڑی سی میز کے پیچھے ایک خاصا بوڑھا آدمی بیٹھا ہوا
تھا۔ اس کے چہرے پر جھریوں کی کثرت تھی۔ بازوؤں حتیٰ کہ پلکوں تک
کے بال سفید تھے۔ سر سے گنجا تھا لیکن اس کی آنکھوں میں تیز چمک
موجود تھی۔

”مجھے جان فراتے کہتے ہیں“ —— اس بوڑھے نے کرسی پر بیٹھے
بیٹھے مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"مجھے جوزف کہتے ہیں ___ اور یہ میرے ساتھی ڈیوڈ اور جیکب ہیں" ___ عمران نے اپنا اور اپنے ساتھیوں کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"جی فرمائیے ___ میں کیا خدمت کر سکتا ہوں" ___ جان فراتے نے خالصتاً کاروباری لہجے میں کہا۔

"ایک کوٹھی چاہیئے ___ ہر قسم کے سامان و اسلحہ سمیت ___ اور ایک کار بھی ___ حوالے کے لئے ٹی ڈ بھری" ___ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"صرف ٹی ڈ بھری کا حوالہ کافی نہیں ہے مسٹر" ___ جان فراتے نے سرد لہجے میں کہا۔

"الیون ون بھی ٹی ڈ بھری کے ساتھ ہے" ___ عمران نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ___ مل جائے گی ___ کتنے عرصے کے لئے چاہیئے اور کس کالونی میں" ___ ؟ جان فراتے نے پوچھا۔

"کسی بھی کالونی میں ___ اور عرصہ مختصر بھی ہو سکتا ہے اور طویل بھی" ___ عمران نے جواب دیا۔

"ایک لاکھ ڈالر نقد" ___ جان فراتے نے کہا۔

عمران نے کوٹ کی اندرونی جیب میں ہاتھ ڈالا اور بڑے نوٹوں کی ایک بڑی گڈی نکال کر اس نے جان فراتے کے سامنے رکھ دی جان فراتے نے میز پر موجود لیمپ جلایا اور گڈی اٹھا کر اس نے اس کے ایک ایک نوٹ کو لیمپ کی تیز روشنی میں چیک کرنا شروع کر دیا۔ پھر اس نے لیمپ

بند کر دیا۔ میز کی دراز کھولی اور اندر سے ایک کی چین نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"ہر چیز موجود ہو گی ___ چھوڑتے وقت صرف فون کر دینا" ___ جان فراتے نے کہا اور عمران نے کی چین لیا اور خاموشی سے واپس مڑ گیا۔ ٹائیگر اور جوانا بھی اس کے ساتھ ہی واپس مڑے اور اس عمارت سے نکل کر وہ ایک بار پھر ٹیکسی میں بیٹھے ہوئے تھے۔

"ولو کالونی" ___ عمران نے ٹیکسی ڈرائیور سے کہا اور ٹیکسی ڈرائیور نے سر ہلاتے ہوئے ٹیکسی آگے بڑھا دی۔ تقریباً بیس منٹ بعد وہ ایک متوسط درجے کی کالونی میں داخل ہوئے۔ عمران نے پہلے چوک پر ہی ٹیکسی چھوڑ دی اور پھر وہ پیدل ہی آگے بڑھ گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک درمیانے درجے کی کوٹھی کے گیٹ پر موجود تھے جس پر تالا لگا ہوا تھا۔ عمران نے ہاتھ میں موجود چابی سے تالا کھولا اور پھر پھاٹک کو دھکیل کر وہ اندر داخل ہو گئے۔ جوانا نے اندر سے پھاٹک بند کر دیا۔ کوٹھی نہ زیادہ چھوٹی تھی اور نہ بے حد وسیع۔ پورچ میں ایک نئے ماڈل کی کار بھی موجود تھی اور کوٹھی مکمل طور پر فرنشڈ ہی تھی۔ ایک کمرے میں موجود کاغذ پر اس تمام سامان کا اندراج موجود تھا۔ جو کوٹھی میں مہیا کیا گیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی اس سامان کا محل وقوع بھی درج تھا۔ اس کاغذ پر موجود اندراجات سے انہوں نے ایک وسیع تہہ خانہ بھی چیک کر لیا۔ تہہ خانے کی الماریوں میں جدید ترین اسلحہ بھی وافر مقدار میں نظر آ رہا تھا۔

"اب ہمارا ٹیکسیوں اور ہوٹلوں میں گزارہ ممکن نہ رہا تھا اور جان فراتے

ایک ایسا آدمی ہے جو مر تو سکتا ہے لیکن زبان نہیں کھول سکتا" ——— عمران نے کوٹھی میں گھومنے پھرنے کے بعد واپس ڈرائینگ روم میں آکر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"کیا پان ایونیو میں ڈاکٹر شمیر کی لیبارٹری تباہ کی گئی تھی" ——— ؟ ٹائیگر نے پوچھا۔

"ہاں ——— اور اس کیس میں شروع سے ہی یہی صورت حال پیش آرہی ہے کہ ہم جو کلیو حاصل کرتے ہیں اس کلیو تک پہنچنے سے پہلے ہی اُسے ختم کر دیا جاتا ہے ——— پہلے ڈاکٹر رالف کا پتہ چلا تو ڈاکٹر رالف کو ہلاک کر دیا گیا ——— پھر ڈاکٹر کلائیڈ کا کلیو ملا تو وہ بھی مارا گیا۔ اس کے بعد اب ڈاکٹر شمیر اور اس کی لیبارٹری کا علم ہوا تو لیبارٹری تباہ کر دی گئی اور ہو سکتا ہے ڈاکٹر شمیر کا بھی وہی حشر ہوا ہو جو ڈاکٹر کلائیڈ کا ہوا ہے" ——— عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"لیکن عمران صاحب! ——— کسی فرد کا قتل اور بات ہے اور پوری لیبارٹری کی تباہی اور بات ہے" ——— ٹائیگر نے کہا۔

"اسی لئے تو میں نے یہ کوٹھی حاصل کی ہے کیونکہ لیبارٹری کی تباہی بتا رہی ہے کہ اب معاملہ اونچے ہاتھوں میں پہنچ چکا ہے ——— اور اب ہمیں بھی اونچے پیمانے پر جدوجہد کرنی پڑے گی" ——— عمران نے جواب دیا۔

"وہ لوگ آخر اس طرح بیدریغ سب کا خاتمہ کیوں کرتے چلے جا رہے ہیں ——— کیا صرف اس سپر کلورین کا آئیڈیا بچانے کے لئے" ——— ؟ ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سپر کلورین کا آئیڈیا جس نے سوچا ہے وہ تو پاکیشیا میں زندہ سلامت موجود ہے ——— اصل بات اوزون والے آئیڈیئے کی ہے ——— یہ لوگ اس آئیڈیئے کو بچانا چاہتے ہیں" ——— عمران نے جواب دیا۔

"لیکن اگر مسئلہ صرف آئیڈیئے کو بچانا ہوتا تو صرف ڈاکٹر شمیر کو ختم کر کے بھی یہ کام کیا جا سکتا تھا" ——— ٹائیگر نے جرح کرتے ہوئے کہا۔

"تمہاری بات اپنی جگہ درست ہے۔ لیکن لیبارٹری کی تباہی بتا رہی ہے کہ وہ اب ہمارے لئے آگے بڑھنے کی مکمل گنجائش ختم کرنا چاہتے ہیں" ——— عمران نے کہا۔

"باس ——— میرا خیال ہے کہ یہ سب کچھ ایک فضول بھاگ دوڑ کے سوا اور کچھ نہیں ——— سپر کلورین کا آئیڈیا ان کے پاس ہے۔ وہ اس سے جب بھی چاہیں اوزون کو تباہ کرنے کا ہتھیار تیار کر سکتے ہیں ہم آخر کب تک ان کے پیچھے بھاگتے رہیں گے اور کس کس کو ختم کرتے رہیں گے ——— اس بھاگ دوڑ کا آخری نتیجہ کیا نکلے گا" ——— ٹائیگر نے کہا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"ابھی تک یہ آئیڈیا چند افراد تک محدود ہے اور میں ان افراد کا خاتمہ کر کے اس آئیڈیئے کو کل کر دینا چاہتا ہوں ——— ہمارا یہ مشن ہمارے پہلے تمام مشنوں سے اس لحاظ سے مختلف ہے کہ اس میں ہمارا مقصد کسی لیبارٹری یا کسی فرد کا خاتمہ نہیں اور نہ ہی کسی فارمولے کا حصول ہے ——— بلکہ ہمارا مشن آئیڈیئے کی موت ہے اور ہمارے مخالف اس آئیڈیئے کو موت سے بچانے کے لئے مسلسل ان افراد کو ختم کرتے چلے جا رہے ہیں جن کے پاس یہ آئیڈیا موجود ہے" ——— عمران

نے جواب دیا اور پھر پاس پڑے ہوئے ٹیلیفون کا رسیور اٹھا کر اس نے کان سے لگایا۔ فون میں ٹون موجود تھی۔ اس نے انکوائری کے نمبر ڈائل کر دیئے۔

"یس۔ انکوائری پلیز" ——— رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"پولیس انفارمیشن سنٹر کا نمبر دے دیں" ——— عمران نے مقامی لہجے میں کہا اور دوسری طرف سے ایک نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور آپریٹر کا بتایا ہوا نمبر ڈائل کر دیا۔

"یس۔ پولیس انفارمیشن سنٹر" ——— رابطہ قائم ہوتے ہی ایک سپاٹ سی آواز سنائی دی۔

"روزنامہ کرائم کا چیف رپورٹر نکسن بول رہا ہوں" ——— عمران نے کہا۔

"یس سر۔ فرمایئے" ——— دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"پان ایونیو کی کوٹھی نمبر فورٹی ون کی تباہی کی کیا تفتیشی رپورٹ ہے" ——— ؟ عمران نے پوچھا۔

"کوٹھی ایک سائنسدان ڈاکٹر شمیر کی رہائش گاہ تھی اور اسے ڈائنامیٹ سے اڑا دیا گیا ہے" ——— دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا آپ کو اس کا باقاعدہ حکم دیا گیا ہے کہ آپ اخبارات کو بس اتنی ہی رپورٹ دیں ——— آپ کو معلوم ہے کہ کرائم کے اپنے ذرائع بھی ہیں اور جب صبح کرائم میں تفصیلی رپورٹ کے ساتھ ساتھ آپ کی آفیشل رپورٹ بھی شائع ہوگی تو آپ جانتے ہیں کہ پبلک کا کیا ردعمل ہوگا ——— کیا

پبلک کو یہ احساس نہیں ہوگا کہ پولیس جان بوجھ کر پبلک کو اندھیرے میں رکھنا چاہتی ہے ——— اور آپ جانتے ہیں کہ اس احساس کا نتیجہ کیا ہوگا" ——— عمران کے لہجے میں تلخی عود کر آئی۔

"ہمیں معلوم ہے جناب! ——— لیکن اخبارات کو حکومت کی طرف سے آفیشل نوٹ بھی جاری ہونے والا ہے اور آپ جانتے ہیں کہ آفیشل نوٹ جاری ہونے کے بعد قانون کے مطابق اس پر مزید کچھ نہیں لکھا جاسکتا"۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"اوہ ——— تو یہ بات ہے ——— آئی ایم سوری آفیسر ——— ویسے کیا آف دی ریکارڈ آپ تفصیلات بتا سکتے ہیں" ——— عمران نے اس بار انتہائی نرم لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ کیوں نہیں ——— اخبارات کے ساتھ تو ہماری دوستی قائم رہنی چاہیئے ——— آف دی ریکارڈ تفصیل یہ ہے کہ اس کوٹھی کے نیچے تہہ خانوں میں انتہائی جدید ترین سائنسی لیبارٹری قائم تھی جو مکمل طور پر تباہ ہو چکی ہے اور اس لیبارٹری کے اندر آٹھ انسانی لاشیں بھی ملی ہیں اور مزید تحقیق سے یہ بھی پتہ چلا ہے کہ اس لیبارٹری میں باقاعدہ بلاسٹنگ نظام پہلے سے قائم تھا اور لیبارٹری اسی بلاسٹنگ نظام کے ذریعے تباہ کی گئی ہے ——— ڈاکٹر شمیر کی لاش نہیں مل سکی بلکہ ایسے شواہد ملے ہیں کہ لیبارٹری کی تباہی سے کچھ دیر پہلے ڈاکٹر شمیر کو کار میں کوٹھی سے باہر جاتے بھی دیکھا گیا ہے اور اس سے قبل یک خوبصورت اور نوجوان لڑکی کو بھی اس کوٹھی میں داخل ہوتے اور واپس جاتے دیکھا گیا ہے ——— ڈاکٹر شمیر کی تلاش جاری ہے"۔

دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لیے۔

"کیا اس لڑکی کو شناخت کر لیا گیا ہے ـــ یا اس کی تلاش نہیں کی جا رہی" ـــ؟ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"جی ہاں! ـــ آف دی ریکارڈ۔ یہ لڑکی معروف بیلے رقاصہ لیفو ہے ـــ ہوٹل برگنزا کی رقاصہ ـــ اس کی چونکہ اعلیٰ ترین حلقوں تک رسائی ہے اس لئے اُسے نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ ویسے بھی کوٹھی کی تباہی سے بہت پہلے وہ اس کوٹھی سے واپس جاتی دیکھی گئی تھی" ـــ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تھینک یو ـــ آپ بے فکر رہیں۔ ہمارا اخبار بھی صرف آفیشل نوٹ ہی شائع کرے گا" ـــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ انکوائری پلیز" ـــ دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"ہوٹل برگنزا کے نمبر بتا دیں" ـــ عمران نے کہا اور دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے شکریہ ادا کیا اور کریڈل دبا کر اس نے آپریٹر کے بتائے ہوئے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ہوٹل برگنزا" ـــ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"مینجر سے بات کرایئے ـــ میں برائٹ کیسینو کا مینجر بول رہا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"یس سر" ـــ دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"رابرٹ بول رہا ہوں چیف مینجر ہوٹل برگنزا" ـــ بولنے والے

کے لہجے میں وقار تھا۔

"مسٹر رابرٹ! ـــ میرا نام مائیکل ہے اور میں برکلے سٹیٹ کے سب سے معروف برائٹ کیسینو کا چیف مینجر ہوں" ـــ عمران نے اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"اوہ یس ـــ فرمایئے" ـــ دوسری طرف سے اس بار قدرے بے تکلفانہ لہجے میں پوچھا گیا۔

"کیا آپ کے ہوٹل کی بیلے ڈانسر مس لیفو برکلے کے لارڈز کیسینو میں رقص کرنے کا معاہدہ کر سکتی ہیں" ـــ؟ عمران نے پوچھا۔

"لیفو ـــ اوہ نہیں ـــ یہ کیسے ممکن ہے۔ ہمارے ہوٹل کے ساتھ ان کا مستقل معاہدہ ہے ـــ ہمارے ہوٹل کے علاوہ وہ کہیں اور شو نہیں کر سکتیں ـــ مگر آپ کیوں پوچھ رہے ہیں" ـــ؟ مینجر رابرٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"لارڈز کیسینو نے مقامی اخبار میں باقاعدہ اشتہار دیا ہے۔ میں نے سوچا کہ اگر مس لیفو وہاں شو کر سکتی ہیں تو پھر ہم اپنے کیسینو کے لئے بھی انہیں بک کر لیں" ـــ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نہیں ـــ ایسا ممکن ہی نہیں ہے ـــ ان لوگوں نے صرف مس لیفو کی شہرت سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش کی ہے" ـــ رابرٹ نے جواب دیا۔

"کیا آپ مس لیفو کا فون نمبر بتا سکتے ہیں کیونکہ یہاں برکلے میں ہم دونوں کا زبردست مقابلہ ہے ـــ اگر مس لیفو نے وہاں شو کیا تو ہمارا بزنس آدھے سے بھی کم رہ جائے گا ـــ میں چاہتا

ہوں کہ مس لیفو سے براہِ راست اس بات کی تصدیق کر لوں ۔ اگر مس لیفو واقعی وہاں شو نہیں کر رہیں تو میں اخبار میں ان کے اس غلط اشتہار کی وضاحت کر کے ان کو خاصا نقصان پہنچا سکتا ہوں ۔ لیکن اس کے لئے مس لیفو سے بات ضروری ہے" ۔۔۔۔ عمران نے گھما پھرا کر بات کرتے ہوئے کہا ۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔ آپ خود بات کر لیں تاکہ آپ کو میری بات کی مکمل تصدیق ہو سکے" ۔۔۔۔ رابرٹ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک نمبر بتا دیا اور عمران نے شکریہ ادا کر کے ایک بار پھر کریڈل دبایا اور ایک بار پھر انکوائری کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے

"انکوائری پلیز" ۔۔۔۔ دوسری طرف سے آواز سنائی دی ۔

"پولیس ڈیپارٹمنٹ سے بول رہا ہوں ۔۔۔ ایک نمبر بتا رہا ہوں اس کا پتہ بتا دیجئے ۔۔۔ اٹ از آفیشل ورک" ۔۔۔۔ عمران نے لہجے کو سخت کرتے ہوئے کہا ۔

"یس سر ۔۔۔ بتایئے" ۔۔۔۔ دوسری طرف سے پوچھا گیا اور عمران نے رابرٹ کا بتایا ہوا نمبر دہرا دیا ۔

"ایک منٹ جناب" ۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر کچھ دیر کی خاموشی کے بعد آپریٹر کی آواز سنائی دی ۔

"نوٹ کیجئے سر ۔۔۔ رائل پلازا ماہم سٹریٹ ۔ فلیٹ نمبر ون ففٹی نام مس لیفو" ۔۔۔۔ آپریٹر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا ۔

"تھینک یو" ۔۔۔۔ عمران نے کہا اور ایک بار پھر کریڈل دبا کر اس نے لیفو کا نمبر ڈائل کرنا شروع کر دیا ۔ لیکن دوسری طرف سے گھنٹی بجتی

رہی اور کسی نے رسیور نہ اٹھایا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا ۔

"کیا اس لڑکی کا لیبارٹری کی تباہی سے کوئی تعلق ہو سکتا ہے" ؟ ٹائیگر نے پوچھا ۔

"ہو بھی سکتا ہے اور نہیں بھی ۔۔۔ فی الحال ڈاکٹر ثمیر غائب ہے ۔۔۔ لیبارٹری تباہ ہو چکی ہے اور ہمارے پاس صرف اس لڑکی کی ٹپ موجود ہے ۔ اس لئے اس پر کام کیا جا سکتا ہے ۔۔۔ آؤ ۔ اب ہمیں خود رائل پلازہ جانا ہو گا" ۔۔۔۔ عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور ٹائیگر اور جوانا بھی اٹھ کھڑے ہوئے ۔

"جوانا ۔۔۔ نیچے تہہ خانے سے ضروری اسلحہ لے آؤ ۔۔۔ اس وقت تک میں کار کو چیک کرتا ہوں" ۔۔۔۔ عمران نے جوانا سے کہا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا ۔

لیفو نے فلیٹ میں واپس پہنچ کر سب سے پہلے ٹیلیفون کا ریسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ ڈارک کلب" ـــــ دوسری طرف سے ایک کرخت آواز سنائی دی۔

"لیفو بول رہی ہوں ــ جراز سے بات کراؤ" ـــــ لیفو نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس۔ ہولڈ آن کریں" ـــــ دوسری طرف سے اس بار نرم لہجے میں کہا گیا اور پھر چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز ریسیور پر سنائی دی۔

"ہیلو ــ جراز بول رہا ہوں لیفو ــ کیا بات ہے" ـــــ بولنے والے کے لہجے میں بے تکلفی تھی۔

"جراز ــ اپنے مخصوص فون سے میرے فلیٹ کال کرو" ـــــ لیفو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ریسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد ٹیلیفون

گھنٹی بج اٹھی اور لیفو نے ریسیور اٹھا لیا۔

"لیفو بول رہی ہوں" ـــــ لیفو نے کہا۔

"رابرٹ بول رہا ہوں" ـــــ دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی اور لیفو چونک پڑی۔ شاید اس کا خیال تھا کہ فون جراز کا ہو گا لیکن یہ رابرٹ تھا۔

"یس مسٹر رابرٹ! ــ خیریت ـ کیسے فون کیا" ـــــ لیفو نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے پوچھا۔

"تھوڑی دیر پہلے برکلے سٹیٹ سے کسی برانٹ کیسینو کے مینجر کا فون آیا تھا" ـــــ رابرٹ نے کہا۔

"برکلے سٹیٹ سے برانٹ کیسینو کے مینجر کا فون ــ کیا مطلب ـ میں سمجھی نہیں" ـــــ لیفو نے حیران ہو کر کہا۔

"وہ پوچھ رہا تھا کہ کیا مس لیفو نے برکلے سٹیٹ کے لارڈز کیسینو میں شو کا وعدہ کیا ہے۔ کیونکہ وہاں مقامی اخبار میں باقاعدہ اس کا اشتہار دیا گیا ہے ــ میرے انکار پر اس نے تمہارا فون نمبر لیا تھا کہ وہ خود تم سے بات کرے گا ــ کیونکہ بقول اس کے اگر ایسا ہے تو پھر وہ اپنے کیسینو کے لئے تمہیں بک کرنا چاہتا تھا ــ کیا اس نے فون نہیں کیا ــ" رابرٹ نے پوچھا۔

"میں ابھی فلیٹ پہنچی ہوں۔ شاید میری عدم موجودگی میں اس کا فون آیا ہو ــ آپ تو جانتے ہیں کہ میں ایسا کر ہی نہیں سکتی اور پھر مجھے کیا ضرورت ہے نیو یارک کو چھوڑ کر اس چھوٹی سی ریاست میں شو کرنے کی ــ ویسے یہ چھوٹے علاقوں کے لوگ اپنا کاروبار چمکانے کے

لئے ایسے حربے استعمال کرتے ہی رہتے ہیں" ــــ لیفو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ تو مجھے بھی معلوم ہے لیکن میں نے سوچا کہ کہیں تم نے ہمارے ساتھ کسی ناراضگی کی بنا پر کوئی معاہدہ نہ کرلیا ہو" ــــ رابرٹ نے ہنستے ہوئے کہا اور لیفو بھی بے اختیار ہنس پڑی۔

"تمہارے ساتھ تو مستقل ناراضگی چلتی ہی رہے گی رابرٹ ــــ تم نے اب تحفے دینے جو بند کر دیئے ہیں" ــــ لیفو نے بڑے بے باکانہ لہجے میں کہا۔

"ارے ارے ــــ تم جانتی تو ہو لیڈی ڈولیسمنڈ کو ــــ اب میں کیا کہوں" ــــ دوسری طرف سے رابرٹ نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا اور لیفو اس بار بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑی اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ رسیور رکھتے ہی گھنٹی دوبارہ بج اٹھی اور اس نے رسیور اٹھالیا۔

"لیفو بول رہی ہوں" ــــ لیفو نے کہا۔

"جراز بول رہا ہوں۔ تمہارا فون انگیج تھا" ــــ دوسری طرف سے جراز کی آواز سنائی دی۔

"ہاں ــ مینیجر رابرٹ کا فون آیا تھا" ــــ لیفو نے جواب دیا۔

"مخصوص کال کے لئے کیوں کہا ہے ــ کوئی خاص بات" ــــ جراز نے پوچھا۔

"جراز ــ چیف نے مجھے کال کیا کہ میں ڈاکٹر شمیر کے پاس جا[illegible] اس سے کوئی فائل لوں اور ــــ" لیفو نے پوری تفصیل بتا[illegible]

[illegible]رتے ہوئے کہا۔

"اچھا ــ کمال ہے۔ چیف نے تمہیں اب اس قدر اہمیت دینی شروع کر دی ہے ــــ ویری گڈ ــــ یہ تو قابلِ مبارکباد بات ہے" جراز نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ آخر چیف کو ایسا کونسا خطرہ درپیش تھا کہ بجائے ان پاکیشیائی ایجنٹوں کا خاتمہ کرنے کے الٹا لیبارٹری ہی تباہ کرادی ــــ کیا واقعی ایک گروپ کی خاطر چیف نے اتنا بڑا اقدام اٹھایا ہے" ــــ ؟ لیفو نے کہا۔

"میں کیا کہہ سکتا ہوں ــــ چیف نے شاید یہ اقدام اس لئے کیا ہو ۔ اس فارمولے کو ہمیشہ کے لئے اس پاکیشیائی گروپ سے محفوظ کرلیا جائے" ــــ جراز نے جواب دیا۔

"کیا یہ پاکیشیائی گروپ اس قدر خطرناک ہوگا جراز" ــــ ؟ لیفو نے حیران ہو کر پوچھا۔

"ظاہر ہے۔ ورنہ چیف عام لوگوں کیلئے تو انتہائی اقدام نہیں کرتا ــ مجھے تو یہ لوگ کارکردگی کے لحاظ سے سپر ایجنٹ لگتے ہیں ــ [illegible]حال میں معلوم کروں گا کہ اصل بات کیا ہے" ــــ دوسری طرف سے جراز نے جواب دیا۔

"او کے ــ شکریہ" ــــ لیفو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"سپر ایجنٹ اور یہ ۔ ۔ ۔ ۔ ــــ حیرت ہے ــ اس قدر خوفناک گروپ ہے یہ" ــــ لیفو نے رسیور رکھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے

کال بیل بج اٹھی اور لیفو بے اختیار چونک پڑی۔

"اس وقت یہاں کون آسکتا ہے" ـــــ لیفو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

"کون ہے" ـــــ ؟ اس نے بند دروازے کے اندر سے پوچھا۔

"میرا نام مائیکل ہے اور میں برکلے سٹیٹ کے سب سے معروف کیسینو برائٹ کا چیف مینجر ہوں" ـــــ باہر سے ایک باوقار سی آواز سنائی دی اور لیفو کو فوراً ہی برگنزا ہوٹل کے مینجر رابرٹ کی کال یاد آ

"اوہ۔ اچھا" ـــــ لیفو نے کہا اور چٹخنی ہٹا کر دروازہ کھول دیا۔ باہر تین مقامی افراد کھڑے تھے۔

"تشریف لائیے" ـــــ لیفو نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا اور وہ تینوں اندر داخل ہو گئے۔

"میں مائیکل ہوں اور یہ میرے ساتھی ہیں ڈیوڈ اور جیکب" ـــــ ایک صحت مند اور سمارٹ سے نوجوان نے اپنا اور اپنے ساتھیوں کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ آیئے تشریف رکھیئے ـــ مجھے ابھی برگنزا ہوٹل کے مینجر رابرٹ نے فون پر بتایا ہے کہ آپ نے انہیں فون کیا تھا" ـــ لیفو نے دروازہ بند کر کے کرسیوں کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں ـــ ہم دراصل آپ سے براہ راست رابطہ کرنا چاہتے تھے اس لئے خود حاضر ہوتے ہیں" ـــ مائیکل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شکریہ ـــ تشریف رکھیں" ـــ لیفو نے بھی مسکراتے ہوئے کہا اور وہ تینوں اس کے سامنے کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"یہ جراز کون ہے" ـــ مائیکل نے پوچھا تو لیفو بے اختیار چونک پڑی۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"جراز ـــ کیا مطلب! ـ آپ نے یہ بات کیوں پوچھی ہے" ـــ ؟ لیفو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"جراز نے آپ کی طرف سے ہمارے حریف کیسینو سے معاہدہ کیا ہے" مائیکل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے ـــ جراز کا میرے بزنس سے کیا تعلق ـ آپ کو کسی نے غلط بتایا ہے ـــ جراز سے ابھی فون پر میری بات ہوئی ہے۔ اگر وہ ایسا کرتا تو یقیناً مجھے بتاتا" ـــ لیفو نے جواب دیا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات بدستور موجود تھے۔

"مقامی ہیڈ کوارٹر میں جراز کی کیا پوزیشن ہے" ـــ مائیکل نے دوبارہ پوچھا اور اس بار لیفو بے اختیار اچھل کر کھڑی ہو گئی۔

"اطمینان سے بیٹھ جاؤ مس لیفو۔ ورنہ" ـــ مائیکل کا لہجہ یکلخت سرد ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ہاتھ میں ریوالور نظر آنے لگ گیا اور اب اس کے دونوں ساتھیوں کے ہاتھوں میں بھی ریوالور ظاہر ہو گئے تھے۔

"کک ـ کک ـ کون ہو تم" ـــ ؟ لیفو نے حقیقتاً خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"ہمارا تعلق اسی پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے جس کی اطلاع جراز تمہیں دے رہا تھا ـــ ہم نے تمہاری جراز سے ہونے والی تمام گفتگو سن لی ہے" ـــ مائیکل نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"مم — مم — مگر تم تو ——" لیفو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں ان تینوں کے چہروں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہم میک اپ میں ہیں —— اور اب تم شرافت سے ہمارے سوالوں کا جواب دے دو —— ورنہ مجھ سے زیادہ میرے ساتھی عورتوں پر تشدد کرنے کے ماہر ہیں" —— مائیکل نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا اور نجانے اس کے لہجے میں کیا بات تھی کہ لیفو بے اختیار جھرجھری لینے پر مجبور ہو گئی۔

"تم —— تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے —— میں تو رقاصہ ہوں۔ صرف رقاصہ" —— لیفو نے اپنے آپ کو سنبھالنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"تم واقعی رقاصہ ہو —— دوسروں کے اشاروں پر رقص کرنے والی —— اور ہم ان دوسروں کے بارے میں ہی جاننا چاہتے ہیں"۔ مائیکل نے تیز لہجے میں کہا اور لیفو سمجھ گئی کہ یہ خطرناک ترین گروپ اسے آسانی سے بھاگنے نہ دے گا لیکن اس کے باوجود اس نے فوری طور پر اپنے بچاؤ کی ایک ترکیب سوچ لی۔

"ٹھیک ہے۔ میں بتا دیتی ہوں —— میرا تعلق تو صرف رقم سے ہے —— میں کیوں کسی کے لئے اپنی جان گنواؤں" —— لیفو نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور اس نے واضح طور پر محسوس کر لیا کہ اس کے اس فقرے سے ان تینوں کے تنے ہوئے اعصاب قدرے ڈھیلے پڑ گئے۔

"میں بتاتی ہوں" —— لیفو نے کہا مگر اس کے ساتھ ہی وہ بجلی کی سی

تیزی سے کرسی سے اٹھی اور اس سے پہلے کہ وہ تینوں کچھ سمجھتے اس کا جسم فضا میں کسی پرندے کی طرح اچھلا اور دوسرے لمحے وہ الٹی قلا بازی کھا کر عقبی کمرے کے کھلے دروازے میں جا کھڑی ہوئی اور پھر وہ تیزی سے گھومی اور اس نے کمرے کے اندر چھلانگ لگا دی۔ اس دوران مائیکل کے دونوں ساتھی بجلی کی سی تیزی سے اس کی طرف دوڑے لیکن جب تک وہ اس تک پہنچتے۔ لیفو دروازہ بند کر کے کنڈی لگانے میں کامیاب ہو چکی تھی اور وہ دونوں دھماکے سے دروازے سے آ ٹکرائے۔ مگر لکڑی کا مضبوط دروازہ صرف چرچرا کر ہی رہ گیا۔

لیفو تیزی سے کمرے کی بیرونی کھڑکی کی طرف دوڑ پڑی جو عقبی گلی میں کھلتی تھی۔ وہ کھڑکی پر چڑھی اور پھر نیچے موجود باہر کو نکلے ہوئے شیڈ پر اتر کر اس نے انتہائی پھرتی سے جمپ لگایا اور نیچے گلی سے اوپر کی منزل تک جاتے ہوئے سیوریج پائپ کو پکڑ کر وہ کسی بندر کی سی تیزی سے پھسلتی ہوئی نیچے اترتی چلی گئی۔ چند لمحوں بعد اس کے پیر زمین پر لگ چکے تھے۔ گلی میں پہنچتے ہی وہ تیزی سے گلی میں پڑے ہوئے کوڑے کے ایک ڈرم کی طرف دوڑ پڑی۔

رائل پلازہ کی وسیع پارکنگ میں عمران نے کار روکی اور پھر وہ تینوں نیچے اُتر آئے۔ چند لمحوں بعد وہ تیزی سے ایک لفٹ کے ذریعے دوسری منزل پر واقع لیفو کے فلیٹ کے دروازے پر پہنچ چکے تھے۔ دروازہ بند تھا۔ عمران نے جیب سے ماسٹر کی نکال کر کی ہول کی طرف بڑھائی ہی تھی کہ یکلخت رُک کر اس نے کان دروازے کے ساتھ لگا دیئے۔ اندر سے ایک عورت کی بات کرنے کی ہلکی سی آواز سنائی دے رہی تھی۔ اس کا مطلب تھا کہ لیفو فلیٹ میں موجود ہے جبکہ فون اٹنڈ نہ کرنے کی وجہ سے عمران کا خیال تھا کہ فلیٹ خالی ہوگا اور اس کا پروگرام خالی فلیٹ کے اندر چھپ کر لیفو کی واپسی کا انتظار کرنا تھا۔ لیکن کان دروازے سے لگاتے ہی اُسے عورت کی جو آواز سنائی دی اس نے اُسے چونکا دیا۔ وہ عورت کہہ رہی تھی ”کیا یہ پاکیشیائی گروپ اس قدر خطرناک ہے جراز“ —— اور پھر چند لمحے رُک کر اس کی آواز دوبارہ سنائی دی

وہ کہہ رہی تھی —— ”پھر تو ہیڈ کوارٹر کا اقدام واقعی درست ہے“ —— اور اس کے بعد رسیور رکھے جانے کی آواز سنائی دی اور عمران نے سیدھا ہو کر کال بیل کے بٹن پر انگلی رکھ دی۔ ان فقروں سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ درست جگہ پہنچ گئے ہیں۔

”کون ہے“ —— اندر سے اسی عورت کی آواز سنائی دی اور عمران نے اُسے برکلے سٹیٹ کے کیسینو کے مینجر ہونے کا تعارف کرایا۔ اس کے ساتھ ہی دروازہ کھل گیا اور عمران نے دیکھا کہ دروازے پر ایک نوجوان اور خوبصورت لڑکی کھڑی تھی۔ اس کے جسم کی ساخت بتا رہی تھی کہ وہ واقعی رقاصہ ہے کیونکہ جسمانی لحاظ سے وہ انتہائی پھرتیلی اور سمارٹ نظر آ رہی تھی اور اس کا ثبوت اس وقت مل گیا جب اس سے ہونے والے سوال و جواب کے دوران لیفو نے انتہائی حیرت انگیز پھرتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کرسی سے اٹھ کر قلابازی کھائی اور عقبی کمرے میں داخل ہو کر اس نے دروازہ بند کر لیا۔ عمران اگر چاہتا تو آسانی سے اُسے گولی مار سکتا تھا لیکن اس سے پوچھ گچھ کرنی تھی اس لئے وہ اُسے گولی بھی نہ مار سکا۔ جوانا اور ٹائیگر دروازے کی طرف دوڑے مگر عمران نے دروازہ توڑنے سے روکا اور خود اٹھ کر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف دوڑ پڑا۔ ساتھ ہی اس نے ان دونوں کو بھی آنے کا اشارہ کر دیا اور چند لمحوں بعد وہ بجلی کی سی تیزی سے سیڑھیاں اترتے ہوئے نیچے پہنچ گئے۔

”کار میں بیٹھو“ —— عمران نے تیز لہجے میں کہا اور وہ تینوں دوڑتے ہوئے پارکنگ میں کھڑی اپنی کار کی طرف بڑھ گئے۔ عمران نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی اور دوسرے لمحے کار بندوق سے نکلنے والی گولی کی طرح

پارکنگ سے نکل کر عمارت کے بڑے گیٹ سے باہر نکل کر دائیں طرف کو مڑی اور تیزی سے آگے بڑھتی چلی گئی۔

"بے حد پھرتیلی لڑکی ہے" ——— ٹائیگر نے کہا لیکن عمران نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا اور کار کو تیزی سے گھما کر ایک اور کمرشل عمارت کے گیٹ کے اندر لے جا کر اس نے سائیڈ میں روک دیا اس کی نظریں سائیڈ مرر پر جمی ہوئی تھیں جس میں سے کھلا ہوا پھاٹک صاف نظر آرہا تھا۔ کار رکتے ہی عقبی سیٹوں پر بیٹھے ٹائیگر اور جوانا نے باہر نکلنا ہی چاہا تھا کہ عمران نے انہیں روک دیا۔ پھر تقریباً چھ سات منٹ بعد عمران کو پھاٹک کے سامنے سے تیزی سے گزرتی ہوئی لیفو نظر آگئی۔ اس کا رخ رائل پلازہ کی طرف ہی تھا۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کار سٹارٹ کر کے آگے بڑھائی اور پھر اسے ٹرن دے کر وہ دوبارہ پھاٹک سے باہر لے آیا۔ اور پھر اس نے کار ذرا سی آگے بڑھا کر فٹ پاتھ کے قریب روک دی۔

"وہ ——— وہ ——— ماسٹر ——— وہی لڑکی جارہی ہے" ——— جوانا نے تیز لہجے میں کہا۔

"مجھے معلوم ہے ——— میں نے سائیڈ مرر میں اسے چیک کر لیا تھا" عمران نے جواب دیا۔

اسی لمحے وہ لڑکی رائل پلازہ کے پھاٹک میں داخل ہو کر غائب ہو گئی عمران کار روکے خاموش بیٹھا رہا لیکن جب دس منٹ تک انتظار کرنے کے باوجود رائل پلازہ سے نکلنے والی کسی کار میں بھی لیفو نظر نہ آئی تو عمران کے لبوں پر مسکراہٹ رینگ گئی۔ اس نے کار آگے بڑھا دی اور چند لمحوں

بعد وہ ایک بار پھر رائل پلازہ کی پارکنگ میں پہنچ چکے تھے۔

"نہ صرف پھرتیلی ہے بلکہ ذہین بھی ہے ——— میرا خیال تھا کہ وہ کار لے کر یہاں سے فوری نکل جائے گی۔ لیکن وہ دوبارہ اپنے فلیٹ میں پہنچ گئی ہے ——— اور ظاہر ہے نفسیاتی طور پر اب ہم اسے پورے ٹاؤن میں تو تلاش کر سکتے ہیں لیکن اس کے فلیٹ کا خیال ہمیں نہ آئے گا" ——— عمران نے کار روک کر نیچے اترتے ہوئے کہا۔

"لیکن آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ وہ واپس رائل پلازہ ہی آئے گی ——— وہ عقبی گلی سے کسی طرف بھی نکل سکتی تھی" ——— ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم جنگل کے باسی ہو ——— میرا مطلب ہے ٹائیگر ——— تمہیں شہری انسانوں اور خصوصاً عورتوں کی نفسیات کا کیسے پتہ چل سکتا ہے ——— لیفو یہاں کی مشہور رقاصہ ہے اور جس لباس میں وہ باہر گئی تھی اس لباس میں کسی حالت میں بھی وہ پبلک میں نہ جا سکتی تھی ——— پھر وہ ذہین بھی ہے۔ اس لئے مجھے یقین تھا کہ وہ کہیں اوٹ میں چھپ گئی ہو گی کہ ہم اسے تلاش کرنے کے چکر میں کہیں اور نکل جائیں گے تو وہ اطمینان سے واپس جا کر کار میں بیٹھ کر کہیں بھی جا سکتی ہے ——— یا پھر یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ فلیٹ میں گئی ہی لباس بدلنے ہو۔ بہرحال جوانا تم یہیں رکو گے۔ اگر لیفو آجائے تو تم نے اس کا تعاقب کرنا ہے" ——— عمران نے بات کرنے کے ساتھ ساتھ جوانا کو ہدایت بھی دی اور پھر وہ ٹائیگر کے ساتھ تیزی سے اوپر جانے والی لفٹ کی طرف بڑھ گیا۔

"باس! ——— آپ کو یہ کیسے معلوم ہو گیا کہ جس کمرے میں لیفو گئی ہے

اس کمرے کی کوئی کھڑکی عقبی گلی میں کھلتی ہو گی کہ آپ فوراً باہر آ گئے"۔
ٹائیگر نے قدرے جھجکتے ہوئے انداز میں پوچھا اور عمران مسکرا دیا۔
"فلیٹس ایک خاص نقشے کے تحت بنائے جاتے ہیں" ——— عمران نے مختصر سا جواب دیا اور ٹائیگر ہونٹ بھینچ کر رہ گیا۔ اُسے واقعی اب اپنا سوال بچگانہ محسوس ہونے لگ گیا تھا۔

چند لمحوں بعد وہ دونوں ایک بار پھر لیفو کے فلیٹ کے دروازے کے سامنے موجود تھے۔ دروازہ بند تھا۔ عمران نے کان دروازے کے ساتھ لگا دیئے اور پھر مسکراتا ہوا پیچھے ہٹا۔ اس نے جیب سے ایک مڑا تڑا سا تار نکالا اور کی ہول میں ڈال کر اُسے مخصوص انداز میں گھمانے لگا۔ چند لمحوں بعد کٹک کی ہلکی سی آواز سنائی دی اور عمران نے تار واپس نکال کر جیب میں ڈالا اور پھر جیب سے ریوالور نکال کر اس نے دروازے کی ناب گھما کر اُسے ایک جھٹکے سے کھولا اور اچھل کر اندر داخل ہو گیا۔

"خبردار ۔ اگر ذرا سی بھی حرکت کی تو اس بار گولی مار دوں گا" ——— عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور کرسی سے اٹھتی ہوئی لیفو حیرت سے بُت بنی کھڑی کی کھڑی رہ گئی۔

"تم ۔ تم دوبارہ آ گئے" ——— لیفو کے منہ سے نکلا مگر اسی لمحے عمران کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور لیفو بری طرح چیختی ہوئی فرش پر جا گری۔ نیچے گرتے ہی اس نے اچھل کر اٹھنے کی کوشش کی ہی تھی کہ عمران کی لات اس کی کنپٹی پر پڑی اور دوسرے لمحے وہ ایک بار پھر چیخ مار کر ساکت ہو گئی۔

"تم اس کا خیال رکھو ——— میں عقبی گلی کو چیک کرتا ہوں" ——— عمران نے کہا اور تیزی سے اس کمرے کے دروازے کی طرف بڑھ گیا جس میں پہلے لیفو اچھل کر گئی تھی۔ کمرے کا دروازہ بند تھا۔ عمران نے جیب سے ایک بار پھر وہی مڑی ہوئی تار نکالی اور اُسے کی ہول میں ڈال کر اس نے اُسے گھمانا شروع کر دیا۔ چند لمحوں کی کوششوں کے بعد وہ دروازہ کھول لینے میں کامیاب ہو گیا حالانکہ دروازے میں موجود نمبر کا لاک اندرونی طرف سے لگایا گیا تھا لیکن عمران نے تار کی مدد سے اس کے مین لاک کو کھول دیا تھا اس لئے اندرونی لاک کے باوجود دروازہ کھل گیا تھا۔ یہ بیڈ روم تھا اور عقبی طرف واقعی ایک کھلی ہوئی کھڑکی موجود تھی۔ عمران آگے بڑھا اور پھر اس نے کھڑکی سے باہر جھانک کر اچھی طرح جائزہ لینا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد وہ واپس مڑا اور اسی کمرے میں آ گیا جہاں لیفو بیہوش پڑی تھی۔

"تم واپس جا کر جوانا کے ساتھ کار عقبی طرف لے آؤ ——— میں لیفو کو اٹھا کر عقبی کھڑکی سے نیچے گلی میں پہنچ جاتا ہوں۔ اسے اپنی کوٹھی میں لے جانا پڑے گا" ——— عمران نے ٹائیگر سے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جھک کر لیفو کو اٹھایا اور اُسے کاندھے پر ڈال کر اندرونی کمرے کی طرف بڑھ گیا جب کہ ٹائیگر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا تھا۔

تھوڑی سی کوشش کے بعد عمران بیہوش لیفو سمیت عقبی کھڑکی اور سیوریج پائپ کے ذریعے نیچے گلی میں پہنچ جانے میں کامیاب ہو گیا۔ گلی میں ہر طرف کوڑے کے ڈرم اور ڈھیر پڑے ہوئے تھے اور گلی صرف ایک طرف کو کھلی ہوئی تھی۔ دوسری طرف سے وہ بند تھی۔ آگے جا کر گلی

مڑ گئی اور چند لمحوں بعد عمران سڑک کے کنارے تک پہنچ گیا۔ اسی لمحے ٹائیگر کار لئے وہاں پہنچ گیا۔ عمران نے کار کا عقبی دروازہ کھولا اور لیفو کو دونوں سیٹوں کے درمیان لٹا کر وہ خود بھی اچھل کر عقبی سیٹ پر بیٹھ گیا اور ٹائیگر نے جھٹکے سے کار آگے بڑھا دی۔

"کیا وہاں کوئی خطرہ تھا باس" ۔۔۔۔ ٹائیگر نے کار چلاتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں ۔۔ جس وقت میں نے دروازے کو کان لگائے تھے فون کا ریسیور کریڈل پر رکھنے کی آواز سنائی دی تھی یقیناً یہ فون جیراز کو کیا جا رہا ہوگا اور ہو سکتا ہے جیراز یا اس کے آدمی اس کے فلیٹ پہنچ جاتے ۔۔۔ اس لئے میں نے وہاں رکنا مناسب نہیں سمجھا" ۔۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تقریباً دس منٹ کی ڈرائیونگ کے بعد وہ اپنی کوٹھی پہنچ گئے۔

"اسے اٹھا کر اندر لے آؤ جوانا ۔۔۔ اور ٹائیگر۔ تم باہر رک کر خیال رکھو گے" ۔۔۔۔ عمران نے کار سے نیچے اتر کر اندر کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

چند لمحوں بعد جوانا بے ہوش لیفو کو کاندھے پر اٹھائے اندر داخل ہوا۔

"اسے باندھ دو ۔۔۔ ورنہ یہ دوبارہ بھی پھرتیاں دکھا سکتی ہے"۔ عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور جوانا نے سر ہلاتے ہوئے لیفو کو ایک صوفے پر لٹایا اور واپس دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھوں میں رسی کا ایک بنڈل موجود تھا۔ اس نے لیفو کے دونوں ہاتھ عقب میں کر کے باندھ دیئے۔

"اب اسے ہوش میں لے آؤ۔ لیکن خیال رکھنا یہ صنف نازک ہے" ۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جوانا نے جھک کر ایک ہی ہاتھ سے لیفو کا منہ اور ناک بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد اس کے جسم میں حرکت پیدا ہوئی تو جوانا پیچھے ہٹ گیا۔

"مم ۔۔ مم ۔۔ میں کہاں ہوں" ۔۔۔۔ لیفو نے ہوش میں آتے ہی کراہتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن ہاتھ عقب میں بندھے ہونے کی وجہ سے وہ اٹھ نہ سکی۔

"اسے اٹھا کر بٹھا دو جوانا" ۔۔۔۔ عمران نے اپنی کرسی کے ساتھ کھڑے جوانا سے کہا اور جوانا نے آگے بڑھ کر لیفو کا بازو پکڑا اور ایک جھٹکے سے اسے اٹھا کر بٹھا دیا اور ایک بار پھر پیچھے ہٹ گیا۔

"تم ۔۔ تم ۔۔ کیا چاہتے ہو" ۔۔۔۔ لیفو نے اس بار ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"اپنے سوالوں کا جواب چاہتا ہوں" ۔۔۔۔ عمران نے مختصر سا جواب دیا۔

"مم ۔۔ مم ۔۔ میں تو صرف رقاصہ ہوں ۔۔۔ میں تو اس خوف سے فرار ہو گئی تھی کہ کہیں تم مجھ سے زبردستی نہ کرو" ۔۔۔۔ لیفو نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"جوانا ۔۔۔ خنجر نکالو اور مس لیفو کا خوبصورت چہرہ اچھی طرح بگاڑ دو تاکہ کم از کم اسے آئندہ یہ خیال بھی نہ آ سکے کہ کوئی اس بھیانک چہرے والی لڑکی سے زبردستی بھی کر سکتا ہے" ۔۔۔۔ عمران نے بے حد سرد لہجے میں کہا۔

"میں خنجر لے آتا ہوں باس" ۔۔۔۔ جوانا نے کہا اور تیزی سے

دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"مم ___ مم ___ مجھ پر رحم کرو ___ مجھے مت مارو" ___ لیفو نے اس بار خوفزدہ لہجے میں چیختے ہوئے کہا۔

"رحم ہی تو کر رہا ہوں ___ ورنہ صرف چہرہ بگاڑنے کی بجائے تمہاری شہ رگ بھی کٹ سکتی ہے" ___ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"میں کچھ نہیں جانتی ___ تم یقین کرو ___ میں کچھ نہیں جانتی" ___ لیفو نے گھگھیاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ابھی تم سب کچھ بتا دو گی مس لیفو ___ ذرا جوانا کو آنے دو" ___ عمران کا لہجہ اسی طرح سرد تھا اور اسی لمحے جوانا واپس کمرے میں داخل ہوا اور تیزی سے لیفو کی طرف بڑھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک تیز دھار خنجر چمک رہا تھا۔

"رک جاؤ ___ بتاتی ہوں ___ رک جاؤ ___ پلیز رک جاؤ" ___ لیفو نے بری طرح خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"رک جاؤ جوانا ___ اگر یہ سب کچھ بتا دے تو ہمیں کیا ضرورت ہے اس کی خوبصورتی کو بدصورتی میں تبدیل کرنے کی" ___ عمران نے کہا اور جوانا ایک سائیڈ پر ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔

"جراڈ میرا دوست ہے اور ڈارک کلب کا مالک ہے" ___ لیفو نے جلدی سے کہا۔

"ڈاکٹر شمیر کہاں ہے" ___ عمران نے پوچھا۔

"وہ مر چکا ہے" ___ لیفو نے جواب دیا اور عمران اس کا جواب سن کر بے اختیار چونک پڑا۔ وہ چند لمحوں تک غور سے لیفو کو دیکھتا رہا پھر اس نے ایک طویل سانس لیا۔

"شروع ہو جاؤ جوانا ___ یہ لڑکی اب مجھے ڈاج دینے کی کوشش کر رہی ہے" ___ عمران نے سرد لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے کمرہ لیفو کی بھیانک چیخوں سے گونج اٹھا۔ جوانا نے واقعی انتہائی بے دردی سے خنجر سے اس کے گال پر زخم ڈال دیا تھا۔

"وہ زندہ ہے ___ رک جاؤ ___ رک جاؤ" ___ لیفو نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا اور عمران نے ہاتھ اٹھا کر جوانا کو دوسرا وار کرنے سے روک دیا۔

"اب اگر ڈاج دینے کی کوشش کی تو جسم کی ایک ایک رگ کٹوا دوں گا" ___ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"میں نے اسے ریڈ ہاؤس میں پہنچا دیا تھا ___ اب وہ کہاں ہے یہ مجھے معلوم نہیں ہے" ___ لیفو نے کراہتے ہوئے کہا۔

"پوری تفصیل بتاؤ لیفو ___ پوری تفصیل ___ ورنہ یہ حقیقت ہے کہ تمہارے جسم پر ہزاروں زخم نمودار ہو جائیں گے ___ تمہارے جسم کی ہڈیاں توڑ دی جائیں گی اور پھر کسی فٹ پاتھ پر پھینکوا دیا جائے گا ___ سوچ لو کہ تم جب تک زندہ رہو گی تمہاری کیا حالت رہے گی" ___ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"مم ___ مم ___ مجھے چیف کی کال آئی تھی کہ میں ڈاکٹر شمیر کے پاس جا کر اس سے فائل لوں اور پھر اسے نمبر ون تک پہنچا دوں ___ میں ڈاکٹر شمیر کے پاس گئی اس نے مجھے فائل دی جسے میں نے جا کر ایس۔ ٹی مشین کے ذریعے نمبر ون تک پہنچا دیا ___ اس مشین میں کاغذ ڈالنے

سے اس کی تحریر غائب ہو جاتی ہے اور نمبروں تک پہنچ جاتی ہے جبکہ خالی کاغذرہ جاتے ہیں ۔۔۔ ڈاکٹر شمیر وہاں آگئے۔ میں نے چیف کی ہدایت کے مطابق ان کا میک اپ کیا اور اسے اپنے ساتھ کار میں بٹھا کر ریڈ ہاؤس میں پہنچا دیا۔ اس کے بعد میں اپنے فلیٹ پر واپس آگئی۔ جراز میرا دوست ہے لیکن مجھے معلوم ہے کہ وہ سیکنڈ چیف ہے اس لئے میں نے اس سے فون پر پوچھا کہ چیف نے کیوں اس قدر اہم لیبارٹری تباہ کرائی ہے تو اس نے مجھے بتایا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے اس فارمولے اور ڈاکٹر شمیر کو محفوظ رکھنے کے لئے ایسا کیا گیا ہے" ۔۔۔ لیفو نے پوری تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔

"ریڈ ہاؤس کہاں ہے" ۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"البائن کالونی کی کوٹھی نمبر ایک سو ایک کو ہم ریڈ ہاؤس کہتے ہیں۔ وہ ایکشن گروپ کی آماجگاہ ہے" ۔۔۔ لیفو نے جواب دیا۔

"چیف کون ہے" ۔۔۔؟ عمران نے پوچھا۔

"وہ خفیہ رہتا ہے۔ کسی کو اس کے متعلق معلوم نہیں ۔۔۔ مخصوص ٹرانسمیٹر پر اس سے بات ہو سکتی ہے۔ ایسا ٹرانسمیٹر جس کی کوئی فریکوئنسی نہ ہے" ۔۔۔ لیفو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے واپس جا کر جراز سے بات کی تھی" ۔۔۔ عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"ہاں ۔۔۔ میں نے اسے فون کیا تھا تاکہ اسے تمہارے متعلق بتاؤں۔ وہ کلب میں موجود ہی نہ تھا" ۔۔۔ لیفو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ ڈارک کلب کہاں ہے" ۔۔۔؟ عمران نے پوچھا۔

"ڈیوڈ ایونیو کا مشہور کلب ہے ۔۔۔ انتہائی بدنام ترین کلب ہے" ۔۔۔ لیفو نے جواب دیا۔

"اس کا فون نمبر" ۔۔۔ عمران نے پوچھا اور لیفو نے اسے نمبر بتا دیا۔

"او۔ کے ۔۔۔ ابھی تم یہیں رہو گی ۔۔۔ میں پہلے تمہاری باتوں کی تصدیق کر لوں" ۔۔۔ عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور لیفو نے اثبات میں سر ہلایا ہی تھا کہ عمران کا بازو گھوما اور اس کی مڑی ہوئی انگلی کا ہک لیفو کی کنپٹی پر پوری قوت سے پڑا اور لیفو چیخ مار کر پہلو کے بل صوفے پر ہی الٹ گئی اور پھر اس کا جسم پھڑکتا ہوا نیچے قالین پر گرا اور ساکت ہو گیا۔

"یہ تو مر گئی ہے ماسٹر" ۔۔۔ جوانا نے لڑکی کے مسخ ہوتے ہوئے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور عمران اس کی بات سن کر چونک پڑا۔

"مر گئی ہے ۔۔۔ ویری سیڈ ۔۔۔ میں نے تو اسے بیہوش کرنے کیلئے ہلکی سی ضرب لگائی تھی۔ بہرحال اب کیا ہو سکتا ہے ۔۔۔ اس کی لاش اٹھا کر نیچے تہہ خانے میں ڈال دو ۔۔۔ بعد میں دیکھیں گے کہ اس کا کیا ہو سکتا ہے" ۔۔۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ اسے لیفو کی اس طرح کی موت پر افسوس ہو رہا ہے اور پھر جوانا نے جھک کر لیفو کی لاش اٹھائی اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

ڈاکٹر شمیر ایک کمرے میں بے چینی کے عالم میں ٹہل رہا تھا اس
کے چہرے پر میک اپ تھا۔ وہ بار بار مڑ کر دروازے کی طرف دیکھتا اور
پھر ہونٹ بھینچ لیتا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک لمبا تڑنگا نوجوان
اندر داخل ہوا۔

"کیا فیصلہ کیا ہے چیف نے" ــــــ ڈاکٹر شمیر نے چونک کر
اس نوجوان سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"فیصلہ یہ ہوا ہے ڈاکٹر شمیر ــــــ کہ جب تک یہ پاکیشیائی گروپ
مایوس ہو کر واپس نہیں چلا جاتا ــــــ یا اسے ختم نہیں کر دیا جاتا اس وقت
تک آپ فارمولے سمیت نواحی شہر کریلیلے میں واقع ایک اڈے پر ہی
رہیں گے" ــــــ نوجوان نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ فیصلہ کیوں کیا گیا ہے ــــــ آپ لوگ مجھے فارمولے سمیت
اسرائیل پہنچا دیں تاکہ میں وہاں کسی لیبارٹری میں اس پر کام تو شروع

کر سکوں" ــــــ ڈاکٹر شمیر نے کہا اور خود بھی نوجوان کے سامنے کرسی
پر بیٹھ گیا۔

"ڈاکٹر شمیر ــــــ چیف کا بھی یہی خیال تھا کہ وہ آپ کو فارمولے سمیت
اسرائیل پہنچا دے گا۔ اسی لئے اس نے آپ کی لیبارٹری بھی تباہ کرا دی
تھی تاکہ ہر قسم کا کلیو ہی ختم ہو جائے ــــــ لیکن جب چیف نے
اسرائیلی اعلیٰ حکام سے اس سلسلے میں بات چیت کی تو اسرائیلی حکام نے
کہا ہے کہ چونکہ اس فارمولے پر کام کئی سالوں تک ہوتا رہے گا اور یہ
فوری طور پر مکمل ہونے والا فارمولا نہیں ہے اور جو گروپ اس کے
پیچھے لگا ہوا ہے وہ ایسا گروپ ہے جسے اسرائیلی حکام کسی بھی قیمت پر
اسرائیل نہیں آنے دینا چاہتے ــ اس لئے چیف کے سامنے دو ہی صورتیں
تھیں۔ ایک تو یہ کہ آپ کو بھی ڈاکٹر کلائیڈ کی طرح ختم کر دیا جائے اور فارمولا
کسی ایسی جگہ پہنچا دیا جائے جہاں وہ کچھ عرصے کے لئے محفوظ پڑا رہے
لیکن آپ جیسے پائے کے سائنسدان ہیں حکومت اسرائیل آپ کو ضائع
نہیں کرنا چاہتی ــــــ اس لئے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ آپ کو کسی ایسے
مقام پر پہنچایا جائے جہاں یہ گروپ کسی بھی صورت نہ پہنچ سکے اور
اس دوران اس گروپ کے خلاف سپیشل ایجنٹ کام کرتے رہیں ــ اگر
سپیشل ایجنٹوں کے ہاتھوں یہ گروپ ختم ہو گیا تو ٹھیک ــــــ ورنہ
دوسری صورت میں یہی ہوگا کہ وہ آپ کو تلاش کرنے میں ناکام ہو جانے
کی صورت میں آخر کار واپس جانے پر مجبور ہو جائے گا ــــــ اس
طرح یہ مسئلہ ختم ہو جائے گا۔ اس کے بعد آپ کو بجائے اسرائیل کے
کسی دور دراز لیبارٹری میں پہنچا دیا جائے گا جہاں آپ اطمینان سے اس

ہتھیار کو تیار کرتے رہیں گے" ـــــ نوجوان نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"کمال ہے ـــــ اسرائیلی حکام ان چند افراد سے اس قدر خوفزدہ ہیں ـــــ چلو ایسا کرو کہ مجھے اس دور دراز لیبارٹری میں ہی بھجوا دو۔ میں وہاں کام تو کر سکوں ـــــ یہاں فارغ کب تک بیٹھا رہوں گا" ـــــ ڈاکٹر شمیر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر شمیر ـــــ آپ اس گروپ سے واقف نہیں ہیں ـــــ یہ اس لیبارٹری کو بھی تباہ کر ڈالیں گے اور اسرائیل اب مزید اپنی لیبارٹریاں تباہ نہیں کرانا چاہتا ـــــ اس لئے حکام نے درست فیصلہ کیا ہے کہ آپ کو زندہ بھی رکھا جائے اور انڈر گراؤنڈ بھی کر دیا جائے" ـــــ نوجوان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ـــــ اب میں کیا کر سکتا ہوں" ـــــ ڈاکٹر شمیر نے کاندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

"ابھی میرا ایک خاص آدمی آئے گا۔ وہ آپ کو کریسلے چھوڑ آئے گا۔ فارمولے کی فائل بھی چیف نے وہیں بھجوا دی ہے" ـــــ نوجوان نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکل گیا۔

"کس عذاب میں پھنس گیا ہوں ـــــ کاش! اس ڈاکٹر کلائیڈ نے یہ آئیڈیا نہ سوچا ہوتا" ـــــ ڈاکٹر شمیر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد ایک درمیانے قد کا آدمی اندر داخل ہوا۔

"آیئے ڈاکٹر ـــــ میں آپ کو کریسلے چھوڑ آؤں" ـــــ اس آدمی نے کہا اور ڈاکٹر شمیر کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر شمیر

یت کار میں بیٹھا نارک سے باہر جانے والی سڑک پر سفر کر رہا تھا وہی دمی کار چلا رہا تھا۔ کریسلے پہنچتے پہنچتے انہیں دو گھنٹے لگ گئے۔ یسلے ایک چھوٹا سا شہر تھا۔ اس آدمی نے اس شہر کے تقریباً وسط میں قع ایک رہائشی کالونی میں کار موڑی اور چند لمحوں بعد کار ایک کوٹھی کے گیٹ پر جا کر رک گئی۔ اس آدمی نے نیچے اتر کر کال بیل کا بٹن یس کیا تو چند لمحوں بعد پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کھلی اور ایک نوجوان ہر آ گیا۔

"ڈاکٹر شمیر صاحب آتے ہیں" ـــــ اس آدمی نے نمودار ہونے والے نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوہ یس ـــــ کہاں ہیں" ـــــ اس نوجوان نے کار کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور ڈاکٹر شمیر کار سے نیچے اتر آیا۔

"خوش آمدید ڈاکٹر شمیر ـــــ میرا نام جورڈن ہے ـــــ یہاں آپ کو کوئی تکلیف نہ ہوگی" ـــــ اس نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا اور مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

"شکریہ ـــــ نجانے مجھے کب تک یہاں رہنا پڑے" ـــــ ڈاکٹر شمیر نے اکتائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اب میں جاؤں ـــــ مجھے انہیں آپ تک پہنچانے کا ہی حکم دیا گیا تھا" ـــــ کار ڈرائیور نے جورڈن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں ـــــ آپ کار اندر لے آیئے ـــــ مجھے چیف نے حکم دیا ہے کہ آپ کے پہنچنے پر پہلے انہیں اطلاع دی جائے ـــــ میں پھاٹک کھولتا ہوں۔ آپ کار اندر لے آئیں" ـــــ جورڈن نے کہا

اور واپس کھڑکی کی طرف بڑھ گیا۔ ڈاکٹر شمیر بھی اس کے پیچھے ہی اندر چلا گیا۔ جوڈن نے پھاٹک کھول دیا۔

"کیا آپ یہاں اکیلے رہتے ہیں؟" ۔۔۔ ڈاکٹر شمیر نے حیرت سے اس کوٹھی کو دیکھتے ہوئے جوڈن سے پوچھا جو کار اندر آجانے کے بعد پھاٹک کو بند کر رہا تھا۔

"جی ہاں ۔۔۔ لیکن آپ فکر نہ کریں ۔۔۔ یہاں آپ کو کوئی تکلیف نہ ہوگی" ۔۔۔ جوڈن نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمارت کی طرف بڑھنے لگا۔ ڈاکٹر شمیر بھی خاموشی سے اس کے پیچھے چلتا ہوا عمارت کی طرف بڑھ گیا۔ کوٹھی کے پورچ میں پہلے سے ایک کار موجود تھی۔ ڈاکٹر شمیر کو لے آنے والے نے کار کے پیچھے اپنی کار روکی اور پھر نیچے اتر کر کھڑا ہو گیا۔

"آؤ تم بھی" ۔۔۔ جوڈن نے کہا اور آگے بڑھ گیا۔

"بیٹھو ۔۔۔ میں چیف سے بات کر کے آتا ہوں" ۔۔۔ جوڈن نے انہیں ایک کمرے میں جسے سٹنگ روم کی طرز پر سجایا گیا تھا، لے جا کر کہا اور پھر تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر نکل گیا۔

"کاش ۔۔۔ چیف سے میری بات ہو سکتی تو میں اسے قائل کر لیتا کہ میرے جیسے آدمی کے لئے اس اجاڑ اور ویران جگہ پر رہنا ناممکن ہے" ڈاکٹر شمیر نے خود کلامی کے سے انداز میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ دوسرا آدمی کوئی جواب دیتا، جوڈن واپس آ گیا لیکن اب اس کے کاندھے سے مشین گن لٹکی ہوئی تھی۔

"آؤ مسٹر ۔۔۔ کیا نام ہے تمہارا" ۔۔۔ جوڈن نے ڈرائیور سے مخاطب

ہو کر کہا۔

"میرا نام کیڈلر ہے جناب" ۔۔۔ اس آدمی نے کرسی سے اٹھ کر جوڈن کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

"چیف تم سے براہ راست بات کرنا چاہتا ہے ۔۔۔ آؤ میرے ساتھ" ۔۔۔ جوڈن نے کہا اور مڑ کر کمرے سے باہر نکل گیا۔ کیڈلر بھی اس کے پیچھے چلتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔

"کمال ہے ۔۔۔ چیف مجھ سے تو بات کرتا نہیں ۔۔۔ ایک ڈرائیور سے بات کرنا چاہتا ہے ۔۔۔ عجیب چیف ہے" ۔۔۔ ڈاکٹر شمیر نے منہ بناتے ہوئے کہا لیکن ظاہر ہے وہ اس وقت بے بس تھا۔ کچھ دیر بعد جوڈن واپس آیا تو مشین گن اب اس کے ہاتھوں میں تھی۔

"آیئے ڈاکٹر شمیر ۔۔۔ اب چیف نے آپ سے بات کرنے کی خواہش ظاہر کی ہے" ۔۔۔ جوڈن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا ۔۔۔ شکر ہے۔ چیف کو خیال آ گیا" ۔۔۔ ڈاکٹر شمیر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ جوڈن واپس مڑ گیا۔ ڈاکٹر شمیر اس کے پیچھے چلتا ہوا کمرے سے نکلا۔ تھوڑی دیر بعد وہ عمارت کے نیچے بنے ہوئے ایک تہہ خانے میں پہنچ گئے۔ تہہ خانے میں قیمتی فرنیچر موجود تھا۔ میز پر ایک ٹرانسمیٹر رکھا ہوا تھا۔ جوڈن نے آگے بڑھ کر اس کا بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو ۔۔۔ جوڈن سپیکنگ ۔ اوور" ۔۔۔ جوڈن نے بٹن دباتے ہی کہا۔

"چیف اٹنڈنگ ۔ اوور" ۔۔۔ ٹرانسمیٹر سے ایک مشینی سی آواز برآمد ہوئی۔

"ڈاکٹر شمیر موجود ہیں چیف ــــ بات کیجئے ۔ اوور" ــــ جوڈن نے کہا۔

"ہیلو ڈاکٹر شمیر ــــ کیا آپ بخیر و عافیت یہاں پہنچ گئے ہیں ۔ اوور" چیف کی آواز سنائی دی ۔

"یس چیف ــــ میں تو خود آپ سے بات کرنا چاہتا تھا ــــ میں یہاں بے کار کیسے رہ سکوں گا ــــ پلیز آپ مجھے کسی لیبارٹری میں بھجوا دیں ۔ چاہے یہ لیبارٹری دنیا کے کسی بھی خطے میں ہو ــــ میں وہاں رہنے کے لئے تیار ہوں لیکن مجھ جیسے آدمی کے لئے تو ایک دن بھی بے کار رہنا ناممکن ہے ۔ اوور" ــــ ڈاکٹر شمیر نے کہا اور جوڈن نے بٹن دبا دیا۔

"ڈاکٹر شمیر ــــ صورت حال ایسی ہے کہ مجھے تمہیں یہاں بھجوانا پڑا ۔ لیکن تمہاری بات بھی درست ہے ــــ تم جیسا مصروف آدمی فارغ نہیں رہ سکتا ــــ تم ایسا کرو کہ جوڈن سے کاغذ لے کر اس اوزون والے ہتھیار کے متعلق تمام آئیڈیا جس طرح تم اسے مکس کرنا چاہتے ہو، اسے تحریر کر دو تاکہ اسے یہاں محفوظ کیا جا سکے ۔ اوور" ــــ چیف نے کہا ۔

"مگر چیف ــــ اس پر تو میں نے خود کام کرنا ہے ۔ اوور" ــــ ڈاکٹر شمیر نے کہا۔

"اس فارمولے پر کام بے حد طویل ہے اور تمہیں کسی بھی وقت کچھ ہو سکتا ہے ــــ اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ تمہاری طرف سے یہ سائنسی تفصیل محفوظ کر لی جائے تاکہ اگر تمہیں کچھ ہو جائے تو اس تحریر کی مدد سے دوسرے سائنسدان اس پر کامیابی سے کام کر سکیں ــــ ویسے میرا

وعدہ رہا کہ جیسے ہی حالات درست ہوئے ، یہ مشن تم نے ہی مکمل کرنا ہے ۔ اوور" ــــ چیف نے کہا۔

"ٹھیک ہے چیف ــــ جیسے آپ کا حکم" ــــ ڈاکٹر شمیر نے جواب دیا۔

"جوڈن ۔ اوور" ــــ چیف نے اس بار جوڈن سے مخاطب ہو کر کہا ۔

"یس چیف ۔ اوور" ــــ جوڈن نے جواب دیا۔

"ڈاکٹر شمیر جب اپنا کام مکمل کر لیں تو تم نے مجھے کال کرنا ہے ۔ اوور" ــــ چیف نے کہا ۔

"یس چیف ۔ اوور" ــــ جوڈن نے جواب دیا اور دوسری طرف سے "اوور اینڈ آل" کے الفاظ سن کر اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"وہ فارمولا کیا تمہارے پاس ہے" ــــ ڈاکٹر شمیر نے کہا ۔

"جی ہاں ــــ چیف نے اسے یہاں بھجوا دیا تھا ــــ میں آپ کو دیتا ہوں اور دوسرا سامان بھی ــــ اس کے ساتھ ساتھ آپ کچھ کھانا یا پینا پسند کریں تو اس کا انتظام بھی ہو جائے گا" ــــ جوڈن نے مودبانہ لہجے میں کہا ۔

"تم وہ فارمولا اور خالی کاغذات مجھے دے دو تاکہ میں اپنا کام مکمل کر لوں ــــ اس کے بعد اطمینان سے کھاؤں پیوں گا" ــــ ڈاکٹر شمیر نے کہا اور جوڈن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

چند لمحوں بعد فارمولے کی فائل اور خالی کاغذات کا ایک بنڈل جوڈن نے ڈاکٹر شمیر کے حوالے کر دیا اور ڈاکٹر شمیر نے کام شروع کر دیا جبکہ جوڈن خاموشی سے باہر چلا گیا ۔ ڈاکٹر شمیر مسلسل کام کرتے رہے ۔ جوڈن اس

دوران اندر آکر ان کے لئے شراب کی بوتل اور جام کے علاوہ برگر اور سنیکس وغیرہ رکھ گیا۔

ڈاکٹر شمیر تقریباً دو گھنٹوں تک مسلسل کام کرتے رہے۔ پھر انہوں نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیتے ہوئے قلم رکھ دیا۔ ان کے چہرے پر مسرت کے تاثرات تھے۔

"کام ہو گیا ڈاکٹر شمیر" ——— جوڈن نے ڈاکٹر شمیر کو فارغ دیکھ کر اندر آتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں ——— میں نے مکمل فارمولا آخری سائنسی تیاری تک لکھ دیا ہے اب یہ ایک قیمتی دستاویز بن چکی ہے ——— اب تک یہ سب کچھ میرے اور ڈاکٹر کلائیڈ کے ذہن میں تھا لیکن اب یہ کاغذ پر منتقل ہو چکا ہے" ڈاکٹر شمیر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں چیف سے بات کرتا ہوں" ——— جوڈن نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے سائیڈ میز پر موجود ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو ——— جوڈن کالنگ۔ اوور" ——— جوڈن نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"یس۔ چیف اٹنڈنگ یو۔ اوور" ——— ٹرانسمیٹر سے چیف کی مشینی آواز سنائی دی۔

"چیف! ——— ڈاکٹر شمیر صاحب نے کام مکمل کر لیا ہے۔ اوور" ——— جوڈن نے کہا۔

"ہیلو ڈاکٹر شمیر ——— کیا آپ نے کام مکمل کر لیا ہے۔ اوور" ——— ؟ چیف کی آواز سنائی دی۔

"یس چیف ——— میں نے مکمل سائنسی فارمولا تحریر کر دیا ہے ——— اب اسے دیکھ کر سائنسدان آسانی سے اس ہتھیار کی تیاری پر کام کر سکتے ہیں۔ اوور" ——— ڈاکٹر شمیر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کوئی خلا تو نہیں رہ گیا۔ اوور" ——— ؟ چیف نے پوچھا۔

"نو سر ——— یہ ہر لحاظ سے مکمل ہے۔ اوور" ——— ڈاکٹر شمیر نے اعتماد بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گڈ ڈاکٹر شمیر ——— آپ کا یہ کام پوری دنیا کے یہودیوں اور خصوصاً اسرائیل کے لئے یادگار رہے گا ——— مجھے یقین ہے کہ پوری دنیا کے یہودی آپ کا نام ہمیشہ عزت و احترام سے لیتے رہیں گے۔ اوور" چیف نے کہا۔

"شکریہ چیف ——— میری تو پوری زندگی ہی یہودی کاز کے لئے وقف ہے۔ اوور" ——— ڈاکٹر شمیر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"جوڈن۔ اوور" ——— چیف نے اس بار جوڈن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس چیف۔ اوور" ——— جوڈن نے مودبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر شمیر نے جو کاغذات تیار کئے ہیں انہیں سنبھال کر سپیشل سیف میں رکھ دو اور پھر میری پہلی ہدایات پر عمل کر کے مجھے رپورٹ دو ——— اوور اینڈ آل" ——— چیف نے حکم دیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ جوڈن نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر تمام کاغذات اس نے ڈاکٹر شمیر کی مدد سے اکٹھے کئے انہیں ترتیب دار اسی فائل میں رکھا جو سپر کلر رین کے آئیڈیئے کی فائل تھی۔

میں اسے رکھ کر ابھی آ رہا ہوں ڈاکٹر شمیر" ——— جوڈن نے فائل اٹھاتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"یہ چیف نے کیا کہا ہے ——— پہلی ہدایات پر عمل کرنا ——— کونسی پہلی ہدایات" ——— ڈاکٹر شمیر نے کہا۔

"وہ آپ کے فائدے کی ہدایات ہیں ڈاکٹر شمیر ——— میں ابھی آیا" ——— جوڈن نے مسکراتے ہوئے کہا اور فائل لئے تیزی سے ایک دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ڈاکٹر شمیر خاموش بیٹھا رہا۔ تقریباً دس بارہ منٹ بعد جوڈن اندر داخل ہوا۔

"آپ پہلی ہدایات پوچھ رہے تھے۔ آیئے میرے ساتھ" ——— جوڈن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کہاں" ——— ڈاکٹر شمیر نے چونک کر پوچھا۔

"آیئے تو سہی" ——— جوڈن نے کہا اور ڈاکٹر شمیر کرسی سے اُٹھ کھڑا ہوا۔ جوڈن ڈاکٹر شمیر کو لے کر ایسے ہی ایک اور تہہ خانے میں پہنچا تو ڈاکٹر شمیر یکلخت جھٹکا کھا کر رک گیا۔ سامنے فرش پر اس ڈرائیور کی گولیوں سے چھلنی لاش پڑی ہوئی تھی جو ڈاکٹر شمیر کو اپنے ساتھ کار میں یہاں لے آیا تھا۔

"کک ——— کیا مطلب ——— یہ ——— یہ ——— اسے کس نے مارا ہے" ؟ ڈاکٹر شمیر نے انتہائی حیرت اور خوف کے ملے جلے لہجے میں پوچھا۔

"میں نے" ——— جوڈن نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اس نے ایک انسان کو مار کر کوئی بہت بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہو۔

"کیوں ——— کیوں مارا ہے" ——— ؟ ڈاکٹر شمیر نے بوکھلائے ہوئے لہجے

میں کہا اور یہ حقیقت بھی تھی کہ اس ڈرائیور کی لاش دیکھ کر ڈاکٹر شمیر کے ذہن کو شدید دھچکا پہنچا تھا۔

"چیف کی پہلی ہدایات یہی تھیں اور اب آپ بھی مرنے کے لئے تیار ہو جائیں" ——— جوڈن نے کہا اور دوسرے لمحے اس نے انتہائی پھرتی سے کاندھے سے مشین گن اتار کر ہاتھوں میں لی اور تیزی سے پیچھے ہٹتا چلا گیا اور ڈاکٹر شمیر کے ذہن میں بے اختیار دھماکے سے ہونے لگ گئے۔

"کک ——— کیوں ——— تم ——— تمہارا دماغ خراب تو نہیں ہو گیا" ——— ؟ ڈاکٹر شمیر کے منہ سے الفاظ خود بخود پھسل کر باہر آ گئے تھے۔

"چیف نے اس فارمولے کو محفوظ رکھنے کے لئے یہ احکامات دیئے ہیں" ——— جوڈن نے کہا اور دوسرے لمحے اس نے ٹریگر دبا دیا اور پھر ریٹ ریٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی ڈاکٹر شمیر کو یوں محسوس ہوا جیسے بے شمار گرم گرم سلاخیں اس کے جسم میں یکے بعد دیگرے اترتی چلی گئی ہوں۔ اس کے ذہن میں یکلخت ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور پھر تاریکی چھا گئی اس کے ساتھ ہی اس کے تمام احساسات بھی فنا ہو کر رہ گئے۔

ڈارک کلب کی پارکنگ میں کار روک کر عمران نے جوانا اور ٹائیگر کو نیچے اترنے کے لئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ خود بھی دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا۔ ان تینوں کے چہرے بھی بدل چکے تھے اور لباس بھی۔ پھر وہ تینوں تیز تیز قدم اٹھاتے کلب کی طرف بڑھنے لگے۔ کلب میں آنے جانے والے افراد واقعی زیر زمین دنیا کے افراد ہی لگ رہے تھے۔

"ماسٹر — آپ مجھے بات کرنے دیں — میں آپ کو اس جراز تک پہنچا دوں گا" — جوانا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ٹھیک ہے — لیکن اس کا ملنا انتہائی ضروری ہے۔ وہ فرار نہ ہو جائے" — عمران نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں" — جوانا نے کہا اور اسی لمحے وہ مین گیٹ کھول کر کلب کے وسیع ہال میں داخل ہو گئے۔ یہاں ہر طرف بگڑے ہوئے چہرے ہی نظر آ رہے تھے۔ منشیات کے دھوئیں اور گھٹیا شراب کی تیز بو سے ہال

فضا بوجھل سی ہو رہی تھی۔ ایک کونے میں لمبا سا کاؤنٹر تھا جس کے پیچھے چار آدمی مسلسل شراب سپلائی کرنے میں مصروف نظر آ رہے تھے۔

"ہیلو" — جوانا نے کاؤنٹر کے قریب پہنچ کر ایک آدمی کا بازو پکڑ کر انتہائی بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یس۔ کیا بات ہے" — اس آدمی نے جھٹکے سے بازو چھڑانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ لیکن ظاہر ہے بازو جوانا کی گرفت میں تھا۔

"اگر دوسری بار کوشش کی تو بازو توڑ دوں گا — میرا نام بارکر والٹر ہے — جانتے ہو میرا نام" — جوانا نے انتہائی اوباشانہ انداز میں دانت نکالتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے خود ہی اس آدمی کا بازو چھوڑ دیا۔

"بارکر والٹر" — اس آدمی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ڈبل مارس" — جوانا نے ایک بار پھر دانت نکالتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس آدمی کا رنگ زرد پڑتا چلا گیا۔

"اوہ — اوہ — آپ — یس — یس سر — آپ کو کون نہیں جانتا سر — حکم فرمایئے سر" — نوجوان نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ جوانا کا انتہائی حقیر سا غلام ہو۔

"گڈ — تم ایک لاکھ ڈالر کے مالک بن گئے ہو — پہنچ جائے گی تم — سنو! مجھے فوری طور پر جراز سے ملنا ہے اور اس طرح ملنا ہے کہ تمہارے علاوہ کسی کو معلوم نہ ہو — اور اگر معلوم ہو گیا تو پھر تم جانتے ہو کیا ہو گا" — جوانا کا لہجہ بے حد سرد تھا۔

"ایک — ایک لاکھ ڈالر — اوہ۔ یس سر — اس سے تو میں اپنا

کلب کھول لونگا ___ یس سر ___ بائیں کونے میں راہداری کے آخر
میں دروازہ ہے۔ باس اندر موجود ہے" ___ نوجوان نے آہستہ
سے کہا لیکن اس کی آنکھوں میں ابھر آنے والی چمک اور لہجے میں بے پناہ
مسرت بتا رہی تھی کہ اسے یقین تھا کہ اسے ایک لاکھ ڈالر کی بھاری
رقم ضرور مل جائے گی۔

"گڈ" ___ جوانا نے کہا اور تیزی سے ہال کے بائیں کونے کی طرف
بڑھ گیا۔ عمران اور ٹائیگر بھی خاموشی سے اس کے پیچھے چل پڑے۔
بائیں کونے پر واقعی ایک راہداری موجود تھی اور وہاں کوئی آدمی بھی موجود
نہ تھا۔ راہداری کے آخر میں ایک دروازہ تھا۔ جوانا نے دروازے پر
زور سے ہاتھ مارا تو دروازہ ایک دھماکے سے کھل گیا اور جوانا اندر داخل
ہو گیا۔ کمرے میں ایک خوبصورت سا نوجوان ایک بڑی سی میز کے پیچھے
بیٹھا کسی سے فون پر باتوں میں مصروف تھا۔ جوانا، عمران اور ٹائیگر
کے اندر داخل ہوتے ہی اس نے چونک کر ان کی طرف دیکھا۔

"پھر بات کروں گا" ___ اس نوجوان نے جلدی سے فون پر کہا
پھر ریسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"کون ہو تم" ___ ؟ اس نوجوان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہارا نام جراز ہے اور تم لیفو کے دوست ہو" ___ ؟ عمران
نے پوچھا۔

"ہاں ___ مگر ___" جراز نے حیران ہو کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مس لیفو نے ہمیں یہاں بھیجا ہے" ___ عمران نے کہا اور جراز کے
سنتے ہوتے چہرے پر بے اختیار اطمینان کے تاثرات پھیل گئے اور اس نے

ساتھ ہی اس نے ہاتھ میز کی کھلی ہوئی دراز سے نکال کر اوپر میز کی سطح
پر رکھ لیا۔

"کیوں" ___ ؟ جراز نے کہا مگر دوسرے لمحے وہ یکلخت بری
طرح چیختا ہوا میز کے اوپر سے گھسٹتا ہوا سامنے کرسی پر گرا اور پھر
پھڑک کر نیچے قالین پر جا گرا۔ اسی لمحے جوانا نے جھپٹ کر اسے گلے سے
پکڑا اور فضا میں اس طرح اسے اٹھا لیا جیسے کوئی دیو کسی بچے کو اٹھاتا ہے۔

"اس لئے کہ تم ہمارے سوالوں کے جواب درست دو" ___ جوانا نے
تے ہوئے کہا اور پھر ایک جھٹکے سے اسے واپس اس کے پیروں پر کھڑا
دیا۔ جراز کی حالت اتنی دیر میں ہی خاصی خستہ ہو چکی تھی۔ وہ یوں
ا گیا تھا جیسے کوئی معصوم سی بھیڑ یکلخت اپنے آپ کو بھیڑیوں کے
غے میں دیکھ کر گھبرا جاتی ہے۔

"کک ___ کک ___ کون ہو تم" ___ جراز نے کہا اور اس کا ہاتھ
ی سے کوٹ کی جیب کی طرف بڑھا ہی تھا کہ عمران کا ہاتھ گھوما اور
ز بری طرح چیختا ہوا اچھل کر نیچے گرا ہی تھا کہ ٹائیگر کی لات چلی اور
ز ایک بار پھر چیختا ہوا اچھلا اور پھر ایک دھماکے سے نیچے گر کر ساکت
گیا۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔

"یہاں کسی بھی لمحے مداخلت ہو سکتی ہے اور ہم نے اس سے تفصیلی
ت چیت کرنی ہے ___ اس لئے ہمیں اسے یہاں سے نکال کر لے جانا
ے گا" ___ عمران نے کہا۔

"میں اسے لے چلتا ہوں ___ جب تک کوئی چونکے گا، ہم کلب سے
ر پہنچ چکے ہوں گے" ___ جوانا نے کہا۔

"ٹائیگر ___ تم کار پارکنگ سے نکال کر مین گیٹ کے سامنے لے آؤ ___ ہم اسے لے کر باہر آرہے ہیں" ___ عمران نے ٹائیگر سے کہا اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا دروازے کی طرف مڑا اور دروازہ کھول کر باہر چلا گیا۔

"دروازے کا خیال رکھنا ___ میں اس کے چہرے پر ماسک میک اپ کر دوں۔ ورنہ یہاں ابھی خاصی قتل و غارت کرنی پڑے گی" ___ عمران نے جوانا سے کہا اور جوانا سر ہلاتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ عمران کے ذہن میں شاید یہ امکان پہلے سے موجود تھا اس لئے وہ ماسک میک اپ باکس جیب میں ڈال کر لے آیا تھا۔ اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے چپٹا سا باکس نکالا اور اسے کھول کر اس میں سے ایک ماسک نکالا اور فرش پر بیہوش پڑے ہوئے جراز کو اس نے سیدھا کیا اور پھر اس کے چہرے اور سر پر ماسک چڑھا کر اس نے دونوں ہاتھوں سے اسے تھپتھپانا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد جراز کے چہرے کے خدوخال مکمل طور پر بدل چکے تھے۔

"چلو اسے اٹھاؤ ___ اب تک کار گیٹ پر پہنچ چکی ہو گی" ___ عمران نے سیدھے کھڑے ہو کر باکس واپس جیب میں ڈالتے ہوئے کہا اور جوانا نے جھک کر جراز کو اٹھایا اور کاندھے پر ڈال لیا۔ مگر اسی لمحے دروازہ کھلا اور وہ دونوں چونک پڑے۔ مگر دروازے پر ٹائیگر تھا۔

"باس ___ میں نے ایک عقبی راستہ تلاش کر لیا ہے اور کار بھی ادھر لا کر کھڑی کر دی ہے۔ آئیے" ___ ٹائیگر نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کمرے سے باہر نکل کر وہ جیسے ہی راہداری میں پہنچے

ٹائیگر نے دائیں طرف دیوار کی جڑ میں پیر مارا تو دیوار درمیان سے کھل گئی اور دوسری طرف جاتا ہوا ایک تنگ سا راستہ صاف نظر آنے لگا۔ وہ تینوں تیزی سے اس راستے میں داخل ہو گئے اور ٹائیگر نے عقب میں ایک بار پھر پیر مارا اور راستہ بند کر دیا۔

"یہ راستہ کیسے معلوم کر لیا تم نے" ___ ؟ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"جب میں کمرے سے نکلا تو اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان باہر آیا۔ اس نے راستہ بند کیا اور پھر میری طرف مسکرا کر دیکھتے ہوئے تیزی سے ہال کی طرف بڑھ گیا ___ میں نے راستہ دیکھ لیا تھا اس لئے میں نے راستہ کھولا اور جب دوسری طرف سے عقبی گلی میں نکلا تو میں نے کار لا کر وہاں کھڑی کی اور خود دوبارہ اسی راستے سے آپ کے پاس پہنچ گیا" ___ ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

چند لمحوں بعد وہ واقعی عقبی گلی میں پہنچ چکے تھے۔ جوانا نے جراز کو عقبی سیٹوں کے درمیان لٹایا اور پھر خود بھی عقبی سیٹ پر بیٹھ گیا جبکہ عمران سائیڈ سیٹ پر اور ٹائیگر نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی۔ چند لمحوں بعد کار انتہائی تیز رفتاری سے ایک بار پھر ان کی رہائش گاہ کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔

"باس! ___ آپ کا ہر فیصلہ واقعی انتہائی بروقت ہوتا ہے ___ اگر آپ جان فراتے سے یہ کوٹھی اور کار حاصل نہ کرتے تو واقعی ہمیں بے حد پریشانی ہوتی" ___ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہمارے کام میں بروقت فیصلے ہی کامیابی کی ضمانت ہوتے ہیں۔" عمران نے کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ کوٹھی پہنچ گئے۔ جوانا نے جراز کو کار سے نکالا اور کوٹھی کے پیچھے بنے ہوئے تہہ خانے میں لے جا کر اس نے عمران کی ہدایت پر اسے ایک کرسی پر بٹھا کر مضبوطی سے باندھ دیا۔ ٹائیگر حسب معمول نگرانی کے لئے باہر ہی رہ گیا تھا۔

"اب اسے ہوش میں لے آؤ" ـــــ عمران نے کہا اور جوانا نے جراز کا منہ اور ناک ایک ہاتھ سے بند کر دیا اور پھر جب جراز کے جسم میں حرکت کے اثرات پیدا ہوتے تو جوانا پیچھے ہٹ گیا۔

"جا کر تہہ خانے سے اس کی دوست لیفو کی لاش اٹھا لاؤ" ـــــ عمران نے جوانا سے کہا اور جوانا خاموشی سے مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے سے باہر چلا گیا۔

چند لمحوں بعد ہی جراز نے آنکھیں کھول دیں۔ اس کے منہ سے کراہ نکلی اور وہ حیرت سے ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ عمران خاموش بیٹھا اسے دیکھتا رہا۔

"تم ـــ تم ـــ میں کہاں ہوں" ـــــ جراز نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"فکر نہ کرو ـــ تم اپنے کلب میں نہیں ہو۔ میں اس لئے تمہیں تمہارے کلب سے اغوا کر کے یہاں لے آیا ہوں تاکہ تم سے اطمینان کے ساتھ پوچھ گچھ ہو سکے" ـــــ عمران نے سرد لہجے میں کہا اور اسی لمحے جوانا واپس کمرے میں داخل ہوا۔ اس کے کاندھے پر لیفو کی لاش لدی ہوئی

تھی۔ اس نے لاش جراز کے قریب ہی فرش پر ڈال دی اور لاش کو دیکھ کر جراز بری طرح اچھلا۔ اس کے چہرے کا رنگ یکلخت زرد پڑ گیا تھا اور آنکھوں سے دہشت ٹپکنے لگی تھی۔

"دیکھ لی لاش لیفو کی ـــ میں نے اسے آسان موت مارا ہے صرف کنپٹی پر ایک مخصوص انداز کی ضرب لگا کر یہ ایک لمحے میں موت کا شکار ہو گئی ہے کیونکہ یہ عورت تھی ـــ لیکن تمہارا جسم گولیوں سے چھلنی کیا جا سکتا ہے اور لیفو کو دیکھ کر تمہیں اتنا تو اندازہ ہو گیا ہو گا کہ اس نے تمہارے متعلق ہمیں سب کچھ بتا دیا ہے" ـــ عمران کا لہجہ بے حد سرد تھا۔

"تم ـــ مگر ـــ تم ہو کون" ـــ جراز نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"جن سے تم لوگ فارمولا چھپاتے پھر رہے ہو" ـــ عمران نے جواب دیا اور جراز بے اختیار اچھل پڑا۔

"تت ـــ تم ـــ تم پاکستانی ہو ـــ مگر ـــ اوہ ـــ تو تم نے میک اپ کر رکھا ہے ـــ کاش! میں تمہیں وہیں پہچان لیتا" ـــ جراز نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور آخر میں اس نے مایوسی بھرا طویل سانس لیا۔

"اب بتاؤ کہ ڈاکٹر شمیر اور فارمولا کہاں ہے" ـــ عمران نے پوچھا۔

"مجھے کیا معلوم ـــ تم نے غلط آدمی پر ہاتھ ڈالا ہے" ـــ جراز نے کہا اور عمران مسکرا دیا۔

"او کے ۔ مت بتاؤ" ۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر جوانا کی طرف مڑ گیا۔

"جوانا خنجر مجھے دو اور دروازہ بند کر دو تاکہ اس کی چیخیں دور تک نہ جا سکیں" ۔۔۔ عمران نے جوانا سے کہا اور جوانا نے سر ہلاتے ہوئے جیب سے خنجر نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے دروازہ بند کر دیا۔

"مجھے معلوم ہے کہ تم خاصی طاقتور قوتِ مدافعت کے مالک ہو۔ لیکن جو کچھ میں تمہارے ساتھ کرنے لگا ہوں اس کے بعد تمہاری یہ قوتِ مدافعت بہت جلد تمہارا ساتھ چھوڑ جائے گی" ۔۔۔ عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"تم جو بات کر لو ۔۔۔ میں نے جو کچھ کہا ہے وہی درست ہے" جراز نے انتہائی مطمئن لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں بند کر لیں۔ اس کے چہرے کے عضلات یکلخت تن سے گئے تھے۔

"مجھے معلوم ہے کہ تم تربیت یافتہ آدمی ہو اور اب تم اپنے ذہن کو زیرو پر لے جا کر اپنے اعصاب کو بے حس کرنا چاہتے ہو۔ تاکہ تشدد تم پر بے کار ثابت ہو ۔۔۔ مگر میں تم پر کوئی تشدد نہیں کروں گا" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جراز نے چونک کر آنکھیں کھول دیں مگر دوسرے لمحے اس کے حلق سے بے اختیار چیخ نکل گئی۔ اس کے آنکھیں کھولتے ہی عمران کا ہاتھ حرکت میں آیا تھا اور خنجر کی نوک سے جراز کا ایک نتھنا آدھے سے زیادہ کٹ گیا تھا۔

"اب بے شک آنکھیں بند کر لو ۔۔۔ اب تم بے حس نہ ہو سکو گے۔ اور یہی میں چاہتا تھا" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ دوسری بار حرکت میں آیا اور ایک بار پھر جراز کے حلق سے چیخیں نکلنے لگیں۔ اس کا دوسرا نتھنا بھی کٹ گیا تھا۔

"اب تم بتاؤ گے جراز ۔۔۔ کہ ڈاکٹر شمیر کہاں ہے" ۔۔۔ عمران نے خون آلود خنجر فرش پر پھینکتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مڑی ہوئی انگلی کا ہک آہستہ سے اس کی چوڑی پیشانی پر ابھر آنے والی رگ پر مارا اور جراز کے حلق سے انتہائی کربناک چیخ نکلی اور اس کا جسم بری طرح پھڑکنے لگا۔

"بولو ۔ بولو" ۔۔۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی رگ پر دوسری ضرب لگائی۔ جراز کا نہ صرف چہرہ بلکہ پورا جسم پسینے میں ڈوب گیا۔ اس کا خوبصورت چہرہ بری طرح مسخ ہو گیا تھا لیکن سوائے چیخنے کے وہ اور کچھ نہ کہہ رہا تھا۔

"خاصے سخت جان ہو" ۔۔۔ عمران نے کہا اور اس بار اور زیادہ قوت سے تیسری ضرب لگائی تو جراز کا جسم ایک جھٹکا کھا کر ساکت ہو گیا۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔ عمران نے اس کے چہرے پر زوردار تھپڑ مارا تو جراز ایک بار پھر چیختا ہوا ہوش میں آ گیا۔

"بولو۔ ورنہ" ۔۔۔ عمران نے چوتھی ضرب لگائی۔

"رک جاؤ ۔۔۔ مجھے نہیں معلوم ۔۔۔ چیف کو معلوم ہو گا۔ میں تو ایک عام سا کارکن ہوں" ۔۔۔ جراز نے ہذیانی انداز میں چیختے

ہوئے کہا۔

"چیف کون ہے" ——— عمران نے ایک اور ضرب لگائی اور جراز ایک بار پھر بیہوش ہو گیا۔ عمران نے ایک بار پھر زوردار تھپڑ اس کے چہرے پر مارا اور جراز دوبارہ ہوش میں آ گیا۔

"بولو ——— ورنہ اس بار رگ رگ توڑ دوں گا" ——— عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم ——— مجھے نہیں معلوم ——— مجھے نہیں معلوم" ——— جراز نے چیختے ہوئے کہا اور ایک بار پھر بیہوش ہو گیا۔

"جوانا ——— اسے پانی پلاؤ۔ ورنہ اس بار اسے ضرب لگی تو یہ مر جائے گا" ——— عمران نے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا اور جوانا سر ہلاتا ہوا مڑا اور ایک سائیڈ پر موجود باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں پانی سے بھرا ہوا جگ تھا۔ جوانا نے جگ میں موجود آدھے سے زیادہ پانی جراز کے چہرے پر انڈیل دیا اور پھر اس کے جبڑے کھینچ کر اس نے کچھ پانی جراز کے حلق میں ڈالا اور جراز ایک بار پھر ہوش میں آ گیا۔

"مجھے کچھ نہیں معلوم ——— مجھے کچھ نہیں معلوم" ——— جراز نے آنکھیں کھلنے سے پہلے ہی چیختے ہوئے کہا۔

"اب واقعی مجھے یقین آ گیا ہے کہ تمہیں کچھ نہیں معلوم" ——— عمران نے جواب دیا اور جراز نے ایک جھٹکے سے آنکھیں کھول دی تھیں اور اس کا چہرہ تیزی سے بحال ہونے لگ گیا تھا۔

"مجھے واقعی کچھ نہیں معلوم ——— ورنہ تم نے جس طرح کی تکلیف مجھے

ی ہے اگر مجھے معلوم ہوتا تو یقیناً میں بتا دیتا" ——— جراز کا لہجہ سنبھلا ہوا تھا۔

"یہ بتاؤ کہ ریڈ ہاؤس کہاں ہے" ——— ؟ عمران نے پوچھا۔

"ریڈ ہاؤس ایک کوٹھی ہے جہاں ایکشن گروپ کا اڈہ ہے۔ لیکن س کا تعلق لیفو سے ہے مجھ سے نہیں ——— لیفو اس کے بارے میں انتی ہے کیونکہ وہ اس اڈے میں آتی جاتی رہتی ہے ——— میرا تعلق راہ راست فیلڈ گروپ سے نہیں ہے ——— میں تو چیف کے حکم پر سی بھی آدمی کو پیشہ ور قاتلوں کے ذریعے قتل کرا دیتا ہوں اور بس ——— نہیں یہ بات لیفو سے پوچھنی چاہیے تھی ——— جراز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیفو سے پوچھی تھی۔ اس نے ایک کوٹھی کا پتہ بتایا تھا لیکن وہ پتہ غلط ثابت ہوا ہے ——— نہ اس نام کی کوٹھی ہے اور نہ ہی کوئی کالونی۔ جب کہ لیفو نے بتایا تھا کہ وہ ڈاکٹر شمیر کو ریڈ ہاؤس میں چھوڑ آئی ہے اور سنو جراز ——— اگر تم اپنی جان بچانا چاہتے ہو تو ایک شرط پر میں تمہیں زندہ چھوڑ سکتا ہوں کہ تم مجھے وہ جگہ بتا دو جہاں ڈاکٹر شمیر کو تلاش کیا جا سکے" ——— عمران نے کہا کیونکہ اسے اس بات پر یقین آ گیا تھا کہ جراز اس گروپ کا کوئی اہم کارکن نہیں ہے لیکن بہرحال اس کا تعلق تو اس گروپ سے تھا۔

"اگر تم وعدہ کرو تو ایک ٹپ میں تمہیں دے سکتا ہوں" ——— جراز نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"اگر واقعی کوئی ٹپ ہوئی تو وعدہ رہا کہ تمہیں زندہ چھوڑ دوں گا"۔

عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"چیف کا ایک خاص آدمی جوڈن ہے ـــــ وہ انتہائی خطرناک قسم کا قاتل ہے اور نواحی شہر کریلیے میں رہتا ہے۔ وہ اگر تمہارے ہاتھ لگ جائے تو وہ تمہیں سب کچھ بتا سکتا ہے"۔ ـــــ جراز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کی رہائش گاہ کی تفصیلات" ـــــ ؟ عمران نے پوچھا اور جراز نے اُسے تفصیل سے محل وقوع بتا دیا۔

"جوڈن سے تمہاری کیا دشمنی ہے" ـــــ ؟ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا اور جراز بے اختیار چونک کر حیرت بھرے لہجے میں عمران کو دیکھنے لگا۔

"تم ـــ تمہیں کیسے معلوم ہوا ـــ کیا تم اُسے جانتے ہو" ـــ جوڈن نے چونک کر کہا۔

"تمہارا لہجہ بتا رہا ہے کہ تمہاری اس سے کوئی دشمنی ہے ـــ تم نے جس انداز میں اس کا نام لیا ہے اس سے شدید نفرت عیاں ہو رہی تھی" ـــ عمران نے جواب دیا۔

"ہاں ـــ وہ میرا دشمن ہے ـــ اس نے میری بیوی کو بہلا پھسلا کر اُسے مجھ سے طلاق لینے پر اکسایا اور جب میں نے احتجاج کیا تو جوڈن نے مجھے مار مار کر اَدھ موا کر دیا تھا ـــ پھر چیف نے بھی اس کی حمایت کی ـــ میں چھوٹا آدمی تھا۔ اگر میں مزید کچھ کرتا تو یقیناً مجھے مار دیا جاتا۔ اس لئے میں خون کے گھونٹ پی کر رہ گیا ـــ جوڈن بہت بڑا بدمعاش ہے ـــ انتہائی سفاک اور ظالم آدمی ہے" ـــ جراز

نے کہا اور عمران اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ وہ جو کچھ کہہ رہا ہے رست کہہ رہا ہے۔

"کیا جوڈن وہاں اکیلا رہتا ہے ـــ یا اس کے ساتھ دوسرے گ بھی رہتے ہیں" ـــ ؟ عمران نے پوچھا۔

"یہ مجھے معلوم نہیں ـــ میں اپنی بیوی سے ملنے وہاں گیا تھا وڈن نے مجھے مار کر وہاں سے بھگا دیا" ـــ جراز نے جواب یتے ہوئے کہا۔

"تمہاری بیوی اب بھی اس کے ساتھ ہی رہتی ہے" ـــ ؟ مران نے پوچھا۔

"نہیں ـــ جوڈن تو بھنورا ہے۔ اس نے چھ ماہ بعد میری بیوی ہلاک کر دیا اور اس کی لاش ایک چوک پر پڑی پائی گئی تھی ـــ اس نے مجھ سے طلاق لے لی تھی لیکن میں اس سے بے حد بت کرتا تھا اس لئے اس کا کفن دفن پھر بھی میں نے ہی کیا تھا اور ب بھی ہر اتوار اس کی قبر پر پھول چڑھانے جاتا ہوں اور ہر ہفتے میں سے وعدہ کرتا ہوں کہ جب بھی مجھے موقع ملا۔ میں جوڈن سے کا انتقام لوں گا" ـــ جراز نے جواب دیا۔

"کیا تم ہمارے ساتھ وہاں تک چلنے کے لئے تیار ہو ـــ میں ہاری ڈریسنگ بھی کر دیتا ہوں ـــ میں دراصل چاہتا ہوں کہ تم نے ہاتھوں سے اس سے اپنا اور اپنی سابقہ بیوی کا انتقام لے سکو" ـــ مران نے کہا۔

"وہ درندہ ہے ـــ انتہائی سفاک آدمی ہے ـــ اگر میں تمہارے

ساتھ گیا تو پھر میں کسی صورت بھی زندہ نہ بچ سکوں گا" ــــــ جراز نے کہا۔

"دیکھو جراز ـــ جب تک تمہاری باتوں کی تصدیق نہ ہو جائے۔ ہم تمہیں چھوڑ نہیں سکتے ـــ اس لئے دو ہی صورتیں ہیں۔ یا تو تم ہمارے ساتھ چلو ـــ یا پھر ہم تمہیں یہیں باندھ کر چھوڑ جائیں۔ لیکن یہ سوچ لو کہ تمارے ساتھ کچھ بھی ہو سکتا ہے۔ اس لئے تم یہاں بھوک پیاس سے ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر جاؤ گے ـــ میں تمہارے چہرے پر میک اپ کر دوں گا۔ اس طرح تمہیں کوئی نہ پہچان سکے گا" ـــ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے ـــ میں تیار ہوں" ـــ جراز نے فوراً ہی حامی بھرتے ہوئے کہا اور عمران نے جوانا کو اسے رہا کرنے کی ہدایت کر دی۔

جوڈن نے مشین گن کا پورا برسٹ ڈاکٹر شمیر کے سینے میں اتار دیا تھا۔ اس لئے ڈاکٹر شمیر چیخ بھی نہ سکا اور نیچے گر کر چند لمحے تڑپ کر ساکت ہو گیا۔ جب اسے یقین ہو گیا کہ ڈاکٹر شمیر ہلاک ہو گیا ہے تو اس نے مشین گن دوبارہ کاندھے سے لٹکا لی اور تیزی سے مڑ کر اس کمرے کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ اس کمرے میں پہنچ گیا جہاں ٹرانسمیٹر موجود تھا۔ اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن دبایا اور کال دینی شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو ـــ جوڈن کالنگ۔ اوور" ـــ جوڈن نے کہا۔

"یس۔ چیف اٹنڈنگ یو ـــ کیا رپورٹ ہے۔ اوور" ـــ؟ دوسری طرف سے چیف کی آواز سنائی دی۔

"چیف ـــ میں نے آپ کی پہلی ہدایت پر عمل کر دیا ہے۔ ڈاکٹر شمیر لاش میں تبدیل ہو چکا ہے۔ اوور" ـــ جوڈن نے بڑے سرد لہجے

لہجے میں کہا۔

"گڈ ——— اب فارمولا ہر لحاظ سے محفوظ ہو چکا ہے۔ اب وہ پاکیشائی گروپ لاکھ سر پٹکے اسے کسی طرح بھی حاصل نہیں کر سکتا ——— اب میں اطمینان سے اس گروپ کے خلاف کام کر سکوں گا ——— سنو جوڈن تم ان دونوں کی لاشیں برقی بھٹی میں ڈال کر راکھ کر دو اور میرے وہاں پہنچنے تک اس فارمولے کی اپنی جان سے بھی بڑھ کر حفاظت کرنا۔ میں خود وہاں آ رہا ہوں تاکہ اس فائل کو حاصل کر کے اسے بحفاظت اسرائیل پہنچایا جا سکے۔ اوور" ——— چیف نے کہا۔

"چیف ! ——— آپ کیوں تکلیف کرتے ہیں ——— میں فائل آپ کو ناراک پہنچا دیتا ہوں۔ اوور" ——— جوڈن نے کہا۔

"نہیں ——— میں خود وہاں آ رہا ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ میں تمہیں ہی فائل دے کر اسرائیل بھجوا دوں ——— یہاں ناراک میں وہ گروپ موجود ہے اور یہ انتہائی شاطر اور عیار لوگ ہیں ——— اب تک اس گروپ سے اس فارمولے کو بچانے کی غرض سے اسرائیل کے دو بڑے سائنسدانوں کو ہلاک کرنا پڑا ہے اور ایک انتہائی جدید ترین لیبارٹری کی بھی قربانی دینی پڑی ہے ——— اگر انہیں ذرا بھی بھنک پڑ گئی تو اب تک کی ساری قربانیاں رائیگاں چلی جائیں گی۔ اس لئے میں خود وہیں آ رہا ہوں۔ اوور" ——— چیف نے کہا۔

"یس چیف۔ اوور" ——— جوڈن نے کہا اور دوسری طرف سے اوور اینڈ آل کے الفاظ سن کر اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور ایک بار پھر وہ اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جہاں ڈاکٹر شمیر اور اسے لانے والے ڈرائیور

کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں تاکہ انہیں اٹھا کر برقی بھٹی میں ڈال سکے۔

لاشوں کو برقی بھٹی میں جلا کر جوڈن تہہ خانوں سے نکل کر اوپر والی منزل پر آیا اور خاص کمرے میں بیٹھ کر شراب پینے میں مصروف ہو گیا۔ پھر تقریباً ڈیڑھ دو گھنٹوں کے بعد کال بیل بجی تو وہ چونک کر کرسی سے اٹھا اور کمرے سے نکل کر تیزی سے پھاٹک کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے سائیڈ پھاٹک کھولا اور باہر آیا۔ باہر سیاہ رنگ کی بڑی سی کار موجود تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی بیٹھا ہوا تھا اور جوڈن اسے دیکھتے ہی پہچان گیا۔ وہ چیف تھا۔

"پھاٹک کھولو جوڈن" ——— اس آدمی نے سخت لہجے میں کہا اور جوڈن سر ہلاتا ہوا واپس مڑا اور سائیڈ پھاٹک سے اندر آ کر اس نے بڑا پھاٹک کھول دیا۔ سیاہ رنگ کی کار تیزی سے اندر داخل ہوئی اور پورچ میں موجود دو کاروں کے پیچھے جا کر رک گئی۔ جوڈن شاید ناراک کے ان معدودے چند افراد میں سے ایک تھا جو چیف کو جانتے تھے ورنہ چیف اپنی تنظیم سے بھی خفیہ رہتا تھا۔ جوڈن نے پھاٹک بند کیا اور پھر تیزی سے مڑ کر عمارت کی طرف بڑھنے لگا جہاں چیف کار سے باہر نکل کر اس کا انتظار کر رہا تھا۔ جوڈن نے بڑے مؤدبانہ انداز میں سے سلام کیا۔

"دونوں لاشیں جلا دی ہیں ناں" ——— ؟ چیف نے پوچھا۔

"یس چیف ——— سب سے پہلے میں نے کام ہی یہی کیا تھا" ——— جوڈن نے مؤدبانہ انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گڈ" ——— چیف نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور چند لمحوں

بعد وہ دونوں اس کمرے میں پہنچ گئے جہاں سے جوڈن اٹھ کر پھاٹک کھولنے گیا تھا۔ یہ اڈہ چونکہ چیف کا ذاتی خاص اڈہ تھا اس لئے چیف یہاں آتا جاتا رہتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ وہ خود ہی اس کمرے تک پہنچ گیا تھا۔

"وہ فائل لے آؤ جوڈن" ۔۔۔ چیف نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور جوڈن سر ہلاتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔ اس کا رخ تہہ خانوں کی طرف تھا جہاں وہ خصوصی سیف موجود تھا جس میں اس نے فائل رکھی تھی۔ سیف سے فائل نکال کر اس نے سیف بند کیا اور پھر وہ دوبارہ اسی کمرے میں پہنچ گیا جہاں چیف کرسی پر بیٹھا اس کا انتظار کر رہا تھا۔

"یہ لیجئے فائل چیف" ۔۔۔ جوڈن نے فائل چیف کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"بیٹھو" ۔۔۔ چیف نے فائل لیتے ہوئے کہا اور جوڈن سامنے رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"آپ کیا پینا پسند کریں گے چیف" ۔۔۔؟ جوڈن نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"جو تم پلا دو" ۔۔۔ چیف نے فائل کھول کر اسے دیکھتے ہوئے کہا اور جوڈن اٹھا اور اس نے الماری میں سے ایک بوتل نکالی۔ اس کا ڈھکن ہٹایا اور بوتل لا کر چیف کے سامنے میز پر رکھ دی۔ چیف نے بوتل اٹھائی اور اسے منہ سے لگا لیا۔ جوڈن جانتا تھا کہ چیف خالص شراب پینے کا عادی ہے۔ اس لئے اس نے جام اور دوسرے لوازمات کا تکلف نہ کیا تھا۔

"گڈ ۔۔۔ خاصی محنت کی ہے اس پر ڈاکٹر شمیر نے" ۔۔۔ چیف نے فائل بند کر کے میز پر رکھتے ہوئے کہا۔

"یس چیف ۔۔۔ وہ مسلسل کام کر رہا تھا۔ ویسے چیف ۔۔۔ ڈاکٹر شمیر کو بھی تو اسرائیل بھجوایا جا سکتا تھا" ۔۔۔ جوڈن نے کہا۔

"ہاں ۔۔۔ لیکن وہ گروپ ڈاکٹر شمیر سے واقف ہو چکا ہے۔ اس لئے مجبوری تھی ۔۔۔ اب وہ ڈاکٹر شمیر کو تلاش کرنے کے لئے ٹکریں ماریں گے اور فارمولا اطمینان سے اسرائیل پہنچ جائے گا" ۔۔۔ چیف نے بوتل میں موجود شراب کا آخری گھونٹ بھی حلق سے نیچے اتارتے ہوئے کہا۔

"چیف ۔۔۔ اس گروپ کے خلاف اگر آپ مجھے کام کرنے کا موقع دیں تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میں جلد ہی اس کا خاتمہ کر دوں گا" ۔ جوڈن نے کہا اور چیف بے اختیار ہنس پڑا۔

"نہیں جوڈن ۔۔۔ یہ لوگ تمہارے بس کا روگ نہیں ہیں" ۔۔۔ چیف نے کہا۔

"تو باس ۔۔۔ میں اس فائل کو اسرائیل پہنچا دیتا ہوں ۔۔۔ آپ نے خود ہی کہا تھا" ۔۔۔ جوڈن نے کہا۔

"ہاں ۔۔۔ اس وقت میں نے واقعی یہی کہا تھا لیکن اب میرا خیال ہے کہ اسے میں خود ہی جا کر اسرائیلی حکام کے حوالے کروں ۔۔۔ کیونکہ ڈاکٹر شمیر کے تعلقات اسرائیل کے اعلیٰ ترین حلقوں سے تھے۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ خود وہاں جا کر ان حالات کی وضاحت بھی کر دوں جن کی وجہ سے ڈاکٹر شمیر کو ہلاک کرنا پڑا ۔۔۔ ورنہ بعد میں ہو سکتا ہے کہ

اعلیٰ حکام اس معاملے میں کوئی سخت رویہ نہ اپنا لیں" ــــ چیف نے کہا۔

"تو آپ نے پہلے اعلیٰ حکام سے بات ہی نہ کی تھی" ــــ جوڈن نے حیران ہو کر کہا۔

"اسرائیلی حکام کو تو ابھی تک اس فارمولے کا بھی علم نہیں ہے۔ پہلے اسے ڈاکٹر شمیر نے خفیہ رکھا۔ اس کا خیال تھا کہ اسے مکمل کر لینے کے بعد وہ خود جا کر اسے اسرائیل کے حوالے کرے گا ــــ لیکن جب ادھم کی جعلی کال اور پھر ادھم کی ہلاکت کے بارے میں اسے معلوم ہوا تو وہ گھبرا گیا اور اس نے مجھ سے رابطہ کر کے مجھے پوری تفصیل بتا دی ــــ اس نے اس ہتھیار کے متعلق جو کچھ مجھے بتایا اس سے میں سمجھ گیا کہ یہ واقعی دنیا کا انتہائی خوفناک ترین ہتھیار ہو گا۔ اس لئے میں نے سوچا کہ اس کا کریڈٹ ڈاکٹر شمیر کی بجائے مجھے لینا چاہیے ــــ چنانچہ میں نے اسی لئے ڈاکٹر شمیر کی لیبارٹری بھی تباہ کرا دی اور پھر اس کو بھی ختم کر دیا ــــ اب میں آسانی سے اعلیٰ حکام کو بتا سکتا ہوں کہ اس پاکیشیائی گروپ نے پہلے ڈاکٹر شمیر کی لیبارٹری تباہ کر دی اور پھر ڈاکٹر شمیر کو بھی ہلاک کر دیا ــــ لیکن میں نے خود سراغ لگا کر لیبارٹری سے سٹ کر رکھے ہوئے اس فارمولے کو حاصل کیا اور اسرائیل پہنچا دیا ــــ اس طرح اس فارمولے کا سارا کریڈٹ مجھے مل جائے گا اور اعلیٰ حکام بھی ڈاکٹر شمیر کی موت اور اس کی لیبارٹری کی تباہی سے مطمئن ہو جائیں گے" ــــ چیف نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا اور جوڈن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"مثبت ہے چیف ــــ آپ کی پلاننگ واقعی شاندار ہے" ــــ جوڈن نے جواب دیا۔

"میری پلاننگ ہمیشہ ہی شاندار ہوتی ہے جوڈن ــــ اس میں کبھی کوئی جھول نہیں آتا" ــــ چیف نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ جوڈن بھی کرسی سے اٹھا مگر دوسرے لمحے وہ چیف کے ہاتھ میں ریوالور دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا۔

"بس تمہارا زندہ رہ جانا ہی اس پلاننگ میں آخری جھول ہے جسے میں ختم کر رہا ہوں" ــــ چیف نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ جوڈن سنبھلتا، چیف نے ٹریگر دبا دیا اور جوڈن کو ایک لمحے کے ہزارویں حصے کے لئے بس اتنا احساس ہوا کہ کوئی گرم سلاخ اس کی پیشانی میں گھس گئی ہے۔ اس کے بعد اس کے تمام احساسات یکلخت فنا ہو کر رہ گئے۔

عمران نے کار کریلیے کی ایک رہائشی کالونی میں اس کوٹھی سے ذرا ہٹ کر روک دی جس کی طرف ساتھ بیٹھے ہوئے جراز نے اشارہ کیا تھا۔

"جوانا ۔۔۔ تم یہیں رکو گے۔ صرف ٹائیگر میرے ساتھ چلے گا" ۔۔۔ عمران نے کار سے نیچے اترتے ہوئے کہا اور کار کی پچھلی سیٹ سے ٹائیگر بھی کار کا دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا۔ عمران ٹائیگر کو ساتھ لئے اس کوٹھی کی عقبی طرف آگیا۔ کوٹھی درمیانے درجے کی تھی۔ چونکہ جراز کو یہ معلوم نہ تھا کہ کوٹھی کے اندر جوڈان کے علاوہ کتنے افراد ہیں اس لئے عمران نے عقبی طرف سے اندر داخل ہونے کا پروگرام بنایا تھا۔ چونکہ اس نے جوڈان سے چیف کے متعلق پوچھ گچھ کرنی تھی اس لئے اپنی رہائش گاہ سے چلتے ہوئے اس نے بیہوش کرنے والی گیس کے خاص کیپسول ساتھ لے لئے تھے۔ کوٹھی کی عقبی طرف ایک تنگ سی گلی تھی

جس میں کوڑے کے ڈرم رکھے ہوئے تھے۔ کوٹھی کی عقبی دیوار بھی کچھ زیادہ اونچی نہ تھی اس لئے چند لمحوں میں عمران اور ٹائیگر آسانی سے اندر کود گئے۔ پائیں باغ کچھ زیادہ بڑا نہ تھا۔ عمران دبے قدموں آگے بڑھا اور پھر سائیڈ کی گلی سے ہوتا ہوا سامنے کے رخ آگیا۔ اس کے ہاتھ میں بیہوشی کا کیپسول موجود تھا لیکن کوٹھی پر چھائی ہوئی خاموشی کچھ غیر فطری سی تھی۔ یوں لگتا تھا جیسے کوٹھی خالی ہو۔ عمران برآمدے کی طرف بڑھا۔ ٹائیگر اس کے عقب میں تھا۔ اس کے ہاتھ میں ریوالور موجود تھا۔ لیکن واقعی کوٹھی میں کوئی آدمی نظر نہ آرہا تھا۔ پورچ میں دو کاریں موجود تھیں۔ عمران برآمدے سے گزر کر درمیانی راہداری میں بڑھتا گیا۔ ایک کمرے کا دروازہ کھلا ہوا تھا اور پھر جیسے ہی عمران نے اس دروازے سے اندر جھانکا وہ بری طرح چونک پڑا۔ کمرے کے فرش پر ایک لاش پڑی تھی جس کی پیشانی میں گولی ماری گئی تھی اور حلیہ بالکل وہی تھا جو پہلے جراز نے جوڈن کا بتایا تھا۔ عمران تیزی سے کمرے میں داخل ہوا۔ میز پر شراب کی ایک خالی بوتل پڑی ہوئی تھی۔ عمران نے جھک کر لاش کے جسم کو ہاتھ لگایا تو وہ چونک پڑا۔ لاش ابھی تک گرم تھی۔ اس کا مطلب تھا کہ اسے ہلاک ہوتے زیادہ دیر نہیں گزری۔

"ٹائیگر ۔۔۔ جاکر جوانا اور جراز کو بلا لاؤ ۔۔۔ میں اس دوران باقی کوٹھی کو چیک کرتا ہوں" ۔۔۔ عمران نے ٹائیگر سے کہا اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا مڑا اور تیزی سے باہر نکل گیا۔ عمران اس کمرے سے نکلا اور اس نے کوٹھی میں گھومنا شروع کر دیا۔ اس نے تہہ خانے بھی چیک کر لیے کوٹھی کے تہہ خانوں میں واقعی انتہائی جدید مشینری موجود تھی۔ لیکن

وہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ البتہ ایک تہہ خانے میں خون کے دھبے کافی تعداد میں فرش پر نظر آ رہے تھے اور مشین گن کی گولیوں کے خول بھی کافی تعداد میں ادھر ادھر بکھرے پڑے تھے۔ تھوڑی دیر بعد عمران واپس اوپر آیا تو جوانا اور جراز ٹائیگر سمیت آ چکے تھے۔

"باس! — پھاٹک تو اندر سے بند تھا لیکن چھوٹا پھاٹک باہر سے بند تھا" — ٹائیگر نے کہا۔

"یہ تو جوڈن کی لاش ہے — اسے کس نے مار دیا ہے" — ؟ جراز نے کہا۔

"کیا تم بتا سکتے ہو کہ اسے کون مار سکتا ہے" — عمران نے پوچھا۔

"میں کیا کہہ سکتا ہوں — یہ انتہائی ظالم آدمی تھا۔ ایسے آدمی کے بے شمار دشمن ہو سکتے ہیں" — جراز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اسے ہلاک ہوئے ابھی زیادہ دیر نہیں گزری — زیادہ سے زیادہ نصف گھنٹہ ہوا ہو گا" — عمران نے کہا اور جراز کے ساتھ ساتھ جوانا اور ٹائیگر نے بھی سر ہلا دیئے۔

"واقعی اس بار ہمارے لئے مسلسل رکاوٹیں کھڑی کی جا رہی ہیں۔ انتہائی شاطرانہ پلاننگ ہے ان لوگوں کی — جو کلیو بھی ملتا ہے وہ اسے ہمارے پہنچنے سے پہلے ہی ختم کر دیتے ہیں" — ٹائیگر نے کہا۔

"جوڈن کی موت نے مجھے حیران کر دیا ہے — جوڈن کے بارے میں پہلی بار جراز نے بتایا ہے اور جراز اس وقت سے ہمارے ساتھ ہے اب یہی سوچا جا سکتا ہے کہ جراز کے اغوا کا سن کر انہیں کسی طرح اس

بات کا یقین ہو کہ جراز، جوڈن کے متعلق بتا دے گا اس لئے انہوں نے جوڈن کا خاتمہ کر دیا — لیکن اگر ایسی بات تھی تو وہ یہاں ہمارے خاتمے کے لئے بھی اقدامات کر سکتے تھے" — عمران نے خود کلامی کے سے انداز میں کہا۔ اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ واقعی ذہنی طور پر بری طرح الجھ گیا تھا۔ اور پھر وہ سب واپس پورچ میں آ گئے لیکن پورچ میں موجود کاروں کے عقب میں ٹائروں کے تازہ نشانات دیکھ کر عمران چونک پڑا۔

"اوہ — اوہ — یہ تو لانگ ہیڈ کار کے مخصوص ٹائروں کے نشانات ہیں اور لانگ ہیڈ کار نے ہمیں ٹرلیلے شہر کے قریب کراس کیا تھا — سیاہ رنگ کی نئے ماڈل کی کار تھی" — عمران نے چونک کر کہا۔

"یس ماسٹر — میں نے بھی اسے دیکھا تھا۔ کیونکہ یہ میری پسندیدہ کار ہے" — جوانا نے جواب دیا۔

"مجھے یقین ہے کہ جوڈن کا قاتل اسی کار میں واپس ناراک گیا ہے اور میں اسے چیک کر سکتا ہوں" — عمران نے کہا اور تیزی سے مڑ کر دوبارہ اسی کمرے کی طرف بڑھ گیا جس میں جوڈن کی لاش پڑی ہوئی تھی۔ عمران کمرے میں داخل ہوتے ہی ایک سائیڈ پر پڑے ہوئے ٹیلیفون کی طرف جھپٹا۔

"ناراک کا رابطہ نمبر یہاں سے کیا ہو گا" — ؟ عمران نے مڑ کر جراز سے پوچھا اور جراز نے نمبر بتا دیا۔ عمران نے نمبر ڈائل کر کے ناراک کی انکوائری کا نمبر ڈائل کر دیا۔

"یس۔ انکوائری پلیز" — رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے

آواز سنائی دی۔

"آٹو موبائل رجسٹریشن آفس کا نمبر چاہیے" ——— عمران نے مقامی زبان میں پوچھا اور دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبا کر دوبارہ ٹاراک کا رابطہ نمبر ڈائل کر کے اس نے وہ نمبر بھی ڈائل کر دیا جو آپریٹر نے بتایا تھا۔

"آٹو موبائل رجسٹریشن آفس" ——— دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"مینجر سے بات کرائیں ——— میں سٹیٹ پولیس آفس سے بول رہا ہوں" ——— عمران نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر" ——— دوسری طرف سے مودبانہ لہجے میں کہا گیا اور چند لمحوں بعد ایک دوسری آواز سنائی دی۔

"مینجر ڈیسمنڈ بول رہا ہوں" ——— بولنے والے کا لہجہ سادہ تھا۔

"سٹیٹ پولیس آفس سے اسسٹنٹ چیف بول رہا ہوں" ——— عمران نے لہجے اور زیادہ تحکمانہ بناتے ہوئے کہا۔

"یس سر ——— فرمائیے" ——— دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"مسٹر مینجر ——— ایک کار کا نمبر نوٹ کیجیے ——— نئے ماڈل کی لانگ ہیڈ کار ہے سیاہ رنگ کی ——— پولیس کو اس کے مالک کا نام اور تفصیلی پتہ چاہیے۔ لیکن یہ خیال رہے کہ اٹ از پولیس سیکرٹ" ——— عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر ——— میں سمجھتا ہوں ——— نمبر بتائیے" ——— دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے نمبر دوہرا دیا۔

"ہولڈ آن کریں ——— میں کمپیوٹر ڈیسک سے معلوم کرتا ہوں" ——— مینجر نے کہا اور پھر چند منٹ کی خاموشی کے بعد دوبارہ مینجر کی آواز سنائی دی۔

"ہیلو ——— کیا آپ لائن پر ہیں" ——— مینجر نے پوچھا۔

"یس" ——— عمران نے جواب دیا۔

"یہ کار ایرو انٹرنیشنل ٹول کمپنی کے مینجنگ ڈائریکٹر جناب ایڈکن ہاکری کے نام رجسٹرڈ ہے ——— پتہ مقربی سکس میٹلے روڈ ہے" ——— مینجر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو" ——— عمران نے کہا اور ایک بار پھر اس نے کریڈل دبایا اور رابطہ نمبر ڈائل کر کے اس نے ایک بار پھر انکوائری کے نمبر ڈائل کر دیئے۔

"انکوائری پلیز" ——— دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"مینجنگ ڈائریکٹر ایرو انٹرنیشنل ٹول کمپنی مقربی سکس میٹلے روڈ مسٹر ایڈکن ہاکری کے دفتر اور رہائش کے نمبر بتا دیجیے" ——— عمران نے کہا اور چند لمحوں بعد آپریٹر نے اسے دو نمبر بتا دیئے۔ ایک دفتر کا اور دوسرا رہائش کا۔

"میں چیف پولیس آفیسر بول رہا ہوں ——— رہائش جہاں یہ فون ہے، کا پتہ کیا ہے" ——— عمران نے پوچھا۔

"میں چیک کر کے بتا سکتا ہوں ——— ہولڈ آن کریں" ——— دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں کی خاموشی کے بعد آپریٹر کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"ہیلو سر ——— پتہ نوٹ کریں ——— ون ففٹی سکس ٹاپ ہلز کالونی۔"

آپریٹر نے کہا اور عمران نے اس کا شکریہ ادا کر کے رسیور رکھ دیا۔

"آؤ اب اس ایڈکن ہاکری سے مل لیں ۔۔۔ مجھے یقین ہے کہ جوڈن کا قاتل یہی ہے" ۔۔۔ عمران نے کہا اور تیزی سے واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔

تھوڑی دیر بعد ان کی کار ایک بار پھر تیزی سے ناراک کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔

"اتنے بڑے آدمی کو کیا ضرورت تھی اس طرح خود آکر جوڈن کو قتل کرنے کی ۔۔۔ وہ کسی بھی پیشہ ور قاتل کو رقم دے کر جوڈن کا خاتمہ کرا سکتا تھا" ۔۔۔ جراز نے کہا اور عمران مسکرا دیا۔

"یہ تو اس سے پوچھنے کے بعد ہی پتہ چلے گا ۔۔۔ ہو سکتا ہے وہ کنجوس آدمی ہو۔ اس نے سوچا ہو کہ قاتل کو بھاری رقم دینے کی بجائے ایک گولی اور تھوڑا سا پٹرول ہی خرچ کر دیا جائے" ۔۔۔ عمران نے جواب دیا اور جراز ہنس پڑا۔

تقریباً ایک گھنٹے کی ڈرائیونگ کے بعد وہ ٹاپ ہلز کالونی میں پہنچ گئے۔ کالونی کی بڑی بڑی اور شاندار کوٹھیاں بتا رہی تھیں کہ یہ ناراک کے انتہائی امیر ترین طبقے کی رہائش گاہیں ہیں اور ان کوٹھیوں کو دیکھ کر جراز کی بات درست نظر آتی تھی کہ اس قدر امیر لوگ خود رسک نہیں لے سکتے۔ لیکن عمران اس لئے مجبور تھا کہ اب اس کے پاس اور کوئی کلیو بھی تو نہ تھا۔

چند لمحوں بعد ٹائیگر نے کار ایک وسیع و عریض کوٹھی کے پھاٹک کے سامنے روک دی۔ نہ صرف کوٹھی کا نمبر وہی تھا جو آپریٹر نے بتایا

تھا بلکہ اس پر ایڈکن ہاکری کی نیم پلیٹ بھی موجود تھی اور اس کے نیچے اس کا عہدہ بھی لکھا ہوا تھا۔ عمران جو سائیڈ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا کار رکتے ہی نیچے اترا اور اس نے آگے بڑھ کر کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔ چند لمحوں بعد سائیڈ پھاٹک کھلا اور ایک باوردی ملازم باہر آگیا۔

"صاحب موجود ہیں" ۔۔۔ عمران نے ایک بڑا سا نوٹ نکال کر ملازم کی مٹھی میں دباتے ہوئے کہا۔ ملازم نے چونک کر نوٹ کو دیکھا اور اس کی آنکھوں میں چمک پیدا ہو گئی۔

"ہاں جناب! ۔۔۔ صاحب اندر موجود ہیں۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے آئے ہیں" ۔۔۔ ملازم نے نوٹ کو جلدی سے جیب میں ڈالتے ہوئے کہا اور عمران نے جیب سے ایک اور بڑا نوٹ نکالا اور اسے بھی ملازم کی مٹھی میں دبا دیا۔

"سنو ۔۔۔ ہم نے صاحب سے لازمی ملنا ہے۔ لیکن وہ ہمارے نام سے واقف نہیں ہیں۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ ملنے سے انکار کر دیں اس لئے تم کوئی چکر چلاؤ" ۔۔۔ عمران نے سرگوشیانہ لہجے میں کہا۔

"میں پھاٹک کھولتا ہوں۔ آپ کار اندر لے آئیں ۔۔۔ میں آپ کو ڈرائینگ روم میں پہنچا کر ہاؤس کیپر کو کہہ دونگا کہ آپ کا تعلق حکومت سے ہے ۔۔۔ اس صورت میں صاحب آپ سے مل سکتا ہے۔ اس کے بعد آپ جانیں اور صاحب جانے" ۔۔۔ ملازم نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔ ہاؤس کیپر کو کہہ دینا کہ ہمارا تعلق انٹیلی جنس سے ہے" ۔۔۔ عمران نے کہا اور ملازم سر ہلاتا ہوا واپس سائیڈ پھاٹک میں غائب ہو گیا۔ عمران واپس آکر کار میں بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد پھاٹک کھلا

اور ٹائیگر کار اندر لے گیا۔ وسیع و عریض لان کراس کر کے جب وہ پورچ میں پہنچے تو عمران کے لبوں پر مسکراہٹ رینگ گئی کیونکہ پورچ میں سیاہ رنگ کی لاگا ہیڈ کار موجود تھی۔

"یہی کار تھی ماسٹر" ۔۔۔۔ جوانا نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

تھوڑی دیر بعد ان چاروں کو ایک وسیع و عریض اور انتہائی قیمتی فرنیچر سے سجے ہوئے ڈرائینگ روم میں پہنچا دیا گیا اور پھر تقریباً دس منٹ بعد ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی اندر داخل ہوا اور عمران اسے دیکھتے ہی پہچان گیا کہ یہی آدمی کار میں موجود تھا۔ اس آدمی کے چہرے پر حیرت کے تاثرات تھے۔ عمران اس کے اندر داخل ہوتے ہی اٹھ کھڑا ہوا اور ظاہر ہے اس کے ساتھیوں نے بھی اس کی پیروی کی۔

"آپ کا تعلق انٹیلی جنس سے ہے ۔۔۔۔ مگر میرا انٹیلی جنس سے کیا تعلق نکل آیا" ۔۔۔۔ آنے والے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہر بڑے آدمی کا تعلق کبھی نہ کبھی انٹیلی جنس سے ہو ہی جاتا ہے۔ میرا نام مائیکل ہے اور میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر انٹیلی جنس ہوں ۔۔۔۔ اور یہ میرے ساتھی ہیں" ۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ میرے سیکرٹری سے بات کر سکتے تھے ۔۔۔۔ یہاں میری رہائش گاہ پر آپ کا آنا میرے لئے باعث توہین ہے ۔۔۔۔ آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ اعلیٰ ترین حکام سے میرے تعلقات ہیں" ۔۔۔۔ ایڈکن ہاکری نے ہونٹ چباتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اگر آپ کے سیکرٹری نے وہ حرکت کی ہوتی جس کے لئے ہم آئے ہیں تو ہم ضرور اس سے ملتے ۔۔۔۔ لیکن مجبوری یہ ہے کہ یہ حرکت آپ

نے کی ہے" ۔۔۔۔ عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

"حرکت ۔۔۔۔ کیسی حرکت ۔۔۔۔ یہ تم کیا بکواس کر رہے ہو" ۔۔۔۔ ایڈکن نے غصے سے لال پیلے ہوتے ہوئے کہا۔

"جوڈن کا قتل" ۔۔۔۔ عمران نے سادہ سے لہجے میں کہا تو ایڈکن اس بری طرح اچھلا جیسے اسے لاکھوں وولٹیج کا کرنٹ لگ گیا ہو۔

"کیا ۔۔۔۔ کیا کہہ رہے ہو ۔۔۔۔ تم ۔۔۔۔ تم ۔۔۔۔ مم ۔۔۔۔ مگر ۔۔۔۔ میں ۔۔۔۔" ایڈکن نے بار بار سنبھلنے کی کوشش کی لیکن عمران کے فقرے سے پہنچنے والا شاک اس قدر سخت تھا کہ باوجود کوشش کے وہ سنبھل نہ سکا۔

"یہ دیکھیئے ثبوت" ۔۔۔۔ عمران نے کہا اور دوسرے لمحے اس نے جیب سے ریوالور نکال لیا۔

"یہ کیا بکواس ہے ۔۔۔۔ کون ہو تم" ۔۔۔۔ ایڈکن نے سنبھلتے ہوئے کہا۔ اس کا ہاتھ تیزی سے اس کی جیب کی طرف رینگا مگر اسی لمحے جوانا کا ہاتھ گھوما اور ایڈکن بری طرح چیختا ہوا اچھل کر ایک کرسی سے ٹکرایا اور پھر نیچے فرش پر جا گرا۔ دوسرے لمحے وہ ساکت ہو گیا۔ جوانا کا اس کی کنپٹی پر پڑنے والا ایک ہی مکہ اس کے لئے کافی ثابت ہوا تھا حالانکہ وہ جسمانی لحاظ سے خاصا طاقتور آدمی تھا۔

"یہ لو بیہوش کر دینے والے کیپسول ۔۔۔۔ اور کوٹھی میں موجود تمام ملازمین کو بیہوش کر کے کسی بڑے کمرے میں ڈال دو" ۔۔۔۔ عمران نے جیب سے تین کیپسول نکال کر ٹائیگر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور جوانا اور ٹائیگر دونوں تیزی سے کمرے سے باہر نکل گئے۔

"مجھے اب بھی حیرت ہے جناب! ۔۔۔۔ کہ آخر اتنے بڑے آدمی نے

جوڈن کو خود جا کر کیوں قتل کیا ہے" ---- جراز نے کہا جو عمران کے ساتھ کمرے میں رہ گیا تھا۔

"ابھی معلوم ہو جاتا ہے" ---- عمران نے جواب دیا۔

"ویسے آپ جس انداز میں کام کرتے ہیں اس سے مجھے یقین ہو گیا ہے کہ واقعی آپ انتہا درجے کے ذہین آدمی ہیں ---- اور آپ سے کسی کا بچ نکلنا ناممکن ہے" ---- جراز نے تحسین آمیز لہجے میں کہا اور عمران مسکرا دیا۔ تقریباً بیس پچیس منٹ بعد ٹائیگر دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔

"آٹھ ملازم تھے۔ ان سب کو بیہوش کر کے ایک بڑے کمرے میں ڈال دیا ہے ---- جوانا وہاں پہرہ دے رہا ہے" ---- ٹائیگر نے آ کر رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"اب کوئی رسی بھی ڈھونڈ لاؤ ---- لیکن خیال رکھنا کہیں ابھی تک گیس سٹورز وغیرہ میں بھری ہوئی ہو اور تم بھی وہیں ڈھیر ہو جاؤ" ---- عمران نے کہا۔

"یس باس ---- میں خیال رکھوں گا" ---- ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر نکل گیا۔

تقریباً دس منٹ بعد ٹائیگر واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں رسی کا بنڈل موجود تھا۔ اس نے عمران کے کہنے پر ایڈکن کے دونوں ہاتھ اس کے عقب میں کر کے باندھے اور پھر اسے اٹھا کر ایک کرسی پر بٹھا دیا اور باقی رسی سے اس کا جسم بھی کرسی سے جکڑ دیا۔ اسی لمحے ایڈکن کے جسم میں حرکت پیدا ہوئی۔ وہ خود بخود ہوش میں آنے لگا تھا اور ٹائیگر پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔ چند لمحوں بعد ایڈکن کی آنکھیں

کھل گئیں۔ اس نے ہوش میں آتے ہی اٹھنے کی کوشش کی لیکن بندھے ہونے کی وجہ سے ظاہر ہے وہ اٹھنے میں کامیاب نہ ہو سکا۔

"کک ---- کک ---- کون ہو تم" ---- ایڈکن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"جوڈن کو تم نے کیوں ہلاک کیا ہے" ---- عمران نے پوچھا۔

"میں نے کسی کو ہلاک نہیں کیا ---- میں تو کسی جوڈن کو جانتا بھی نہیں ---- مجھے کیا ضرورت تھی کسی کو ہلاک کرنے کی ---- مگر تم کون" ---- ایڈکن نے تیز لہجے میں کہا۔

"اگر تم لانگ ہیڈ کار کی بجائے کسی عام سی کار میں جاتے تو شاید ہم تم تک نہ پہنچ سکتے ---- لیکن تمہاری اس مخصوص ٹائپ کی کار نے تمہاری مکمل نشاندہی کر دی ہے ---- تمہاری بہتری اسی میں ہے تم وہ وجہ بتا دو جس کی بنا پر تمہیں جوڈن کو قتل کرنا پڑا ہے" ---- عمران نے کہا۔

"میں کہہ رہا ہوں کہ میں نے کسی کو قتل نہیں کیا" ---- ایڈکن نے کہا اور دوسرے لمحے اس نے اونچی آواز میں چیخنا شروع کر دیا لیکن عمران اسی طرح مطمئن کھڑا رہا۔

"اور اونچی آواز میں چیخو ایڈکن ---- تمہاری یہ محل نما کوٹھی اتنی بڑی ہے کہ دوسری کوٹھی تک تو تمہاری آواز کسی صورت بھی نہیں پہنچ سکتی۔ اور تمہارے ملازم اس قابل نہیں ہیں کہ وہ تمہاری مدد کو پہنچ سکیں" ---- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا ---- کیا مطلب ---- تم نے میرے ملازموں کو ہلاک کر دیا ہے؟"

ایڈکن نے اس بار انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔
"نہیں ـــــ صرف بیہوش کیا ہے۔ کیونکہ وہ بے گناہ لوگ ہیں"۔
عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"اوہ ـــ اوہ ـــ تم انٹیلی جنس کے افراد نہیں ہو سکتے ـــ وہ اس طرح الکوائری نہیں کرتے ـــ پہلے تم بتاؤ کہ تم کون ہو"ـــ ؟
ایڈکن نے پریشان سے لہجے میں کہا۔ ملازموں کی بیہوشی کا سن کر وہ واقعی پریشان نظر آنے لگ گیا تھا۔ ورنہ شاید پہلے اسے یقین تھا کہ اس کے ملازم اس کی چیخیں سن کر صورت حال کو سنبھال لیں گے۔
"جو میں نے پوچھا ہے وہ بتاؤ ـــ اور سنو ـــ میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ میں تمہارے ناز و نخرے سہتا رہوں" ـــ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔
"میں درست کہہ رہا ہوں کہ میں نے کسی کو قتل نہیں کیا ـــ اور میں تو کسی جوڈن کو جانتا ہی نہیں" ـــ ایڈکن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"اس کا مطلب ہے کہ تم واقعی مرنا چاہتے ہو ـــ او۔ کے۔ تمہاری مرضی" ـــ عمران نے سرد لہجے میں کہا اور آگے بڑھ کر اس نے ریوالور کی نال اس کی کنپٹی سے لگا دی۔
"رک جاؤ ـــ رک جاؤ ـــ تمہارا چہرہ بتا رہا ہے کہ تم واقعی مجھے ہلاک کر دو گے ـــ رک جاؤ ـــ میں بتاتا ہوں" ـــ ایڈکن نے یکلخت چیختے ہوئے کہا اور عمران پیچھے ہٹ گیا۔
"اس نے میری ایک گرل فرینڈ کو اغوا کر لیا تھا ـــ میں اسے واپس لینے گیا تو اس نے مجھ پر حملہ کر دیا۔ مجبوراً مجھے اپنے دفاع میں گولی چلانی پڑی

ور وہ مر گیا" ـــ ایڈکن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"تم نے جس انداز میں اسے پیشانی میں گولی ماری ہے اور جس انداز میں جوڈن کی لاش پڑی ہوئی تھی اور اس کی مردہ آنکھوں میں شدید حیرت کا جو تاثر مرتے وقت منجمد ہو گیا تھا اس سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ تم جھوٹ بول رہے ہو" ـــ عمران نے کہا تو ایڈکن کے چہرے پر یکلخت شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔
"تم ـــ تم کون ہو" ـــ ایڈکن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"خنجر ہو گا تمہارے پاس ٹائیگر ـــ مجھے دو" ـــ عمران نے مڑ کر ٹائیگر سے کہا اور ٹائیگر نے جیب سے تیز دھار خنجر نکال کر عمران کے ہاتھ میں دے دیا۔
"اب تم سب کچھ خود ہی بتا دو گے" ـــ عمران نے ریوالور جیب میں رکھ کر خنجر پکڑتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ایڈکن کچھ کہتا عمران کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور دوسرے لمحے کمرہ ایڈکن کی دردناک چیخ سے گونج اٹھا۔ اس کا ایک نتھنا آدھے سے زیادہ کٹ گیا تھا۔ عمران نے دوسرا وار کیا اور دوسرا نتھنا کاٹ کر اس نے خون آلود خنجر واپس ٹائیگر کے ہاتھ میں دے دیا۔ ایڈکن اس دوران چیخ چیخ کر بیہوش ہو چکا تھا۔ دونوں نتھنے کٹنے کی وجہ سے اس کی پیشانی کے درمیان ایک رگ ابھر آئی تھی۔ عمران نے انگلی موڑ کر اس رگ پر ضرب لگائی تو ایڈکن ایک چیخ مار کر ہوش میں آ گیا۔ اس کا چہرہ بری طرح مسخ ہو گیا تھا۔

"بتاؤ کس کے کہنے پر تم نے جوڈن کو قتل کیا ہے"۔۔۔ عمران نے دوسری ضرب لگاتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ بے حد سرد تھا۔

"کسی کے کہنے پر نہیں ۔۔۔ میں نے خود اسے مارا ہے۔ اس نے میری گرل فرینڈ کو اغوا کیا تھا"۔۔۔ ایڈکن نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے اپنی پہلی بات دوہرا دی لیکن دوسرے لمحے وہ انتہائی کربناک آواز میں چیخ اٹھا اور کرسی میں بندھا ہوا اس کا جسم بری طرح پھڑکنے لگا۔ اس کا چہرہ مسخ ہو چکا تھا۔ آنکھیں تکلیف کی شدت سے پھٹ سی گئی تھیں۔

"بولو ۔۔۔ ورنہ ۔۔۔" عمران نے ایک اور ضرب لگاتے ہوئے کہا۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں ۔۔۔ میں سچ کہہ رہا ہوں"۔۔۔ ایڈکن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی آواز ڈوب گئی۔ وہ تکلیف کی شدت سے بیہوش ہو چکا تھا۔

"اس کا لہجہ بتا رہا ہے کہ یہ جھوٹ بول رہا ہے ۔۔۔ لیکن اس قدر تکلیف برداشت کرنے کے باوجود جھوٹ بولنے والا عام آدمی نہیں ہو سکتا ۔۔۔ یہ انتہائی تربیت یافتہ آدمی ہے ۔۔۔ ٹائیگر ۔۔۔ تم جا کر اس محل میں کوئی ایسا کمرہ تلاش کرو جسے اس نے اپنے کام کے لئے مخصوص کیا ہوا ہو اور پھر مجھے آکر بتاؤ ۔۔۔ مجھے پہلے تلاشی لینی پڑے گی۔ پھر اس سے پوچھ گچھ کامیاب ہو سکتی ہے"۔۔۔ عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا مڑا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔

اذیت سے گزرا ہوں ۔۔۔ اس اذیت کے دوران کوئی آدمی جھوٹ بول ہی نہیں سکتا ۔۔۔ اور جوڈن واقعی ایسا ہی آدمی تھا جیسا یہ بتا رہا ہے"۔ ٹائیگر کے باہر جانے پر جراز نے ڈرے ڈرے سے لہجے میں عمران سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"میرا تجربہ بتا دیتا ہے کہ کون جھوٹ بول رہا ہے اور کون سچ ۔۔۔ اور یہ اذیت تو کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ اس سے بھی زیادہ بھیانک اذیت بھی تربیت یافتہ افراد برداشت کر جاتے ہیں ۔۔۔ انہیں خصوصی طور پر ایسی اذیت برداشت کرنے کی تربیت دی جاتی ہے"۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جناب! ۔۔۔ اس کے علاوہ اس قدر امیر آدمی کو خود جا کر جوڈن جیسے بدمعاش کو مارنے کی ضرورت ہی کیا تھی"۔۔۔ جراز نے کہا۔

"میں نے اسے تربیت یافتہ کہا ہے تو اس کا مطلب بھی یہی بنتا ہے کہ یہ ایجنٹ ہے ۔۔۔ بس ایک بات میری سمجھ میں نہیں آ رہی کہ اگر یہ ایجنٹ ہے تو انہیں کیسے معلوم ہو گیا کہ تم نے مجھے جوڈن کی ٹپ دی ہے"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اوہ ۔۔۔ اوہ ۔۔۔ آپ کا مطلب ہے کہ یہ بھی چیف کا آدمی ہے۔ مگر میں تو آپ کے ساتھ ہوں ۔۔۔ اور جوڈن کا نام تو میں نے اس لئے آپ کے سامنے لیا تھا کہ ایک تو میں اس سے انتقام لینا چاہتا تھا دوسرا یہ بات عام مشہور ہے کہ جوڈن چیف کا خاص آدمی ہے۔ اس لئے وہ چیف کے متعلق آپ کو کچھ نہ کچھ بتا سکتا ہے"۔۔۔ جراز نے

"میرا خیال ہے جناب! ۔۔۔ کہ یہ سچ کہہ رہا ہے۔ میں اس خوفناک جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اتنی بات نے تو مجھے بھی الجھن میں ڈال رکھا ہے" ——— عمران نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد ٹائیگر کمرے میں داخل ہوا۔

"آیئے باس ——— اس نے تو ایک بہت بڑا دفتر بنا رکھا ہے ——— وہاں جدید ساخت کی ریسونگ مشین بھی موجود ہے اور دوسرے جدید آلات بھی ہیں" ——— ٹائیگر نے کہا۔

"جوانا کو بلاؤ" ——— عمران نے ٹائیگر سے کہا اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا باہر نکل گیا۔ چند لمحوں بعد جوانا اس کے ساتھ اندر داخل ہوا۔

"جوانا ——— تم یہاں مسٹر جراز کے ساتھ رکو تاکہ اس ایڈکن کی نگرانی کر سکو" ——— عمران نے جوانا سے کہا اور خود ٹائیگر کو لے کر کمرے سے باہر نکل گیا۔ چند لمحوں بعد وہ واقعی ایک دفتر کے انداز میں سجے ہوئے کمرے میں پہنچ گیا۔

"تم جا کر ان ملازموں کا خیال کرو تاکہ میں اطمینان سے اس کمرے کی تفصیلی تلاشی لے سکوں" ——— عمران نے ٹائیگر سے کہا اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔

عمران نے کمرے کی تلاشی لینی شروع کر دی اور پھر ایک الماری کھولتے ہی وہ بری طرح اچھلا۔ کیونکہ الماری کے اندر ایک خانے میں ایک فائل پڑی صاف دکھائی دے رہی تھی جس کے اوپر اوزون ویپن کے الفاظ موٹے حروف میں لکھے ہوئے صاف نظر آ رہے تھے۔ عمران نے جھپٹ کر وہ فائل اٹھائی اور اسے کھول کر پڑھنے لگا۔ اس کی آنکھیں مسرت سے چمک اٹھیں۔ لیکن ابھی وہ فائل کے اوراق کھول کر انہیں سرسری طور پر دیکھ ہی رہا تھا کہ اچانک کمرے کی چھت سے ہلکی سی

جھنک کی آواز ابھری اور عمران نے جیسے ہی چونک کر اوپر دیکھا چھت کے درمیان سے سرخ رنگ کی تیز روشنی کا دھارا سا نکل کر اس پر پڑا اور عمران کا ذہن یکلخت کسی کیمرے کے بند ہوتے شٹر کی طرح تاریک ہو گیا۔ پھر جیسے روشنی کا جھماکا ہوتا ہے اس طرح اس کے تاریک ذہن میں بھی روشنی کا جھماکا ہوا اور اس کی بند آنکھیں خود بخود کھل گئیں اور اس نے چونک کر ادھر ادھر دیکھا۔ اس کے ذہن میں وہ منظر تیزی سے ابھرا جب وہ اس دفتر نما کمرے میں کھڑا فائل دیکھ رہا تھا کہ چھت سے اس پر سرخ روشنی کا دھارا سا پڑا تھا لیکن اسے یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ وہ اس وقت اس کمرے کی بجائے ایک وسیع و عریض تہہ خانے کے فرش میں نصب ایک لوہے کی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کا جسم کرسی کے اندر راڈز کی مدد سے جکڑا ہوا تھا۔ جس کرسی پر وہ بیٹھا ہوا تھا وہ اس جیسی کرسیوں کی ایک طویل قطار کے تقریباً درمیان میں تھا اور اس کے بائیں طرف ایسی ہی دو کرسیوں پر ٹائیگر اور جوانا بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کے جسم بھی لوہے کے راڈز میں جکڑے ہوئے تھے اور وہ بھی گردنیں گھما گھما کر حیرت سے ادھر ادھر دیکھ رہے تھے اور عمران یہ دیکھ کر مزید چونک پڑا کہ ٹائیگر اور جوانا اب اپنی اصل شکلوں میں تھے ان کے چہروں سے میک اپ غائب ہو چکا تھا اور عمران سمجھ گیا کہ اس کے چہرے سے بھی میک اپ صاف کر دیا گیا ہوگا۔

"کاش ——— مجھے ذرا بھی اس جراز پر شبہ پڑ جاتا تو میں اس کی گردن توڑ دیتا" ——— یکلخت جوانا کی غراتی ہوئی آواز سنائی دی اور عمران نے

بے اختیار ایک طویل سانس لی۔ جوانا کے اس فقرے سے ہی وہ ساری بات سمجھ گیا تھا۔ اس جراز نے دھوکہ دیا تھا۔

"کیا اس نے تم پر حملہ کیا تھا" ـــــ؟ عمران نے جوانا سے سرد لہجے میں پوچھا۔

"نہیں ـــ اس نے مجھے کہا تھا کہ وہ باتھ روم جانا چاہتا ہے۔ میں نے اسے اجازت دے دی ـــ ڈرائینگ روم کے کونے میں باتھ روم تھا وہ اس کے اندر چلا گیا۔ پھر تھوڑی دیر بعد اچانک چھت سے سرخ رنگ کی تیز روشنی مجھ پر پڑی اور مجھے ہوش نہ رہا" ـــ جوانا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

ٹائیگر نے بھی یہی بتایا کہ وہ بیہوش پڑے ملازموں کے ہمراہ کمرے میں موجود تھا کہ اس پر بھی چھت سے تیز رنگ کی سرخ روشنی کا دھارا پڑا اور پھر اسے ہوش نہ رہا اور اب اچانک ہوش آیا ہے۔

"لیکن اس جراز کا انداز تو بتا رہا تھا کہ وہ پہلی بار اس کوٹھی میں آیا تھا ـــ پھر اس نے یہ سب کچھ کیسے کر لیا" ـــ؟ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ لیکن ظاہر ہے ٹائیگر اور جوانا اس کے اس سوال کا جواب کیسے دے سکتے تھے۔

عمران کی تیز نظروں نے پہلے ہی دروازے کے ساتھ دیوار پر لگے ہوئے وہ مخصوص انداز کے بٹن دیکھ لئے تھے جو ان کرسیوں کے آپریٹنگ سوئچ تھے۔ اس لئے اس نے کرسی کے عقبی پائے کی طرف پیر لے جانے کی بھی کوشش نہ کی تھی۔ جوانا نے البتہ اپنی جسمانی قوت سے راڈز توڑنے کی کوشش کی لیکن اس کی یہ کوشش بھی

ناکام رہی تھی۔

تھوڑی دیر بعد اس تہہ خانے کا دروازہ کھلا اور دروازے میں سے جراز مسکراتا ہوا اندر داخل ہوا۔

"خوش آمدید مسٹر جراز ـــ تم نے واقعی ثابت کر دیا ہے کہ ہمارے پیشے میں انسانی ہمدردی ایک سنگین غلطی ہوتی ہے" ـــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس انسانی ہمدردی کی وجہ سے تو تم اب تک زندہ نظر آ رہے ہو۔ ورنہ چیف نے تو تم تینوں کو فوری طور پر ہلاک کر دینے کا حکم دیا تھا" جراز نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ ـــ چلو حساب برابر ہو گیا ـــ ایک غلطی ہم نے کی تھی تو ایک تم نے کر دی ـــ تم نے چیف کا لفظ استعمال کیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ایڈکن ہاکری چیف تھا" ـــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں ـــ وہ خود چیف تھا اور اس نے جوڈن کو ہلاک کیا تھا ـــ چیف نے مجھے جو تفصیل بتائی ہے اس کے مطابق جب ڈاکٹر شمیر نے ادھم کی جعلی کال کا پتہ چلنے پر گھبرا کر چیف سے رابطہ قائم کیا اور اسے اس ہتھیار کے متعلق تفصیل بتائی اور ساتھ ہی تمہارے متعلق بتایا تو چیف نے اس ہتھیار کو تم سے فوری طور پر محفوظ کرنے کے لئے دو اقدام کئے ـــ اس نے فائل لیفو کی مدد سے ڈاکٹر شمیر سے حاصل کر کے اپنے خاص اڈے میں پہنچوائی اور ڈاکٹر شمیر کو جوڈن کے پاس کریلے بھجوا دیا جہاں اس کے حکم پر ڈاکٹر شمیر نے اس فارمولے کو سائنسی

طور پر اس طرح مکمل کر دیا کہ ڈاکٹر شمیر کی موت کی صورت میں دوسرے
سائنسدان اس فارمولے سے اس ہتھیار پر ریسرچ کر سکیں ــــ
چیف کو معلوم تھا کہ تم لوگ ڈاکٹر شمیر کے پیچھے لگے ہوئے ہو اس لئے
اس نے ہر قسم کا کلیو ختم کرنے کے لئے ڈاکٹر شمیر کو جوڈن کے ذریعے
قتل کرا کر اس کی لاش برقی بھٹی میں ڈلوا دی ــــ لیبارٹری وہ
پہلے ہی ڈاکٹر شمیر کے ہاتھوں تباہ کرا چکا تھا کیونکہ لیبارٹری کے
سائنسدان اس فارمولے کے متعلق جان چکے تھے ــــ پھر اس
نے جوڈن کو بھی خود جا کر ختم کر دیا ــــ اس کی پلاننگ تھی کہ وہ
اس خوفناک ہتھیار کا فارمولا خود جا کر اسرائیل کے حوالے کرے ــ
اس طرح تمام کریڈٹ اسے مل جائے گا۔ لیکن تم اس کے پیچھے
اس کی رہائش گاہ پر پہنچ گئے ــــ وہاں جب تم نے چیف پر
تشدد کیا تو چیف کے حلق سے ہذیانی انداز میں جو آواز نکلی، اس
سے مجھے شک پڑ گیا کہ یہی ایڈکن ہی چیف ہے۔ میں نے ایک دو
بار اس کی آواز سنی تھی۔ وہ آواز مشینی انداز کی تھی جیسے کوئی مشین
بول رہی ہو لیکن لہجہ بالکل وہی تھا جو ایڈکن کا تھا اب میرے سامنے
دو راستے تھے ــــ یا تو میں چیف کا ساتھ دیتا اور اسے بچا لیتا
تو اس طرح چیف مجھے یہاں اعلیٰ ترین عہدہ دے دیتا ــــ اور
دوسرا راستہ یہ تھا کہ میں تمہارا ساتھ دیتا اور خاموش رہتا۔ لیکن جب
تم نے مجھ پر اعتماد کر کے مجھے اکیلا چھوڑ کر جانے کی بجائے جوانا کو
وہاں بلا کر میری نگرانی کے لئے کھڑا کر دیا تو میں نے چیف کا ساتھ
دینے کا فیصلہ کر لیا ــــ لیکن جوانا اور تم لوگ جس انداز کے تھے میں

جانتا تھا کہ میں تم لوگوں پر حملہ کر کے تمہیں زیر نہیں کر سکتا بلکہ الٹا میں
خود مارا جاؤں گا ــــ میں نے ڈرائنگ روم کی چھت میں ریز ریڈ سسٹم
کا فلیشر دیکھ لیا تھا۔ میں الیکٹرانک انجینئر بھی رہا ہوں اور حکومت
ایکریمیا کے اعلیٰ ترین الیکٹرونک اداروں سے منسلک رہا ہوں۔ پھر
ایک جھگڑے کی وجہ سے میرے ہاتھوں ایک اعلیٰ عہدیدار قتل ہو گیا
اور حکومت نے مجھے آٹھ سال سزا کر دی ــــ جیل میں آٹھ برس
گزارنے کے دوران میری زندگی کا رخ بدل گیا اور مکمل طور پر جرائم پیشہ
دنیا میں آ گیا ــــ جیل سے رہا ہونے کے بعد میں نے سمگلنگ کی
اور پھر اپنا کلب بنا لیا۔ بہرحال میرا بتانے کا مقصد یہ ہے کہ میں ریز
ریڈ سسٹم کو اچھی طرح سمجھتا تھا چنانچہ میں نے جوانا سے باتھ روم
جانے کی اجازت طلب کی اور باتھ روم کے روشندان سے میں دوسری
طرف آسانی سے نکل جانے میں کامیاب ہو گیا۔ اب یہ اتفاق تھا کہ
ریز ریڈ سسٹم کا کنٹرولنگ پینل عقبی طرف ہی تھا۔ وہاں سے میں
نے اسے اس طرح آپریٹ کیا کہ پوری کوٹھی میں موجود ریز ریڈ سسٹم
آن کر دیا ــــ نتیجہ یہ کہ آپ لوگ بیہوش ہو گئے اور میں نے
پہلے آپ تینوں کو گھسیٹ کر ایک جگہ اکٹھا کیا۔ آپ کو رسیوں سے
باندھا اور پھر میں چیف کو ہوش میں لے آیا اور اسے ساری بات
بتا دی تو میری توقع کے عین مطابق چیف میرے اس کارنامے پر
بے حد خوش ہوا اور اس نے فوری طور پر مجھے گروپ کا نمبر ٹو
بنانے کا اعلان کر دیا“ ــــ جرائز نے پوری تفصیل بیان کرتے
ہوئے کہا۔

"بہت خوب ——— اس اعلیٰ ترین عہدے پر ترقی پر میری طرف سے دلی مبارکباد قبول کرو" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"شکریہ —— چونکہ تم نے مجھے لیفو کی طرح ہلاک نہ کیا تھا اس لئے میں نے بھی چیف کو ایک رائے دی اور فوری طور پر تمہاری زندگی بچالی تھی ... —— میں نے چیف کو یہ رائے دی تھی کہ وہ تم تینوں کو اسرائیلی حکام کے حوالے کر دے۔ اس طرح چیف کی اسرائیلی حکام کی نظروں میں وقعت بے حد بڑھ جائے گی اور سچ پوچھو تو اس کے پیچھے تم سے ہمدردی کم اور اپنی غرض زیادہ تھی ——— مجھے معلوم ہے کہ چیف کو اسرائیل میں کوئی بڑا عہدہ دے دیا جائے گا اور میں یہاں پورے گروپ کا چیف بن جاؤں گا" ——— جرانز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ عمران اس کی بات کا کوئی جواب دیتا۔ دروازہ ایک بار پھر کھلا اور اس بار ایڈکن ہاکری اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے ایک مسلح نوجوان تھا جس نے ہاتھ میں مشین گن پکڑی ہوئی تھی اندر آگیا وہ دروازے کے پاس سوئچ بینل کے سامنے مؤدبانہ انداز میں کھڑا ہو گیا۔

"تم انہیں اپنے کارنامے کی تفصیل سنا رہے ہو گے" ——— ایڈکن نے اندر آکر جرانز کے قریب پہنچ کر رکتے ہوئے جرانز سے کہا۔
"یس چیف ——— تاکہ انہیں معلوم ہو سکے کہ یہ چاہے جس قدر بھی کوشش کر لیں، ناکامی نے بہرحال ان کا مقدر ہی بننا تھا" ——— جرانز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں نے فارمولے کی سپیشل مائیکرو فلم تیار کرالی ہے اور اب میں سرائیل جانے کے لئے تیار ہوں ——— لیکن میں نے فیصلہ کیا ہے ہ میں انہیں ساتھ نہیں لے جاؤں گا بلکہ ان کا خاتمہ یہیں کر دونگا۔ ور ان کی لاشیں البتہ اسرائیل ضرور پہنچیں گی" ——— ایڈکن نے کہا۔
"اوہ —— جیسے آپ کی مرضی چیف ——— میں نے تو بہرحال ایک رائے دی تھی" ——— جرانز نے جواب دیا۔
"اس فیصلے کی ایک بنیادی وجہ ہے جس کا خیال مجھے بعد میں آیا ہے ——— اگر میں نے انہیں زندہ اسرائیلی حکام کے حوالے کر دیا تو پھر اس فارمولے کا کریڈٹ مجھے نہیں ملے گا ——— ان لوگوں نے ساری بات انہیں بتا دینی ہے اور میں نے اب تک جو محنت کی ہے س کی بنیاد ہی اس فارمولے کا کریڈٹ خود حاصل کرنے کے لئے کی ہے" ——— ایڈکن نے کہا۔
"یس چیف ——— آپ کا خیال درست ہے" ——— جرانز نے جواب دیا۔
"تمہیں معلوم ہے کہ میں نے جوڈن کو کیوں ہلاک کیا تھا" ———؟ ایڈکن نے کہا۔
"یس چیف ——— آپ نے خود ہی بتایا تھا" ——— جرانز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"اور اب وہی وجہ تمہاری ہلاکت کا باعث بھی بنے گی" ——— ایڈکن نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ کو جھٹکا تو دروازے کے قریب کھڑے مسلح آدمی نے ہاتھ میں موجود مشین گن کا فائر

کھول دیا اور مشین گن کا پورا برسٹ جرائز کے جسم میں پیوست ہو گیا۔ اس کے حلق سے ہلکی سی چیخ نکلی اور وہ پیچھے گر کر چند لمحوں کے لئے تڑپا اور پھر ساکت ہو گیا۔

"اب تم مجھے اپنا تعارف کرا دو تاکہ میں اسرائیلی حکام کو بتا سکوں کہ میں نے پاکیشیا کے کن ایجنٹوں کو ہلاک کیا ہے"۔۔۔۔ ایڈکن نے جرائز کے ساکت ہوتے ہی عمران کی طرف مڑتے ہوئے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تو تم نے اب تک ہماری گرفتاری کی اطلاع اسرائیلی حکام کو نہیں دی"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"تم واقعی ذہین آدمی ہو۔۔۔۔ یہ بات کر کے تم نے مجھ پر یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ تمہاری اسرائیلی حکام کی نظروں میں کوئی اہمیت ہے۔ اس لئے میں تمہیں مارنے کی بجائے تمہیں زندہ ساتھ لے جاؤں"۔۔۔۔ ایڈکن نے کہا۔

"تمہارا گروپ شاید یہاں موجود یہودی لیبارٹریوں کی صرف حفاظت ہی کرتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ہاں۔۔۔ یہاں اسرائیل اور یہودیوں کی چار ایسی لیبارٹریاں ہیں جنہیں تحفظ دینے کے لئے اسرائیلی حکام نے میری خدمات حاصل کر رکھی ہیں لیکن تمہیں اس بات کا کیسے علم ہوا"۔۔۔۔ ایڈکن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور عمران نے اس طرح سر ہلا دیا جیسے اب ہر بات اس کے سامنے واضح ہو گئی ہو۔ اور یہ تھی بھی حقیقت۔ ایڈکن کے اس جواب نے اب تک کی ساری الجھی ہوئی صورت حال کو سلجھا دیا تھا۔

ایڈکن اور اس کا گروپ مقامی تھا اور اسے صرف چند لیبارٹریوں کی حفاظت کے لئے خصوصی طور پر ہائر کیا گیا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ اب تک نہ اس فارمولے کی خبر اسرائیل تک پہنچی تھی اور نہ ہی ان کے متعلق کوئی خبر وہاں تک پہنچی تھی۔ ورنہ تو ظاہر ہے اسرائیلی حکام پاکیشیائی گروپ کا سننے کے بعد یہ ساری کارروائی یقیناً اس ایڈکن کے ہاتھ میں نہ رہنے دیتے اور نہ ہی یہ فارمولا یہاں رہ سکتا اور ایڈکن سرے سے ان سے واقف ہی نہ تھا۔ اس کا تعلق چونکہ صرف سائنس لیبارٹریوں سے تھا اس لئے ڈاکٹر شمیر نے اسے جب فارمولے کی اہمیت بتائی ہو گی تو اس نے یہ فیصلہ کیا ہو گا کہ وہ خود اس کا کریڈٹ حاصل کرے۔

"مسٹر ایڈکن۔۔۔ کیا تم نے یہ فارمولا کسی دوسرے سائنسدان کو بھی دکھایا ہے۔۔۔ یا صرف ڈاکٹر شمیر کی بات پر ہی اعتماد کر کے اسے اسرائیلی حکام کے پاس لے جانے کے لئے تیار ہو گئے ہو"۔۔۔۔؟ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب!۔۔۔ کیا کہنا چاہتے ہو تم"۔۔۔۔؟ ایڈکن نے چونک کر پوچھا۔

"تم نے اسرائیل کی اہم ترین لیبارٹری کو خود تباہ کرا دیا ہے اور ڈاکٹر شمیر جیسے سائنسدان کو اس لئے ہلاک کرا دیا کہ بقول تمہارے۔۔۔ تم اس فارمولے یا آئیڈیئے کا سارا کریڈٹ خود لینا چاہتے ہو۔ لیکن تم بذاتِ خود سائنسدان نہیں ہو۔۔۔۔ اس لئے کیا یہ بہتر نہیں ہے کہ تم اسے اسرائیل پہنچانے سے پہلے کسی سائنسدان کو دکھا دو تاکہ وہ تمہیں بتا سکے کہ یہ فارمولا ادھورا ہے۔۔۔۔ اور جب تک اس کا

بقایا حصہ سامنے نہ آئے یہ بیکار ہے ___ اور ہم بھی اب تک
اسے حاصل کرنے کی جدوجہد اس لئے کر رہے تھے کہ ہمارے لئے
صرف دوسرا حصہ بیکار تھا" ___ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے
جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن ڈاکٹر شمیر نے اس پر کام کیا ہے ___ اگر یہ ادھورا ہوتا
تو اسے معلوم ہو جاتا۔ وہ بہت بڑا سائنسدان تھا" ___ ایڈکن نے
ہونٹ چباتے ہوئے کہا مگر اس کی پیشانی پر ابھر آنے والی شکنیں
بتا رہی تھیں کہ عمران کی بات نے اس کے ذہن میں بہرحال شک
کی گرہ ڈال دی ہے۔

"ڈاکٹر شمیر کو یہ تصور بھی نہ ہوگا کہ تم اسے ہلاک کر دو گے۔ دوسری
بات یہ کہ اگر یہ فارمولا واقعی مکمل ہوتا تو ڈاکٹر شمیر لازماً سب سے
پہلے اسرائیلی حکام کو مطلع کرتا اور پھر اس پر کام کرتا تاکہ اس کا کریڈٹ
وصول سکے ___ لیکن اس نے اسرائیلی حکام کو اس لئے مطلع نہ کیا
تھا کہ اسے معلوم تھا کہ یہ ادھورا فارمولا ہے ___ اس کا خیال
ہوگا کہ جہاں تک یہ آئیڈیا ہے اس حد تک وہ اس پر سائنسی
ریسرچ مکمل کر لے۔ اس کے بعد اسرائیلی حکام سے کہہ کر اس کے
ایجنٹوں کی مدد سے اس کا بقایا حصہ بھی حاصل کیا جا سکتا ہے" ___
عمران نے دلائل دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ ___ تمہاری بات دل کو لگتی ہے۔ لیکن تم نے خود اس کے
ادھورے پن کی بات کیوں کی ہے" ___؟ ایڈکن نے کہا۔

"تم اس قدر ذہین ہونے کے باوجود میری اس بات کا مقصد نہیں

سمجھ سکے ___ مجھے اس پر حیرت ہے۔ سنو مسٹر ایڈکن با ___ اب جبکہ
یہ بات طے ہو چکی ہے کہ ہم تم سے یہ حصہ حاصل نہیں کر سکتے ___ اور تم
کسی بھی لمحے اپنے صرف ایک اشارے سے ہماری جانیں لے سکتے ہو، تو
اب ہمارے لئے سب سے بڑی ترجیح اپنی جانوں کا تحفظ ہے ___ تم
ہم سے معاہدہ کر لو ___ ہم تمہیں اس کا بقایا حصہ دے دیتے ہیں اور تم
ہمیں زندہ چھوڑ دو" ___ عمران نے کہا۔

"میں اس معاہدے کے بغیر ہی تم سے یہ حصہ حاصل کر سکتا ہوں۔
پھر میں یہ معاہدہ کیوں کروں" ___ ایڈکن نے تیز لہجے میں کہا۔

"تو پھر کر لو ___ میں نے تم پر تشدد کیا تھا اور اس تشدد کے دوران تمہاری
قوت مدافعت نے یہ بات ثابت کر دی تھی کہ تم ایک عام آدمی نہیں ہو
بلکہ باقاعدہ تربیت یافتہ آدمی ہو ___ مجھے یقین ہے کہ اس گروپ
سے پہلے تمہارا تعلق یقیناً کسی حکومتی خفیہ ادارے سے رہا ہوگا" ___
عمران نے کہا۔

"ہاں ___ میں کانڈا کا سیکرٹ ایجنٹ رہا ہوں اور میں نے ایکریمیا میں
اس کی باقاعدہ تربیت لی تھی ___ لیکن پھر کانڈا حکومت میں میرے
دشمن برسراقتدار آ گئے اور انہوں نے مجھے کانڈا چھوڑنے پر مجبور کر دیا۔
اس کے بعد میں یہاں نارک آ گیا اور میں نے اپنے آپ کو یہاں ہر لحاظ
سے ایڈجسٹ کر لیا ___ کیا تمہارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے"؟
ایڈکن نے کہا۔

"تمہاری طرح میرا بھی کبھی تعلق رہا تھا لیکن اب میں فری لانسر ہوں
میں یہ آئیڈیا حاصل کر کے اسے کسی سپر پاور کو فروخت کرنا چاہتا تھا میرا

دھندہ اب یہی ہے" ——— عمران نے جواب دیا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ تشدد تم پر بیکار رہے گا" ——— ایڈکن نے کہا۔

"ہاں — بے شک تم کر کے دیکھ لو ——— اسی لئے میں نے معاہدے کی بات کی تھی اور اس معاہدے میں تمہیں سب کچھ مل سکتا ہے جب کہ ہمیں صرف زندگی ملے گی ——— ویسے اگر تم چاہو تو یہ آئیڈیا میں روسیاہ ایکریمیا یا کسی بھی دوسری سپر پاور کو فروخت کرا کر تمہیں اس قدر رقم دلا سکتا ہوں کہ شاید اتنی رقم کا تم نے کبھی تصور بھی نہ کیا ہو" ——— عمران نے جواب دیا۔

"اندازاً کتنی رقم مل سکتی ہے" ——— ؟ ایڈکن نے کہا۔ اس کی آنکھوں میں ایک عجیب سی چمک ابھر آئی تھی اور عمران اس چمک کو اچھی طرح پہچانتا تھا۔ ایڈکن یہودی تھا اور عمران نے اسی لئے بہت بڑی رقم کی بات اس کے ذہن میں ڈال دی تھی۔

"سچ بتا دوں" ——— عمران نے کہا۔

"ہاں! ——— میرا وعدہ کہ اگر تم سچ بتا دو اور میں اسے فروخت کرنے پر تیار ہو گیا تو تمہیں نہ صرف زندہ چھوڑ دوں گا بلکہ تمہیں نصف فی صد کمیشن بھی ادا کر دوں گا" ——— ایڈکن نے اپنی یہودی اور کاروباری فطرت کے پیش نظر کہا۔

"میں نے روسیاہ سے اس کا سودا ایک کروڑ ڈالر میں کیا ہوا ہے" ——— عمران نے سادہ سے لہجے میں جواب دیا اور ایڈکن بے اختیار اچھل پڑا۔

"ایک کروڑ ڈالر ——— کیا تم درست کہہ رہے ہو" ——— ؟ ایڈکن نے یقین نہ آنے والے لہجے میں کہا۔

"بیشک آزما لو ——— یہ بہت بڑی رقم ہے۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ میری اور میرے ساتھیوں کی زندگی سے بڑی نہیں ہے ——— اگر ہم زندہ نہ رہے تو ہمارے لئے بڑی سے بڑی رقم بھی بے کار ہو جاتی ہے۔ اور اگر ہم زندہ رہے تو رقم تو پھر بھی کمائی جا سکتی ہے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ہونہہ — تو تم اب یہ چکر دے کر اپنے آپ کو رہا کرانا چاہتے ہو۔ گڈ شو — تم واقعی انتہائی ذہین آدمی ہو ——— لیکن تمہیں شاید معلوم نہیں کہ ایسے چکر دینا اور ایسے چکروں کو سمجھنا بھی ہماری تربیت کا ہی ایک حصہ ہوتا ہے ——— تم نے یہ ساری کہانی صرف اسی مفروضے پر تیار کی ہے اور تمہارے خیال کے مطابق میں سائنسدان نہیں ہوں اور تمہارا یہ خیال درست بھی ہے۔ لیکن تمہیں معلوم نہیں کہ میں نے ڈاکٹر شمیر کے ساتھ اس بارے میں تفصیلی گفتگو کی تھی ——— ڈاکٹر شمیر نے مجھے بتایا تھا کہ یہ سپر کلورین کا فارمولا ہے جو کلورین کی حد تک تو انقلابی اور نیا فارمولا ہے لیکن ڈاکٹر کلائیڈ نے اس سے ایک نئے ہتھیار کا آئیڈیا تیار کیا اور وہ ہتھیار ہے دنیا کے مخصوص حصوں پر موجود اوزون گیس کی تہہ کا فوری خاتمہ ——— اس طرح دنیا کے ان حصوں کو مکمل تباہی سے دوچار کر دینا۔ اس آئیڈیئے میں سپر کلورین کا یہ فارمولا بنیادی حیثیت رکھتا ہے لیکن یہ فارمولا ہی سب کچھ نہیں ہے ——— اس فارمولے میں کامیابی کے بعد ایسی سپر کلورین گیس کی تیاری کا مرحلہ مکمل ہو گا جسے آسانی سے خلاء میں اوزون پر پھیلایا جا سکے ——— پھر وہ راکٹ یا میزائل جو اس گیس کو

وہاں تک لے جا سکے ـــــ اس کے ساتھ ساتھ اس کا مخصوص ایریئے
تک کنٹرول ـــــ یہ سب بعد کے مراحل ہیں اور ظاہر ہے ان سب کی
تیاری میں سالوں کا عرصہ درکار ہے ۔ اس لئے اس کے دوسرے یا
بقایا حصے والی بات سرے سے غلط ہے ـــــ باقی رہی تمہاری یہ
بات کہ تم نے اس فارمولے کو روسیاہ کے پاس فروخت کرنے کا سودا
کر رکھا ہے تو تمہاری یہ بات بھی غلط ہے کیونکہ یہ آئیڈیا ہی ڈاکٹر کلائیڈ
کے ذہن کی پیداوار تھا اور ڈاکٹر کلائیڈ کو ڈاکٹر شمیر نے ہلاک کرا دیا اور
ڈاکٹر شمیر کو میں نے ـــــ اب بتاؤ کہ تم کیا کہتے ہو" ـــــ ایڈکن
نے باقاعدہ وکیلوں کے انداز میں دلائل دیتے ہوئے فاتحانہ لہجے میں
کہا اور عمران اس کی ذہانت پر واقعی حیران رہ گیا۔

"اگر تمہارے یہ دلائل درست ہیں تو ٹھیک ہے ـــــ تم پھر دیر
کیوں کر رہے ہو ـــــ ہمیں ہلاک کر دو اور فارمولا لے جا کر اسرائیلی حکام
کے حوالے کر دو ۔ معاملہ ختم" ـــــ عمران نے اب نفسیاتی سہارا لیتے
ہوئے کہا۔

"ہاں! ـــــ تمہاری یہ خواہش ضرور پوری کی جا سکتی ہے ۔ لیکن اس
طرح نہیں جس طرح تم سوچ رہے ہو کہ جراز کی طرح تمہیں بھی آسان موت
مار دیا جائے گا ـــــ تم نے مجھ پر انتہائی اذیت ناک تشدد کیا تھا ۔ میں
تم پر اس سے بھی زیادہ اذیت ناک تشدد کروں گا ـــــ تمہاری ہلاکت
اس وقت ہو گی جب میرا انتقام پورا ہو جائے گا" ـــــ ایڈکن نے
بڑے سفاکانہ انداز میں ہنستے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے
کوٹ کی جیب سے ایک تیز دھار خنجر نکالا اور ایک لمحے تک اس کی دھار

کو غور سے دیکھتا رہا ۔ دوسرے لمحے وہ خنجر ہاتھ میں تھامے اس طرح
عمران کی طرف بڑھنے لگا جیسے کوئی شکاری اپنے شکار کی طرف بڑھتا
ہے ۔ ایڈکن کے چہرے اور آنکھوں میں سفاکی نمایاں تھی۔

عمران کے بالکل سامنے پہنچ کر ایڈکن نے اپنا خنجر والا ہاتھ بجلی
کی سی تیزی سے اٹھایا ہی تھا کہ دوسرے لمحے وہ بری طرح چیختا ہوا
اچھل کر دیوار کے ساتھ کھڑے مشین گن بردار سے کسی گیند کی طرح ٹکرایا
اور دونوں ایک دوسرے سے ٹکرا کر پہلے دیوار سے ٹکرائے اور پھر نیچے
فرش پر گر گئے ۔ اسی لمحے کھٹاک کھٹاک کی تیز آوازیں ابھریں اور عمران
ٹائیگر اور جوانا تینوں کے جسموں کے گرد موجود راڈز ان آوازوں کے ساتھ
ہی غائب ہو گئے۔

ایڈکن اور اس کے مسلح ساتھی نے نیچے گرتے ہی بجلی کی سی تیزی
سے اٹھنے کی کوشش کی ۔ لیکن اچانک ضرب لگنے کی وجہ سے مشین گن
ایڈکن کے ساتھی کے ہاتھوں سے نکل کر ـــــ دروازے کے سامنے
جا گری تھی اور عمران نے آزاد ہوتے ہی جمپ لگایا اور دوسرے لمحے
وہ مشین گن اٹھا چکا تھا ۔ ٹائیگر اور جوانا بھی تیزی سے ان دونوں کی
طرف لپکے تھے اور پھر کمرہ ایڈکن اور اس کے ساتھی کے حلق سے نکلنے
والی چیخوں سے گونج اٹھا۔

ٹائیگر نے کھڑے ہوتے ہوئے ایڈکن کے سینے پر کسی جنگلی بھینسے
کے سے انداز میں ٹکر ماری تھی اور ٹکر کھا کر ایڈکن بری طرح چیختا ہوا
ایک بار پھر پشت کے بل دیوار سے ٹکرایا اور دھپ سے نیچے فرش پر
جا گرا ۔ جب کہ جوانا نے ایڈکن کے ساتھی کو اٹھا کر اس طرح دیوار سے

دے مارا تھا کہ وہ صرف ایک چیخ ہی مار سکا اور دیوار سے ٹکرانے کی
وجہ سے اس کی کھوپڑی کئی حصوں میں تقسیم ہو چکی تھی۔ ایڈکن بھی نیچے
گر کر ساکت ہو گیا تھا۔

"رک جاؤ ٹائیگر" ——— عمران نے مشین گن اٹھاتے ہی ایڈکن کی
طرف دوبارہ بڑھتے ہوئے ٹائیگر سے کہا اور ٹائیگر یکلخت رک گیا۔

"اسے اٹھا کر کرسی پر بٹھاؤ" ——— عمران نے ٹائیگر سے کہا اور
ٹائیگر نے فرش پر بیہوش پڑے ایڈکن کو اٹھایا اور اس کرسی پر بٹھا دیا
جس پر چند لمحے پہلے وہ بیٹھا ہوا تھا۔

عمران نے آگے بڑھ کر سوئچ پینل پر موجود ایک بٹن دبا دیا اور
دوسرے لمحے کھٹاک کھٹاک کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی ایڈکن کا جسم
راڈز میں جکڑا گیا۔

"اس ایڈکن کی تلاشی لو ——— یقیناً اس کی جیب میں کوئی اسلحہ
ہوگا ——— اور جوانا ——— تم اس کے ساتھی کی تلاشی لو ——— شاید
کوئی ریوالور وغیرہ برآمد ہو جائے ——— ہمیں پہلے باہر کی چیکنگ کر لی
ہے" ——— عمران نے ٹائیگر اور جوانا سے مخاطب ہو کر کہا اور ان دونوں
نے سر ہلاتے ہوئے ایڈکن اور اس کے ساتھی کی تلاشی لینی شروع کر
دی لیکن ان دونوں کی تلاشی کے باوجود ان سے کوئی ہتھیار برآمد نہ ہوا۔

"او۔ کے ——— آؤ پھر اس مشین گن سے ہی کام چلانا پڑے گا" ———
عمران نے کہا اور دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔ ٹائیگر اور جوانا اس کے
پیچھے تھے کہ یکلخت گڑگڑاہٹ کی تیز آواز سنائی دی اور ان تینوں کے
قدموں کے نیچے سے یکلخت فرش غائب ہو گیا۔ عمران نے بے اختیار

جمپ لگانے کی کوشش کی لیکن بے سود۔ اسے اس کا موقع ہی نہ مل
سکا اور وہ کسی بھاری پتھر کی طرح عمیق گہرائی میں گرتا چلا گیا۔ اس نے
اپنے آپ کو سنبھالنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے ایک دھماکے
کے ساتھ وہ کسی سخت سطح سے ٹکرایا اور اس کے ذہن میں ایک لمحے
کے لئے چنگاریاں سی پھوٹیں اور پھر تاریکی چھا گئی۔ البتہ آخری احساس
درد کی اس تیز لہر کا تھا جو اس کے سر سے لے کر پیروں کی انگلیوں تک
دوڑتی چلی گئی تھی۔

کمرے کی دیوار کے ساتھ ایک بڑی سی مشین نصب تھی جس کے درمیان بلبوں کی ایک لمبی قطار تھی اور اس قطار کے درمیان تین بلب مسلسل جل بجھ رہے تھے جبکہ باقی بلب روشن نہ تھے۔ مشین کے سامنے رکھے ہوئے سٹول پر ایک نوجوان بڑے اطمینان سے بیٹھا ہوا مشین کو دیکھ رہا تھا۔ اس کے ساتھ تپائی پر ایک ٹرانسمیٹر جیسا آلہ پڑا ہوا تھا۔ اچانک وہ جلتے بجھتے تینوں بلب یکلخت بجھ گئے اور نوجوان چونک کر سیدھا ہو گیا۔ اس کی نظریں تیزی سے ساتھ ہی تپائی پر پڑے ٹرانسمیٹر پر جم گئیں لیکن ٹرانسمیٹر خاموش تھا۔ اس میں سے کوئی آواز نہ نکل رہی تھی۔

"چیف کوئی ہدایت کیوں نہیں دے رہا ـــــ اور اس نے انہیں کرسیوں کی گرفت سے بھی آزاد کر دیا ہے" ـــــ نوجوان نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"کیا ہوا ایوری ـــــ کس سے باتیں کر رہے ہو" ـــــ ؟ اچانک

نوجوان نے کچھ دور ایک میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے آدمی کی آواز سنی ۔

"حیرت ہے جیکی ـــــ چیف نے کہا تھا کہ وہ ان تین قیدیوں پر خوفناک تشدد کرنا چاہتا ہے۔ اس لئے وہ مجھے ٹرانسمیٹر پر ہدایات دیگا اور میں اس کی ہدایات کے مطابق مشین کو آپریٹ کر کے ان قیدیوں پر خوفناک تشدد کروں گا ـــــ لیکن ان کرسیوں کے راڈز والے بلب یکلخت آف ہو گئے ہیں اور چیف بھی کوئی ہدایات نہیں دے رہا" ـــــ نوجوان جسے ایوری کے نام سے پکارا گیا تھا، نے مڑ کر میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہو سکتا ہو چیف نے ارادہ بدل دیا ہو ـــــ وہ ایسا ہی آدمی ہے" ـــــ جیکی نے کہا اور اٹھ کر مشین کی طرف آنے لگا۔ اسی لمحے قطار میں سے ایک بلب پھر تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔

"اوہ ـــــ اوہ ـــــ یہ کوئی گڑبڑ ہے ـــــ مجھے چیک کرنا چاہیے" ـــــ ایوری نے کہا اور تیزی سے مشین پر لگے ہوئے مختلف بٹن پریس کرنے لگا۔ مشین سے ہلکی ہلکی سیٹی کی آواز سنائی دی اور دوسرے لمحے مشین کے درمیان موجود سکرین ایک جھماکے سے روشن ہو گئی پھر جیسے ہی اس پر ایک منظر ابھرا، ایوری سٹول سے گرتے گرتے بچا۔ اس کے ساتھ آ کر کھڑا ہونے والا جیکی بھی بے اختیار اچھل پڑا۔ کیونکہ سکرین پر جو منظر آ رہا تھا اس میں چیف بیہوشی کے عالم میں ایک کرسی پر بیٹھا راڈز سے جکڑا ہوا تھا جبکہ ایک قیدی اس کی تلاشی لے رہا تھا۔ فرش پر دو لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔ ایک قیدی فرش پر پڑی ہوئی ایک لاش کی تلاشی لینے میں مصروف تھا جبکہ تیسرا قیدی ہاتھ میں مشین گن پکڑے

دروازے کے قریب کھڑا تھا۔

"یہ — یہ کیا ہو رہا ہے — اوہ — اوہ — یہ تو سچویشن الٹ گئی" — جیکی نے چیختے ہوئے کہا۔

"اب کیا کریں" — ایوری نے انتہائی گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اب فرش ہٹانا ہوگا — ہٹ جاؤ۔ میں اسے آپریٹ کرتا ہوں"۔

جیکی نے دھکا دے کر ایوری کو ایک طرف ہٹاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے سٹول پر بیٹھ کر تیزی سے مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا اسی لمحے وہ دونوں قیدی بھی دروازے کے قریب کھڑے مشین گن بردار کی طرف چل پڑے جب کہ مشین گن بردار کا رُخ دروازے کی طرف ہو گیا۔ اسی لمحے جیکی نے ایک بڑے سے ہینڈل کو زور سے کھینچا اور مشین سے تیز سیٹی کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی سکرین پر کمرے کے فرش کا وہ حصہ جو کرسیوں اور دروازے والی دیوار کے درمیان تھا یکلخت غائب ہو گیا اور وہ تینوں قیدی اس غائب ہونے والے حصے میں گر کر غائب ہو گئے۔ جیکی نے جلدی سے ہینڈل کو زور سے پریس کیا تو فرش دوبارہ نمودار ہو گیا۔

"وہ کہیں زیرو رُوم سے نکل نہ جائیں — تم انہیں چیک کرو۔ میں جا کر چیف کو رہائی دلاتا ہوں" — جیکی نے سٹول سے اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے ایوری سے کہا اور خود دوڑتا ہوا اس ہال نما کمرے کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ایوری نے جلدی سے مشین آف کی اور پھر دوڑ کر وہ کچھ دُور ایک اور مشین کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے تیزی سے اس مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد مشین پر ایک سکرین روشن

ہو گئی اور اس پر ایک منظر اُبھر آیا اور یہ منظر دیکھ کر ایوری کے منہ سے بے اختیار اطمینان بھرا طویل سانس نکل گیا کیونکہ سکرین پر ابھرنے والے منظر میں ایک کمرے کے فرش پر وہ تینوں قیدی بے حس و حرکت پڑے نظر آ رہے تھے۔

"اتنی بلندی سے گر کر انہوں نے بیہوش ہی ہونا تھا" — ایوری نے کہا اور مشین کو آف کرنا شروع کر دیا۔

پھر تقریباً دس منٹ بعد ہال کا دروازہ کھلا اور چیف اندر داخل ہوا اس کا چہرہ بری طرح بگڑا ہوا تھا۔ اس کے پیچھے جیکی بھی ہال میں داخل ہوا۔

"کہاں ہیں وہ کم بخت — کہیں نکل تو نہیں گئے" — چیف نے غراتے ہوئے لہجے میں ایوری سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں جناب — وہ زیرو روم کے فرش پر بیہوش پڑے ہوئے ہیں — میں نے انہیں زیرو سکس پر چیک کر لیا ہے" — ایوری نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں — انہوں نے جس طرح اپنے آپ کو کرسیوں کی گرفت سے آزاد کرایا ہے۔ اس نے مجھے بھی حیران کر دیا ہے — تم ایسا کرو جیکی — کہ تم زیرو رُوم میں جا کر ان کو گولیوں سے اُڑا دو — میں یہاں سے چیک کروں گا" — چیف نے جیکی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس چیف" — جیکی نے کہا اور پھر تیزی سے مڑ کر سائیڈ کی دیوار میں موجود ایک الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھول کر

اس میں سے ایک مشین گن نکالی اور دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"تم زیرو سکس آن کرو ایوری —— تاکہ میں انہیں اپنی آنکھوں سے لاشوں میں تبدیل ہوتا دیکھ لوں۔ وہ بے حد خطرناک لوگ ہیں" —— چیف نے ایوری سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس چیف" —— ایوری نے مودبانہ لہجے میں کہا اور تیزی سے چلتا ہوا ایک بار پھر اسی مشین کی طرف بڑھ گیا جس پر اس نے قیدیوں کو فرش پر بیہوش پڑے دیکھا تھا۔ چیف بھی اس کے ساتھ ہی اس مشین کے پاس آ گیا۔ ایوری نے مشین کو آپریٹ کیا اور پھر جیسے ہی سکرین روشن ہوئی، وہ دونوں بے اختیار اچھل پڑے۔

"یہ —— یہ کیا ہو رہا ہے —— یہ کیا مطلب" —— چیف کی انتہائی حیرت بھری آواز سنائی دی اور ایوری کی حالت بھی اس سے مختلف نہ تھی۔ کیونکہ مشین پر روشن ہونے والی سکرین پر نظر آنے والے زیرو روم کے فرش پر پڑے ہوئے تینوں قیدیوں میں سے ایک قیدی اپنے پیروں پر کھڑا تھا اور اس نے اپنے ہاتھوں پر جیکی کو اٹھایا ہوا تھا اور دوسرے لمحے اس نے گھما کر پوری قوت سے جیکی کو فرش پر دے مارا اور جیکی نیچے گر کر چند لمحوں تک تڑپا اور پھر ساکت ہو گیا۔ اس لحیم شحیم دیو نما قیدی نے جلدی سے فرش پر پڑی ہوئی مشین گن اٹھائی اور پھر دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔

"اوہ —— اوہ —— اسے روکو —— اسے روکو" —— چیف نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔

"ایسا کوئی سسٹم مشین میں نہیں ہے جناب" —— ایوری نے

مایوسانہ لہجے میں کہا تو چیف تیزی سے مڑا اور دوڑتا ہوا ہال کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں میں وہ ایوری کی نظروں سے غائب ہو چکا تھا۔ ایوری بھی اس کے پیچھے دوڑا اور دروازے سے باہر نکل کر وہ دوڑتا ہوا ایک اور راہداری کی طرف بڑھ ہی رہا تھا کہ اچانک ایک سایہ سا اس پر جھپٹا اور دوسرے لمحے اس کا جسم فضا میں اچھلا اور پھر ایک دھماکے کے ساتھ فرش پر گرا اور اس کے ذہن پر پہلے روشنی کا جھماکا ہوا اور پھر تاریکی چھا گئی۔

درد کی تیز لہر نے عمران کے ذہن کو جیسے جھنجھوڑ سا دیا اور اس کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں۔

"ماسٹر ـــــ جلدی ہوش میں آیئے ـــــ وہ چیف نکل گیا ہے" ـــــ جوانا کی آواز عمران کے کانوں میں پڑی اور عمران کا شعور پوری طرح بیدار ہو گیا۔ اس نے دیکھا کہ وہ ایک کمرے کے فرش پر پڑا ہوا تھا۔ وہ جلدی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی ٹائیگر ابھی تک بیہوش پڑا تھا جب کہ ایک اور اجنبی کی لاش بھی دیوار کے ساتھ پڑی ہوئی تھی۔

"مجھے دروازہ کھلنے کی تیز آواز کے ساتھ اچانک ہوش آ گیا تو میں نے دیکھا کہ یہ آدمی ہاتھ میں مشین گن لئے اندر داخل ہو رہا تھا ـــــ اس کا رویہ بے حد جارحانہ تھا اس لئے میں اس پر جھپٹا اور پھر میں نے اسے ہاتھوں پر اٹھا کر زور سے دیوار سے مار دیا ـــــ اس کے مرتے ہی میں اس کی مشین گن اٹھا کر کھلے دروازے سے باہر گیا تاکہ باہر موجود اس

کے ساتھیوں کا خاتمہ کر سکوں ـــــ ایک راہداری سے گزرتے ہوئے مجھے دوڑتے ہوئے قدموں کی آواز سنائی دی تو میں رک گیا۔ پھر میں نے ایک آدمی کو دوڑ کر ادھر آتے ہوئے دیکھا تو میں اس پر جھپٹا اور میں نے اسے ضرب لگائی تو وہ بھی فرش پر سر کے بل گر کر بیہوش ہو گیا۔ اس کے بعد میں نے ساری عمارت چھان ماری ہے لیکن وہاں اور کوئی آدمی موجود نہ ہے البتہ عمارت کا مین پھاٹک کھلا ہوا ہے اور پورچ میں کوئی کار موجود نہیں ہے ـــــ میں نے پھاٹک بند کیا اور واپس آ گیا تاکہ آپ کو ہوش میں لا سکوں ـــــ میں نے وہ کمرہ بھی چیک کر لیا ہے جہاں ہمیں کرسیوں پر جکڑا گیا تھا اور بعد میں ہم نے اس چیف کو ایک کرسی پر وہاں جکڑا تھا ـــــ وہ کمرہ بھی خالی پڑا ہوا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ چیف یہاں سے نکل گیا ہے" ـــــ جوانا نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ ـــــ پھر ہمیں فوراً یہ عمارت چھوڑ دینی چاہیے ـــــ ٹائیگر کو ہوش میں لے آؤ ـــــ وہ آدمی کہاں ہے جسے تم نے بیہوش کیا تھا" ـــــ؟ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"وہ وہیں راہداری میں پڑا ہوا ہے" ـــــ جوانا نے کہا اور ٹائیگر کی طرف بڑھ گیا۔

عمران سامنے کھلے ہوئے دروازے کی طرف دوڑ پڑا اور پھر واقعی وہ اس راہداری میں پہنچ گیا جہاں ایک نوجوان فرش پر بیہوش پڑا ہوا تھا۔ اس کے سر پر ایک بڑا سا گومڑ ابھرا ہوا صاف دکھائی دے رہا تھا۔ عمران نے جلدی سے اسے سیدھا کیا اور پھر جھک کر اس نے اس کا ناک اور منہ

دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد اس نوجوان کے جسم میں حرکت کے اثرات نمودار ہوئے تو عمران پیچھے ہٹ گیا۔ اسی لمحے جوانا اور ٹائیگر بھی دوڑتے ہوئے وہاں پہنچ گئے۔

"باس — جوانا نے جو کچھ مجھے بتایا ہے اس لحاظ سے ہم شدید خطرے میں ہیں" —— ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں — لیکن اس آدمی سے معلومات حاصل کرنا بھی ضروری ہے ورنہ انسانوں کے اس جنگل میں ہم اس ایڈکن کو کیسے تلاش کریں گے" —— عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے اس نوجوان نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

"اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ" —— عمران نے سرد لہجے میں کہا اور نوجوان تیزی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر انتہائی خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"ایڈکن کہاں ہے" —— عمران نے سرد لہجے میں پوچھا۔

"ایڈکن — کون ایڈکن" —— نوجوان نے گھبرائے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

"جسے تم چیف کہتے ہو" —— عمران نے کہا۔

"وہ تو چلا گیا — وہ مشین کی سکرین پر جیکی کو اس آدمی کے ہاتھوں مرتے دیکھ کر چلا گیا ہے — میں بھی باہر جا رہا تھا کہ مجھ پر حملہ کر دیا گیا" —— اس نوجوان نے سہمے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کہاں گیا ہو گا —— جلدی بتاؤ۔ ورنہ ایک لمحے میں گولی سے اڑا دوں گا" —— عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"مم — مم — میں کیا کہہ سکتا ہوں — مجھے کیا معلوم ہو سکتا ہے ریڈ ہاؤس گیا ہو گا" —— اس نوجوان نے جواب دیا۔

"ریڈ ہاؤس — وہ کہاں ہے" —— عمران نے چونک کر پوچھا۔

"ریمنڈ کالونی میں کوٹھی نمبر ایک سو ایک کو ریڈ ہاؤس کہتے ہیں۔ وہ چیف کے ایکشن گروپ کا اڈہ ہے" —— نوجوان نے جواب دیا۔

"وہاں فون ہے" —— عمران نے پوچھا۔

"ہاں ہے" —— نوجوان نے جواب دیا اور پھر خود ہی اس نے وہاں کا نمبر بھی بتا دیا۔

"وہاں کا انچارج کون ہے" —— عمران نے پوچھا۔

"راٹو ایکشن گروپ کا انچارج ہے" —— نوجوان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"چلو میرے ساتھ اور راٹو کو فون کرو —— اور اگر وہاں تمہارا چیف پہنچ گیا ہو تو اسے بتاؤ کہ تم نے ہمیں مار گرایا ہے —— اگر تم اسے اپنی بات کا یقین دلانے میں کامیاب ہو گئے تو میں تمہیں زندہ چھوڑ دوں گا —— ورنہ ایک لمحے میں مشین گن کی گولیوں کا پورا برسٹ تمہارے جسم میں اتر جائے گا" —— عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"مم — مم — میں کوشش کرتا ہوں — مجھے مت مارو — میں تو معمولی سا ایک مشین آپریٹر ہوں" —— اس نوجوان نے بری طرح خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"چلو اور اسے یقین دلاؤ کہ تم نے ہمیں مار گرایا ہے اور اب یہاں کوئی خطرہ نہیں رہا" —— عمران نے کرخت لہجے میں کہا اور نوجوان تیزی سے

مڑ کر راہداری میں آگے بڑھنے لگا۔ ساتھ ہی ایک کمرے میں فون موجود تھا۔ اس نوجوان نے جلدی سے رسیور اٹھایا اور وہی نمبر ڈائل کرنے لگا جو اس نے عمران کو بتائے تھے۔ عمران جو اس کے قریب کھڑا تھا۔ ہاتھ بڑھا کر فون سیٹ میں موجود لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔ اس لئے دوسری طرف بجنے والی گھنٹی کی آواز واضح طور پر کمرے میں سنائی دے رہی تھی۔ پھر رسیور اٹھائے جانے کی آواز سنائی دی۔

"ہیلو" ۔۔۔ دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"میں ایوری بول رہا ہوں آپریشن سنٹر سے ۔۔۔ چیف تو یہاں نہیں آئے" ۔۔۔ ایوری نے جلدی سے کہا۔

"میں راٹو بول رہا ہوں ۔۔۔ تمہیں چیف سے کیا کام ہے" ۔۔۔؟ دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ اور زیادہ کرخت ہو گیا۔

"چیف تین قیدیوں کی رہائی کی وجہ سے یہاں سے چلے گئے ہیں ۔۔۔ میں نے ان تینوں قیدیوں کو مار گرایا ہے ۔۔۔ میں چیف کو اس کی اطلاع دینا چاہتا تھا" ۔۔۔ ایوری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہولڈ کرو" ۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں بعد ایڈکن کی آواز ابھری۔

"ہیلو ۔۔۔ کیا تم واقعی ایوری ہی بول رہے ہو" ۔۔۔ چیف ایڈکن کے لہجے میں شک کا عنصر نمایاں تھا۔

"یس چیف ۔۔۔ میں ایوری بول رہا ہوں ۔۔۔ آپ کے جانے کے بعد میں نے الماری سے مشین گن نکالی اور آپریشن روم میں زیرو دکس مشین کی سائیڈ میں چھپ کر کھڑا ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ لحیم شحیم قیدی جس نے

جیکی کو مار گرایا تھا، دوڑتا ہوا اندر داخل ہوا۔ وہ اس طرح ادھر ادھر دیکھ رہا تھا جیسے کسی کو تلاش کر رہا ہو۔ اس کے ہاتھ میں جیکی والی مشین گن تھی ۔۔۔ وہ مجھے چیک نہ کر سکا اور جب وہ واپس دروازے کی طرف مڑا تو میں نے اس کی پشت پر فائر کھول دیا اور وہیں دروازے کے سامنے ہی ڈھیر ہو گیا ۔۔۔ اس کی ہلاکت کا یقین ہوتے ہی میں زیرو روم گیا اور وہاں پڑے ہوئے دونوں بیہوش قیدیوں کو بھی گولیوں سے چھلنی کر دیا ۔۔۔ اب میں آپ کو اطلاع دینا چاہتا تھا اس لئے میں نے سوچا کہ شاید آپ ریڈ ہاؤس گئے ہوں چنانچہ میں نے یہاں فون کیا ہے" ۔۔۔ ایوری نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور عمران اس کے ذہانت آمیز جواب پر بے اختیار مسکرا دیا۔ اس نے واقعی انتہائی ذہانت سے قابل قبول کہانی تیار کی تھی اور خاص طور پر اس کی یہ بات کہ جوانا کو اس کی پشت پر فائر کر کے مار گرایا ہے انتہائی ذہانت آمیز بات تھی کیونکہ ایڈکن سوچ سکتا تھا کہ جوانا جیسے آدمی کو سامنے سے ایوری جیسا آدمی نہیں مار سکتا۔

"جیکی اور تمہارے درمیان کونسا رشتہ تھا" ۔۔۔ دوسری طرف سے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ایڈکن نے پوچھا۔

"وہ میرا کزن تھا چیف" ۔۔۔ ایوری نے جواب دیا۔

"گڈ ۔۔۔ اس کا مطلب ہے کہ تم واقعی ایوری ہی بول رہے ہو۔ کیا واقعی تم نے ان تینوں کو مار گرایا ہے" ۔۔۔ ایڈکن نے کہا۔

"یس باس ۔۔۔ آپ خود آ کر چیک کر لیں ۔۔۔ یا کسی کو بھی یہاں بھیج کر چیک کرا لیں ۔۔۔ مجھے جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت ہے" ۔۔۔ ایوری

نے جواب دیا۔

"او کے ۔۔۔ اب مجھے مکمل یقین آگیا ہے۔ میں آرہا ہوں ۔۔۔ تمہیں اس کارنامے پر تمہارے تصور سے بھی بڑا انعام ملے گا" ۔۔۔ دوسری طرف سے مسرت بھرے لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا ایوری نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"گڈ ایوری ! ۔۔۔ تم نے واقعی نہ صرف تعاون کیا ہے بلکہ انتہائی ذہانت آمیز انداز میں تعاون کیا ہے ۔۔۔ اس لئے تم بے فکر رہو۔ تمہیں تمہاری اس ذہانت کا انعام ملے گا" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ایوری کوئی جواب دیتا عمران کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور ایوری چیختا ہوا اچھل کر پہلو کے بل نیچے گرا اور چند لمحے تڑپ کر ساکت ہو گیا۔

"سوری ایوری ۔۔۔ فی الحال میں اس کے لئے مجبور تھا" ۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر وہ تیزی سے ٹائیگر کی طرف مڑا۔

"ٹائیگر ۔۔۔ تم اس کا لباس اتار کر پہن لو ۔۔۔ میں تمہارے چہرے پر اس کا میک اپ کر دیتا ہوں۔ پھر میں اور جوانا مناسب جگہوں پر چھپ جائیں گے ۔۔۔ تم نے ایڈکن کا پھاٹک پر استقبال کرنا ہے۔ اگر یہ اکیلا آیا تو ٹھیک ۔ لیکن ہو سکتا ہے کہ یہ ایکشن گروپ کے کچھ آدمیوں کو بھی ساتھ لے آئے۔ اس کے لئے یہ انتظامات ضروری ہیں" عمران نے کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے ایوری کی طرف بڑھ گیا۔

"میں میک اپ باکس تلاش کرتا ہوں۔ تب تک تم گیٹ کے قریب

چھپ کر نگرانی کرو" ۔۔۔ عمران نے جوانا سے کہا اور جوانا سر ہلاتا ہوا باہر نکل گیا۔

عمران نے اس کمرے میں موجود الماریوں کو یکے بعد دیگرے کھول کر چیک کرنا شروع کر دیا لیکن ان الماریوں میں میک اپ باکس موجود نہ تھا۔ عمران مڑ کر کمرے سے باہر نکل گیا اور پھر ایک کمرے سے اسے جدید ترین میک اپ باکس مل ہی گیا۔ اس نے واپس آکر ٹائیگر کے چہرے پر ایوری کا میک اپ کرنا شروع کر دیا۔ اس کے ہاتھ انتہائی تیز رفتاری سے چل رہے تھے۔ ٹائیگر ایوری کا لباس پہلے ہی اتار کر پہن چکا تھا۔

"تم نے ایوری کا لہجہ سن لیا ہے۔ اس لئے جب تک صورت حال واضح نہ ہو جائے تم نے اس ایڈکن کو اپنی طرف سے مشکوک نہیں ہونے دینا" ۔۔۔ عمران نے فائنل پنچ لگاتے ہوئے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں باس ۔۔۔ ٹائیگر نے [illegible] کے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران مسکرا دیا۔

"اس ایوری کے منہ میں کپڑا ٹھونس دو اور اسے کسی جگہ چھپا دو" ۔۔۔ عمران نے دروازے کی طرف مڑتے ہوئے ٹائیگر کو ہدایت دی اور پھر تیزی سے مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ میک اپ باکس کی تلاش کے دوران وہ ایک مشین پسٹل بھی حاصل کر چکا تھا جو اس کی جیب میں تھا۔ وہ پورچ کے قریب ہی ایک اوٹ میں کھڑا ہو گیا ابھی اسے وہاں کھڑے ہوئے چند ہی لمحے گزرے ہوں گے کہ کال بیل بجنے کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹائیگر کو کمرے سے نکل کر تیزی سے پھاٹک کی طرف بڑھتے دیکھ لیا۔ ٹائیگر چال بھی ایوری کے انداز میں

رہا تھا پھر اس نے جا کر سائیڈ پھاٹک کھولا اور باہر نکل گیا۔ چند لمحوں بعد وہ واپس آیا۔ سائیڈ پھاٹک بند کیا اور بڑا پھاٹک کھول دیا۔ دوسرے لمحے ایک سُرخ رنگ کی کار تیزی سے اندر داخل ہوئی اور سیدھی پورچ کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ عمران نے دیکھا کہ کار میں ایڈکن کے ساتھ دو اور آدمی بھی موجود تھے۔ پورچ میں کار روک کر وہ تیزی سے نیچے اُتر آئے۔ وہ دونوں آدمی جو ایڈکن کے ساتھ آئے تھے بے حد چوکنا نظر آ رہے تھے۔ ان کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں۔ وہ مڑ کر ٹائیگر کی طرف دیکھ رہے تھے جو پھاٹک بند کر کے اب ایوری کے انداز میں چلتا ہوا پورچ کی طرف بڑھا چلا آ رہا تھا۔

"کہاں ہیں ان کی لاشیں ایوری" ـــــ؟ ایڈکن نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"اس لیجوری ـــــ کی لاش تو آپریشن رُوم میں پڑی ہے ـــــ اور باقی سب زیرو روم میں ہیں باس" ـــــ ٹائیگر نے ایوری کے لہجے میں جواب دیا اور اس کی آواز سُن کر ایڈکن کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمودار ہو گئے۔ جیسے اُسے اب مکمل طور پر یقین ہو گیا ہو کہ ایوری اصل آدمی ہی ہے اور وہ درست کہہ رہا ہے۔ اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمودار ہوتے ہی دوسرے دونوں افراد بھی جو بڑے چوکنے نظر آ رہے تھے، ڈھیلے پڑ گئے۔

"آؤ راڈو ـــ اب ان خطرناک لوگوں کی لاشیں اپنی آنکھوں سے بھی دیکھ لیں" ـــــ ایڈکن نے ایک لمبے تڑنگے آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس چیف" ـــــ اس لمبے تڑنگے آدمی نے کہا۔ اسی لمحے ایڈکن

تیزی سے آگے بڑھا اور پھر اس سے پہلے کہ راڈو اور اس کا ساتھی آگے بڑھتے۔ عمران نے ہاتھ میں موجود سائلنسر لگے مشین پسٹل کا ٹریگر دبا دیا۔ ٹھک ٹھک کی آوازوں کے ساتھ ہی راڈو اور اس کے ساتھی کے حلق سے بے اختیار چیخیں نکلیں اور وہ دونوں اچھل کر پہلو کے بل کار سے ٹکرائے اور نیچے گر پڑے۔ آگے جاتا ہوا ایڈکن چیخوں کی آوازیں سنتے ہی اچھل کر مڑنے ہی لگا تھا کہ اس کے ساتھ موجود ٹائیگر کا ہاتھ گھوما اور ایڈکن چیختا ہوا نیچے گرا ہی تھا کہ ٹائیگر کی لات بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آئی اور نیچے گر کر اٹھنے کی کوشش کرتا ہوا ایڈکن ایک بار پھر چیختا ہوا نیچے گرا اور ساکت ہو گیا۔ راڈو اور اس کا ساتھی دونوں ہی ساکت ہو چکے تھے۔ اسی لمحے جوانا بھی پھاٹک کے قریب ایک اوٹ سے نکل کر دوڑتا ہوا پورچ کی طرف بڑھنے لگا۔

عمران نے آگے بڑھ کر فرش پر پڑے ایڈکن کے لباس کی تلاشی لینی شروع کر دی۔ اُسے اس نارمولے کی تلاش تھی جو ڈاکٹر شمیر نے تیار کر کے اُسے دیا تھا لیکن ایسی کوئی چیز اُسے نہ مل سکی۔

"اسے اٹھا کر اسی کمرے میں لے آؤ جہاں وہ کرسیاں ہیں" ـــــ عمران نے جوانا سے کہا اور پھر وہ ٹائیگر کی طرف مڑ گیا۔

"ٹائیگر ـــ تم یہیں رکو گے" ـــــ عمران نے کہا اور پھر وہ جوانا کے ساتھ اس کمرے کی طرف بڑھنے لگا جہاں لوہے کی کرسیاں موجود تھیں۔ جب ایڈکن کو ایک کرسی پر فولادی راڈز میں جکڑ دیا گیا تو عمران نے جوانا کو اس ایوری کی طرف بھیج دیا تاکہ کہیں پھر ایوری ہوش میں آ کر کوئی ویسی حرکت نہ کر جائے جیسی اس جرازنے کی تھی اور خود آگے بڑھ

کر اس نے کرسی میں جکڑے ہوئے ایڈکن کا منہ اور ناک دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا اور جب ایڈکن کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہوئے تو عمران پیچھے ہٹ گیا۔

ایڈکن نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور پھر جیسے ہی اس کا شعور جاگا اس نے بے اختیار اچھل کر کھڑے ہونے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے راڈز میں جکڑے ہونے کی وجہ سے وہ کھڑا تو کیا پوری طرح حرکت بھی نہ کر سکا۔

"تت ۔۔۔ تم ۔۔۔ تم زندہ ہو ۔۔۔ مگر وہ ایوری" ۔۔۔۔۔ ایڈکن نے بری طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ایوری نے واقعی کارنامہ انجام دیا ہے کہ تمہیں یہاں واپس بلا لیا ہے ۔۔۔ بہرحال اب مجھے وہ فارمولا چاہئے ۔۔۔ بولو کہاں ہے فارمولا" ۔۔۔۔۔ ؟ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"فارمولا ۔۔۔ کیسا فارمولا" ۔۔۔۔۔ ؟ ایڈکن نے کہا اور عمران ہنس پڑا۔

"میں نے صرف اتمام حجت کے طور پر تم سے پوچھا تھا ورنہ مجھے بھی معلوم ہے کہ تم آسانی سے فارمولے کے متعلق نہ بتاؤ گے" ۔۔۔۔۔ عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا اور جیب سے تیز دھار خنجر نکال کر تیزی سے وہ آگے بڑھا لیکن ایڈکن کے سامنے جانے کی بجائے وہ گھوم کر اس کے عقب میں آ گیا۔

"میں انسانی کھال اتارنے میں خاصی مہارت رکھتا ہوں ایڈکن ۔۔۔ اب دیکھنا کہ تمہاری پیشانی کی کھال کس طرح اتارتا ہوں" ۔۔۔۔۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک ہاتھ سے اس

کا سر پکڑ کر پیچھے کیا اور دوسرے ہاتھ میں موجود تیز دھار خنجر سے اس نے واقعی انتہائی نفاست سے اس کی پیشانی کی کھال چھیلنی شروع کر دی۔ کمرہ ایڈکن کی انتہائی کربناک چیخوں سے گونج اٹھا مگر عمران بڑے مطمئن انداز میں اپنے کام میں مصروف رہا۔

"بتاتا ہوں ۔۔۔ بتاتا ہوں ۔۔۔ رک جاؤ ۔۔۔۔ فار گاڈ سیک رک جاؤ" ۔۔۔۔ یکلخت ایڈکن نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"بولتے جاؤ" ۔۔۔۔۔ عمران نے کہا لیکن اس کا ہاتھ نہ رکا۔

"میرے پاس ہے ۔۔۔ رک جاؤ ۔۔۔ میں بتاتا ہوں ۔۔۔ رک جاؤ" ایڈکن نے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"او کے ۔۔۔ چیک کر لیتا ہوں" ۔۔۔۔۔ عمران نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے خون آلود خنجر ایڈکن کے لباس سے صاف کیا اور پھر گھوم کر سامنے کے رخ پر آ گیا۔ ایڈکن کا چہرہ بے پناہ تکلیف کی وجہ سے بری طرح مسخ ہو چکا تھا۔ اس کی پیشانی کی کھال کا ایک کونہ چھلا ہوا نظر آ رہا تھا اور خون اس سے رس کر اس کے چہرے پر آ گیا تھا۔

"کہاں چھپایا ہے فارمولا تم نے" ۔۔۔۔۔ عمران نے سرد لہجے میں پوچھا۔

"مجھے چھوڑ دو ۔۔۔ میں لا دوں گا فارمولا ۔۔۔ مجھے چھوڑ دو" ۔۔۔۔۔ ایڈکن نے چیختے ہوئے کہا۔

"تم صرف وہ جگہ بتا دو ۔۔۔ حاصل میں خود کر لوں گا" ۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"نہیں نہیں ۔۔۔ میں نہیں بتا سکتا ۔۔۔ وہ انتہائی خفیہ جگہ ہے۔

"تم مجھے چھوڑ دو ۔۔۔ میں یہ فارمولا تمہیں دے دونگا" ۔۔۔ ایڈکن ایک بار پھر مکرنے لگا تھا۔

"تم ضرورت سے کچھ زیادہ ہی خوش فہمی میں مبتلا ہو ایڈکن" ۔۔۔ عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔ اُسے ایڈکن کے اس طرح مکر جانے پر غصہ آگیا تھا۔ اس کا ہاتھ گھوما اور ایڈکن کے حلق سے اس قدر کربناک چیخ نکلی کہ کمرہ اس چیخ سے لرز اٹھا۔ عمران نے خنجر کی نوک اس کی دائیں آنکھ کے اندر اتار دی تھی۔ ایڈکن چیخ مار کر بیہوش ہو چکا تھا۔ عمران نے ایک ہاتھ میں خنجر پکڑا اور دوسرے ہاتھ سے پوری قوت سے ایڈکن کے چہرے پر تھپڑ لگانے شروع کر دیئے۔ تیسرے تھپڑ پر ایڈکن کو ہوش آگیا لیکن اب اس کی صرف ایک آنکھ تھی۔

"بولو ۔۔۔ ورنہ دوسری آنکھ بھی نکال دونگا ۔۔۔ بولو" ۔۔۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"مجھ پر رحم کرو ۔۔۔ مجھ سے معاہدہ کر لو ۔۔۔ میں تمہیں فارمولا دیتا ہوں ۔۔۔ تم مجھے چھوڑ دو" ۔۔۔ ایڈکن نے کراہتے ہوئے کہا۔

"کوئی معاہدہ نہیں ہوگا ۔۔۔ بولو کہاں ہے فارمولا" ۔۔۔ عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تو پھر تلاش کر لو ۔۔۔ مجھے مار ڈالو ۔ مگر تمہیں فارمولا قیامت تک نہ مل سکے گا" ۔۔۔ ایڈکن واقعی بے پناہ قوت مدافعت کا مظاہرہ کر رہا تھا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ایک بار پھر تمہاری کھال چھیلنی پڑے گی" ۔۔۔ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"سارے جسم کی کھال اتار دو لیکن تمہیں کچھ نہیں مل سکتا" ۔۔۔ اس بار

ایڈکن نے انتہائی مضبوط لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے لاشعوری طور پر دائیں لات کو پیچھے کی طرف سمیٹا اور اس کی اس لاشعوری حرکت پر عمران کی نظریں بے اختیار اس کے بوٹ پر پڑیں اور عمران چونک پڑا۔

"تمہارا کیا خیال ہے کہ میں اسے تلاش نہیں کر سکتا ۔۔۔ او۔ کے اب میں خود اسے تلاش کر دوں گا" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"تو کر لو تلاش ۔۔۔ میں دیکھتا ہوں تم اسے کیسے تلاش کرتے ہو" ایڈکن نے اس حالت میں بھی عمران کو چیلنج کرتے ہوئے کہا اور عمران نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور دوسرے لمحے کمرہ ایک بار پھر ایڈکن کی چیخوں سے گونج اٹھا۔ مشین پسٹل سے نکلنے والی گولیوں نے اس کی دونوں ٹانگوں کو چھلنی کر دیا تھا اور وہ ایک بار پھر بیہوش ہو چکا تھا۔ عمران تیزی سے مڑا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ باہر آکر اس نے جوانا کو آواز دے کر بلایا تو جوانا دوڑتا ہوا اس کے پاس آگیا۔

"وہ ایوری کہاں ہے" ۔۔۔ ؟ عمران نے اس سے پوچھا۔

"وہ ابھی تک بیہوش پڑا ہوا ہے" ۔۔۔ جوانا نے جواب دیا۔

"اُسے ہوش میں لا کر یہاں لے آؤ ۔۔۔ لیکن خیال رکھنا اس نے ہم سے تعاون کیا ہے" ۔۔۔ عمران نے کہا اور جوانا سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا اور عمران واپس اسی کمرے میں آگیا۔ ایڈکن کی دونوں ٹانگوں سے مسلسل خون بہہ رہا تھا اور وہ کرسی پر بیہوش پڑا ہوا تھا۔ عمران خاموش کھڑا اُسے دیکھتا رہا۔ تھوڑی دیر بعد جوانا واپس آیا تو سہما ہوا ایوری اس کے ساتھ تھا۔

تمہیں بیہوش کرنا مجبوری تھا ایوری ـــــ تاکہ تمہارے اس چیف کو پکڑا جا سکے۔ ورنہ تم نے جس انداز میں ہمارے ساتھ تعاون کیا ہے ہم تمہیں کوئی تکلیف نہیں پہنچا سکتے ـــــ تم نے چونکہ ہم سے تعاون کیا ہے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ اس مشن کا فائنل ٹچ بھی تمہارے ہاتھوں ہی لگے ـــــ میں نے تمہارے چیف کی دونوں ٹانگیں بیکار کر دی ہیں۔ اس کے دائیں پیر کا بوٹ اتارو۔ اس میں وہ فارمولا موجود ہے جس کے لئے یہ ساری بلڈی گیم کھیلی جا رہی ہے" ـــــ عمران نے ایوری سے مخاطب ہو کر کہا اور ایوری سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا اور اس نے جھک کر ایڈکن کے دائیں پیر سے بوٹ اتار لیا۔

"جوانا ـــــ ایڈکن کو ہوش میں لے آؤ" ـــــ عمران نے جوانا سے کہا اور جوانا نے آگے بڑھ کر ایڈکن کے چہرے پر تھپڑ مارنے شروع کر دیئے۔ ایوری ہاتھ میں بوٹ پکڑے حیران و پریشان کھڑا یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا۔

چند لمحوں بعد ایڈکن کے حلق سے چیخ نکلی اور ایڈکن ہوش میں آ گیا لیکن اب اس کی حالت انتہائی خستہ نظر آ رہی تھی۔

"دیکھو ایڈکن ـــــ یہ ایوری تمہارے سامنے کھڑا ہے ـــــ تم تو کہہ رہے تھے کہ میں وہ فارمولا تلاش نہیں کر سکتا ـــــ اب دیکھو! ایوری کیسے یہ فارمولا باہر نکالتا ہے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ایوری کو بوٹ کی ٹو فرش پر مارنے کے لئے کہا۔ ایوری نے جھک کر جیسے ہی بوٹ کی ٹو فرش پر ماری۔ بوٹ کی ایڑی کا عقبی حصہ کھلا اور ایک مائیکرو فلم رول باہر آ گیا۔

"یہ ہے وہ فارمولا ـــــ جس کے لئے تم نے اس قدر بلڈی گیم کھیلی ہے ایڈکن" ـــــ عمران نے فارمولا ایوری کے ہاتھ سے لیتے ہوئے ایڈکن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مجھے چھوڑ دو ـــــ پلیز مجھے چھوڑ دو" ـــــ ایڈکن نے گھگھیائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تاکہ اس بلڈی گیم کو اور زیادہ وسعت مل جائے ـــــ نہیں۔ اب اسے ہمیشہ کے لئے ختم ہو جانا چاہیے" ـــــ عمران نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور اس ایڈکن کے سینے پر گولیوں کی بارش ہونے لگ گئی۔ چند لمحوں بعد ایڈکن ساکت ہو چکا تھا۔

"کیا یہاں کوئی برقی بھٹی بھی ہے" ـــــ عمران نے ایوری سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"جی ہاں جناب! ـــــ نیچے تہہ خانے میں ہے" ـــــ ایوری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ ـــــ وہاں

"جوانا ـــــ اس کے ساتھ جاؤ اور اس فارمولے کو برقی بھٹی بنا دیتا۔ دسکتا کر جلا دو" ـــــ عمران نے مائیکرو فلم جوانا کے ہاتھ میں دیتے پر اپنے ملک کے

"مگر ماسٹر ـــــ یہ فارمولا تو انتہائی اہم ہے" ـــــ ہوئے کہا اور ایوری حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں ـــــ یہ پوری انسانیت کے خلاف ہے اس لئے ایسے بھید دار کے کو کسی بھی ملک کے قبضے میں نہیں ہونا چاہیے ـــــ چاہے وہ پاکیشیا ہی کیوں نہ ہو ـــــ اس لئے اسے ہمیشہ کے لئے ختم ہو جانا چاہیے" ـــــ

عمران نے کہا اور جوانا سر ہلاتا ہوا ایوری کو ساتھ لئے دروازے کی طرف
بڑھ گیا۔

فاراک کے بین الاقوامی ایئرپورٹ کے لاؤنج میں عمران، ٹائیگر اور
جوانا کے ساتھ ایوری بھی موجود تھا۔ ایوری کے جسم پر اس وقت انتہائی
قیمتی لباس تھا اور اس کا چہرہ اندرونی مسرت سے چمک رہا تھا۔
"خیال رکھنا ایوری ——— اب مجھے یہ اطلاع نہ ملے کہ تم نے دوبارہ
... یہ راہ اپنالی ہے۔ ورنہ تمہارا انجام بھی ایڈکن جیسا ہی ہوگا" ———
... ایوری سے مخاطب ہو کر کہا۔
"... صاحب! ——— آپ نے جس طرح ایڈکن اور اس کے گروپ
... سارے افراد کا خاتمہ کر کے ایڈکن کی تمام دولت مجھے انعام کے طور پر
دے دی ہے حالانکہ اس قدر کثیر دولت آپ خود بھی رکھ سکتے تھے، آپ
... رویے نے میرے دل میں آپ کی عظمت کا ایسا تصور قائم کر دیا
... نے صدق دل سے اب جرائم کی دنیا چھوڑ دینے کا فیصلہ کر لیا

ہے اور آپ کی روانگی کے بعد میں خود بھی فاراک سے ہمیشہ کے لئے
چلا جاؤں گا تاکہ اس ماحول سے ہی نکل جاؤں" ——— ایوری نے
انتہائی پُرخلوص لہجے میں کہا۔
"کہاں جانے کا فیصلہ کیا ہے تم نے" ——— ؟ عمران نے مسکراتے
ہوئے پوچھا۔
"میرا پروگرام ریاست ...فے جانے کا ہے۔ وہ میری آبائی ریاست
ہے ——— میرے والدین اور دوسرے عزیز ابھی تک وہیں رہتے ہیں۔
یہ ریاست ڈیری کے کاروبار میں پوری دنیا میں مشہور ہے اور میرا پروگرام
بھی وہاں بڑے پیمانے پر ڈیری فارمنگ کا ہی ہے" ——— ایوری نے
جواب دیتے ہوئے کہا۔
"گڈ ——— اب مجھے یقین آگیا ہے کہ تم آئندہ جرائم کی راہ نہ اپناؤ گے
ورنہ اگر تم وہاں کلب یا ہوٹل کھولنے کی بات کرتے تو مجھے شک پڑ
سکتا تھا کہ ابھی تمہارے اندر جرائم کے جراثیم کا مکمل طور پر خاتمہ نہیں
ہوا ——— بہرحال میرا ذاتی فون نمبر تمہارے پاس ہے ——— وہاں
جب تمہارا کاروبار جم جائے تو مجھے فون کر کے اپنا پتہ بتا دینا۔ ہو سکتا
ہے دو چار تولے خالص مکھن میں بھی تبرک کے طور پر اپنے ملک کے
لئے امپورٹ کر لوں" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ایوری
بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑا۔
"آپ دو چار تولے کی بات کر رہے ہیں ——— آپ ساری پیداوار کے
مالک ہوں گے" ——— ایوری نے کہا۔
"بس بس ——— اتنی مقدار میں مکھن کھانے کی ضرورت نہیں ہے۔

بس دو چار تولے ہی کافی ہے" ——— عمران نے جواب دیا۔ اور ایوری ایک بار پھر قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

اسی لمحے فلائٹ کی روانگی کا اعلان ہونے لگا تو وہ سب کرسیوں سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ ایوری نے بڑے گرمجوشانہ انداز میں عمران، جوانا اور ٹائیگر سے مصافحہ کیا اور پھر وہ تینوں اس گیٹ کی طرف چل پڑے جس سے وہ پسنجر لاؤنج میں پہنچ سکتے تھے۔

"باس ——— اس مشن کا اصل فائدہ ایوری کو ہوا ہے۔ اس نے کبھی خواب میں بھی نہ سوچا ہوگا کہ وہ اس طرح کروڑوں ڈالر کا مالک بن سکتا ہے" ——— ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہ اس کا حق تھا ——— اس کے تعاون کی وجہ سے ہم اس ایڈکن کو واپس بلانے میں کامیاب ہو سکے تھے ——— ورنہ اگر وہ فارمولا اسرائیلی حکومت تک پہنچا دیتا تو پوری دنیا کے کروڑوں، اربوں بے گناہ انسان اس انسانیت کش آئیڈیئے کا شکار ہو کر موت کے گھاٹ اتر سکتے تھے ——— اور یہ بلڈی گیم جو ابھی تک چند افراد کی ہلاکت تک محدود تھی، اربوں انسانوں کی موت پر بھی شاید ختم نہ ہو سکتی" ——— عمران نے جواب دیا اور ٹائیگر نے اس انداز میں سر ہلایا جیسے وہ عمران کی اس بات سے پوری طرح متفق ہو گیا ہو۔

"ماسٹر ——— یہ رقم پاکیشیا کے عوام کے کام بھی تو آ سکتی تھی" ——— جوانا نے کہا۔

"نہیں ——— اس طرح میرے ضمیر پر ہمیشہ بوجھ رہتا کہ میں نے یہ تمام جدوجہد صرف انسانیت کو بچانے کے لئے نہیں، بلکہ رقم حاصل کرنے کے لئے کی ہے ——— رقم کا کیا ہے جس قدر بھی ہو ایک روز ختم ہو جاتی ہے۔ لیکن ضمیر کا اطمینان ایسی دولت ہے جو کبھی ختم نہیں ہو سکتی" ——— عمران نے جواب دیا اور جوانا کے چہرے پر ایسے تاثرات ابھر آئے جیسے عمران کے کردار کی عظمت اس کے دل میں اور زیادہ راسخ ہو گئی ہو۔

"آپ جیسا انسان شاید ہی پھر اس دنیا میں پیدا ہو" ——— جوانا نے بے اختیار ہو کر کہا۔

"ارے ارے ——— بس وہی دو چار تولے مکھن ہی کافی ہے زبان تر کرنے کے لئے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جوانا اور ٹائیگر دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔

ختم شد

مسلسل ایکشن کے متوالے قارئین کیلئے عمران سیریز کا ایک یادگار ناول

فاسٹ ایکشن

مصنف: مظہر کلیم ایم اے

- سٹار برادرز۔ دنیا کے خطرناک ترین مجرم۔ جن کا دعویٰ تھا کہ وہ مشکل سے مشکل مشن صرف دو روز میں مکمل کر لیتے ہیں۔
- عمران اور سیکرٹ سروس پر سٹار برادرز کے پے در پے خوفناک اور جان لیوا حملے۔ عمران کی کار پر بم پھینکا گیا —— جوزف پر سر عام گولیوں کی بارش کر دی گئی —— جولیا پر دن دہاڑے جان لیوا حملہ کیا گیا —— اور ہجوم سے پُر ہوٹل میں تنویر کے پہلو میں خنجر اتار دیا گیا۔
- صفدر اور کیپٹن شکیل کو زہریلی سوئیوں کی مدد سے مفلوج کر دیا گیا۔ اس ہیوی لوڈر ٹرک پر میگنٹ بم کا خطرناک حملہ۔ جس میں عمران اور ٹائیگر موت کی کش مکش میں مبتلا تھے۔
- ایکسٹو دانش منزل میں بے بس پڑا ہوا تھا اور سٹار برادرز دانش منزل میں دندناتے پھر رہے تھے اور یہ سب اس قدر تیزی سے کیا گیا کہ عمران اور سیکرٹ سروس سنبھل بھی نہ سکی۔ سٹار برادرز کا اصل مشن کیا تھا۔ کیا وہ اپنے مشن میں کامیاب ہو گئے؟

—— انتہائی منفرد اور دلچسپ ناول ——

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں ایک یادگار اور لافانی شاہکار

ریڈ میڈوسا

مصنف مظہر کلیم ایم اے

- ریڈ میڈوسا دنیا کی خطرناک ترین تنظیم جو عمران اور سیکرٹ سروس کو کوئی اہمیت دینے کے لئے تیار نہ تھی۔
- عمران اور سلیمان ریڈ میڈوسا کی قاتل مکھیوں کی زد میں آکر ڈھانچوں میں بدل گئے۔
- ریڈ میڈوسا نے جولیا پر تشدد کی انتہا کر دی۔ اور جولیا کے دونوں گال جل گئے اور اس کے ایک سر کا تمام گوشت تیزاب سے جلا دیا گیا۔
- ایکسٹو کی پشت میں گولی مار دی گئی۔ اور پھر ایک پُراسرار ایکسٹو نے دانش منزل پر قبضہ کر لیا۔ یہ پُراسرار ایکسٹو کون تھا۔
- ریڈ میڈوسا جس نے اپنی ذہانت سے —— پوری سیکرٹ سروس کا تار و پود بکھیر دیا
- عمران جولیا پر ہونے والے غیر انسانی تشدد کا انتقام لینے کیلئے انسان سے درندہ بن گیا۔
- عمران، سیکرٹ سروس اور ریڈ میڈوسا کے درمیان ہونے والی اعصاب شکن جنگ۔ لرزا دینے والے ایکشن، چونکا دینے والے سسپنس اور ہنگامہ خیز قہقہے۔

ناشران۔ یوسف برادرز پبلشرز بک سیلرز پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں فورسٹارز سلسلے کا نیا اور منفرد ناول

مکروہ جُرم

مصنف :- مظہر کلیم ایم ۔ اے

- ۔ جعلی اور نقلی ادویات ۔۔۔۔ جس سے ہزاروں لاکھوں بے گناہ مریض تڑپ تڑپ کر دم توڑ دیتے ہیں ۔
- ۔ جعلی اور نقلی ادویات ۔۔۔۔ جو ایسا مکروہ جُرم ہے جسے کوئی بھی معاشرہ کسی صورت بھی قبول نہیں کر سکتا ۔
- ۔ مکروہ جُرم ۔۔۔۔ جس کے خلاف فورسٹارز اپنی پوری قوت سے میدان میں نکل آئے ۔
- ۔ جعلی اور نقلی ادویات ۔۔۔۔ جس کا جال پورے ملک میں پھیلا ہوا تھا اور کھلے عام جعلی اور نقلی ادویات فروخت کی جا رہی تھیں ۔
- ۔ مکروہ جُرم ۔۔۔۔ جس کا پھیلاؤ دیکھ کر عمران اور فورسٹارز بھی حیران رہ گئے ۔۔۔۔ کیا یہ سب کچھ حکومتی سرپرستی میں ہو رہا تھا ۔۔۔۔ ؟
- ۔ ایسے مجرم ۔۔۔۔ جو بظاہر انتہائی معزز تھے لیکن دراصل وہ مکروہ اور انتہائی قابلِ نفرت مجرم تھے ۔
- ۔ وہ لمحہ ۔۔۔۔ جب سب سے بڑے مجرم کے خلاف قدرت کا قانونِ مکافاتِ عمل حرکت میں آگیا ۔۔۔۔ پھر کیا ہوا ۔۔۔۔ انتہائی حیرت انگیز اور عبرت ناک نتیجہ ۔۔۔۔ ؟
- ۔ وہ لمحہ ۔۔۔۔ جب فورسٹارز نے سوپر فیاض کو بھی اس مکروہ جُرم کے مجرموں کے ساتھ اغوا کر لیا اور پھر موت کے بے رحم پنجے سوپر فیاض کی طرف بڑھنے لگے ۔۔۔۔ کیا سُوپر فیاض بھی اس جُرم میں شریک تھا ۔۔۔۔ کیا وہ بھی ہلاک ہو گیا ۔۔۔۔ یا ۔۔۔۔ ؟
- ۔ سماجی بُرائی کے اس قابلِ نفرت جال کو فورسٹارز نے کس طرح توڑا ۔۔۔۔ توڑ بھی سکے یا نہیں ۔۔۔۔ ؟
- ۔ انتہائی خونریز اور اعصاب شکن جدوجہد پر مشتمل ایک ایسی کہانی جس کا ہر لمحہ موت اور قیامت کے لمحے میں تبدیل ہو گیا ۔

- ۔ تیز اور مسلسل ایکشن
- ۔ لمحہ بہ لمحہ بدلتے ہوئے واقعات
- ۔ اعصاب شکن سسپنس

یوسف برادرز ۔ پاک گیٹ ملتان